123
ن

یا رسول اللہ ﷺ

یا اللہ جل جلالہ

الدر الثمین

فی

توضیح الاربعین

حصہ اول

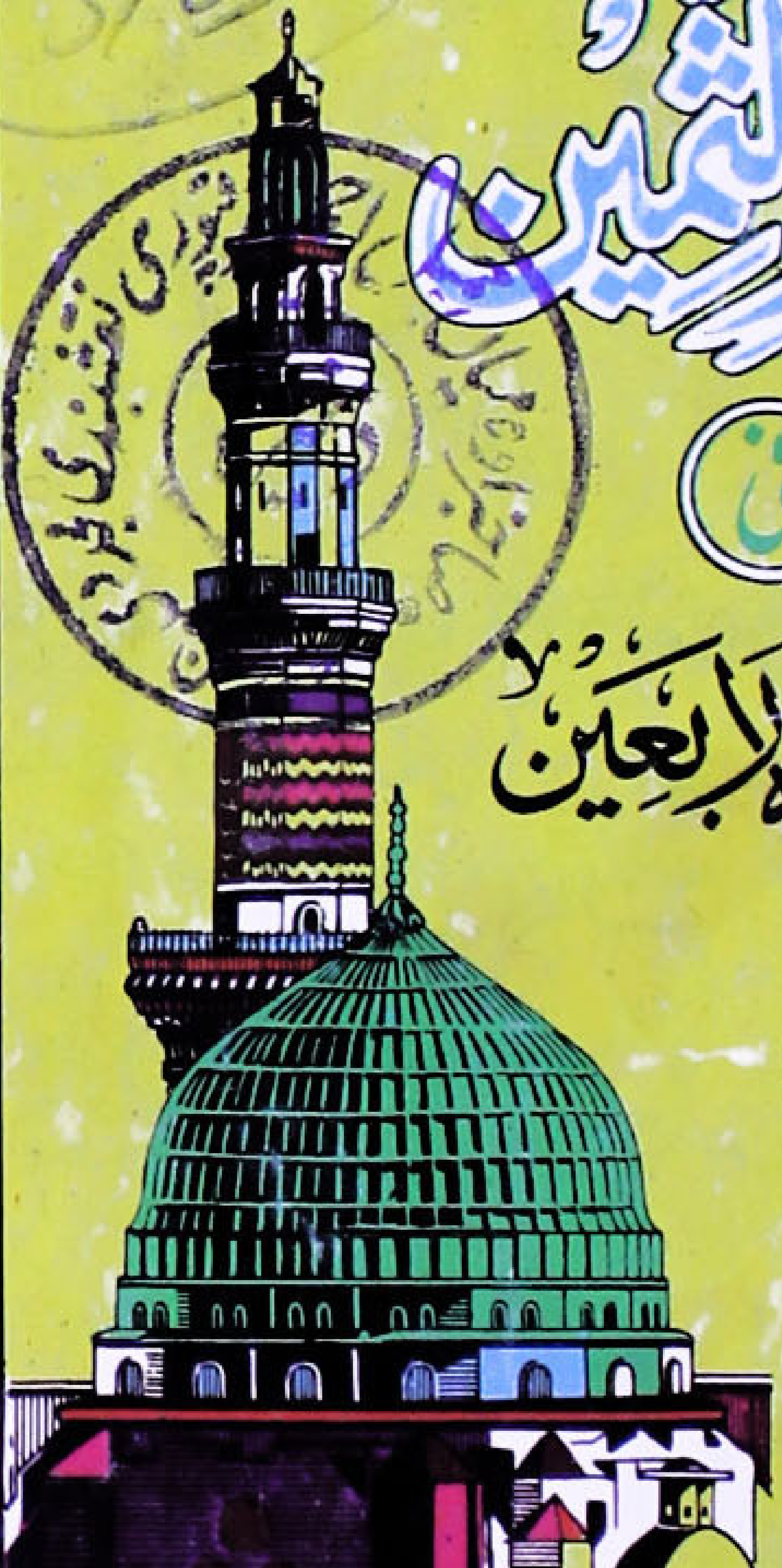

مصنف خطیب ملت حضرت علامہ ابو المقبول جناب
غلام رسول صاحب گل قادری رضوی
نقشبندی مجددی نائب صدر مرکزی انجمن محبان اولیاء
پاکستان (المعروف سمندری والے)

مکتبہ مجددیہ لاثانیہ
غلام محمد آباد فیصل آباد

۷۸۶
۹۲

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں
کوئی صاحب بلا اجازت مصنف طبع نہ کرائیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور (منافقین) سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

الحمد للہ کہ یہ رسالہ لادینیت کو کافور قلب مومن کا سرور چشم مومن کا نور دیوبندیت وقاسمیت کیلئے تیغ براں ہدایت کا نشاں اہلسنت کا ترجماں

بنام

الدر الثمین فی توضیح الاربعین

حصہ اول ● مرتبہ

فقیر قادری ابوالمقبول غلام رسول گل نقشبندی مجددی رضوی غفرلہ
والمعروف سمندری والے

(مہری صدر جماعت اہلسنت پاکستان) مالک کتب مجددیہ لاثانیہ غلام محمد آباد سٹی فیصل آباد

باہتمام { صاحبزادہ مولوی مقبول احمد و صاحبزادہ مولوی محمود احمد صاحبان سلمہ الرحمٰن و صاحبزادگان مصنف کتاب ہذا

کتابت :- غلام سرور قادری رضوی نزد فریدی مسجد غلام محمد آباد لائلپور

Marfat.com

86223

اِنتساب

ڈرتے ڈرتے لیکن نہایت ادب کے ساتھ میں اپنے اس ناچیز گلدستۂ عقیدت جس میں درحقیقت اشارۃ النص یا دلالۃ النص سے شان انبیاء و اولیاء ہی کا بیان ہے اور یہ ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہیہ کے تصرفات پر مثبت تذکرہ ہے ان حسین تذکرے کو اپنے آقا و مولیٰ الملجاو ہادی مُرشدِ حقانی۔ قطب ربانی غواص بحرِ عرفانی۔ شہبازِ لامکانی۔ نقشِ لاثانی۔ راہبرِ کاملاں ہادی گمگشتگاں۔ حضور قبلۂ دو عالم سیّدی و سندی یومی و غدی حضرت قبلہ پیر سیّد **علی حسین شاہ صاحب** دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانۂ عالیہ علی پور سیّداں شریف ضلع سیالکوٹ کے نامِ نامی اسمِ گرامی سے منسوب کرتا ہوں جن کی توجۂ خاص اور نگاہِ پاک کے فیض نے مجھے اس قابل بنا دیا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(یہ ان کا کرم ہے کہ رخ ان کا ادھر ہے)

سگِ دربار لاثانیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ علی پور سیّداں شریف ضلع سیالکوٹ

فقیر قادری نقشبندی غفرلہ بشیر انوار چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

بندہ پروردگارم[1] اُمتِ احمد نبی[2]

دوستدارِ چہار یارم[3] تابع اولادِ علی[4]

مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل[5]

خاکپائے غوثِ اعظم[6] زیر سایہ ہر ولی

۱۔ جل جلالہ۔

۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

۴۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۵۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۶۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

خدا کو جس نے بھی پایا نبی کی معرفت پایا
خدا اس پر ہے خود شاہد یہی قرآں میں ہے آیا
لیا جب نامی تو ملائک نے لئے بوسے
ترے صدقے سے ہونٹوں نے میرے یہ مرتبہ پایا
اذاں میں کیا اقامت میں عبادت اور ریاضت میں
میرے اللہ نے آقا تجھے شامل ہے فرمایا
نہیں قابل یہ بخشش کے ملک بولے سرِ محشر
تیرے صدقے سے مولا نے مجھے ہے معاف فرمایا
میرے آقائے نعمت حضرت سردار احمدؓ نے
نکالا ظلمتوں سے اور نور حق ہے دکھلایا
غلامانِ رسالت کی غلامی مل گئی مجھ کو
غلامانِ رسالت کا رہے مجھ پر سدا سایہ

ؓ :۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِنَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْہًا وَّکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَافِعًا وَّشَہِیْدًا۔ (مشکوٰۃ)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص چالیس حدیثیں جمع کر کے میری امت کو پیش کرے وہ بروز قیامت فقیہ اٹھایا جائیگا اور میں اسکے لئے بروز قیامت شفاعت کرنے اور شہادت دینے والا ہوں گا چنانچہ فرمایا حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کہ رب کریم جسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرما کر فقیہ بنا دیتے ہیں۔

آجتک علمائے اُمت میں سے کسی نے صرف ایک مسئلہ اور کسی نے مختلف مسائل پر چالیس احادیث جمع فرما کر وقتاً فوقتاً شائع فرمائیں اور اس کا نام اربعین تجویز کیا۔

رب کریم بحرمتِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی اس سعی جمیل کو شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے ان کو اجرِ عظیم سے نوازے۔

چند دن ہوئے ہمارے لائلپور کے محلہ غلام محمد آباد کالونی اے بلاک کے مکتبہ قاسمیہ نامی سے کسی ضیاء القاسمی نامی شخص نے بھی اربعین نام سے چالیس حدیثیں شائع کیں۔ جہانتک نفس مضامینِ احادیث کا تعلق ہے وہ بالکل صحیح تحریر کئے گئے ہیں مگر ان کے ترجمہ و تشریح میں تفسیر بالرائے کا دخل

Marfat.com

موجود ہے کہ جس سے پرویزی و مودودی جیسے گمراہ بھی الاماں والحفیظ پکاریں۔

یہ رسالہ مجھے میرے عزیز محترم جناب فاروق صاحب بی۔ اے نے توضیح اربعین نامی اپنی نایاب تصنیف کے ساتھ عطا فرمایا۔

اربعین میں پہلے۔ اس وہی مفسدانہ طرز تحریر یعنی منشائے حدیث کے خلاف خود ساختہ مطلب کی ترجمانی اور مسلمانوں کے معمولات حسنہ پر کفر و شرک کے فتوے اس سے طبع آزمائی کی گئی ہے۔

جیسا کہ قاسمی صاحب اپنی تقریر میں اکابر علمائے اہلسنت اور مشائخینِ عظام اور ان کے معمولات حسنہ پر اپنی جہالت کے تبرے گالم گلوچ و سوقیانہ حملے کرتے رہتے ہیں وہی رنگ اس رسالہ میں بصورت کیپسول بھرا ہوا ہے احادیث طیبات پر مختلف عنوان قائم کر کے پھر اس میں تفسیر بالرائے کو بڑی شد و مد سے پیش کیا گیا ہے۔ وہ عنوانات کیا ہیں مثلاً وَهُوَ هٰذَا۔

توحید باری تعالیٰ۔ مذمتِ شرک۔ حرمتِ سجدہ تعظیمی۔ مسئلہ بشریتِ نبی۔ تردیدِ علم غیب وغیرہ وغیرہ چاہیئے تو یہ تھا کہ پہلے مفہوم توحید قرآن و حدیث اقوال ائمہ و بزرگانِ سلف و خلف سے پیش کیا جاتا اور توحید کی ضد شرک کو بھی اسی طرح دلائل سے پیش کر کے مسئلہ توحید اور ردِ شرک پر دلائل قائم ہوتے اور اسی طرح دیگر عنوانات پر پہلے اپنا عقیدہ اور اس پر قرآن و حدیث سے دلائل پیش کئے جاتے۔ مگر یہ تو تب تھا کہ جب منشا حصولِ اتحاد یا تبلیغِ اسلام پیشِ نظر ہوتی وہاں تو صرف اور صرف بقول قلندر لاہوری

(دینِ ملاّں فی سبیل اللہ فساد)

Marfat.com

ہی کا پروگرام ہے۔

فقیر نے چونکہ دربارِ رسالت کے ٹکڑے کھائے اور کھا رہا ہے اور اسی نام پاک کے صدقے سب کچھ ملا اور مل رہا ہے اور فقیر کا ایمان بھی یہی ہے کہ

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

سگِ دربارِ نبویؐ ہونے کی حیثیت سے فقیر پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ فقیر اس اربعین نامی رسلیا میں جو غلط استدلال پیش کر کے انتشار و افتراق پیدا کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے دیگر غلط استدلال سے پہلے کی طرح اپنے پیر و مرشد شیخ نجد کی اتباع میں توحید کی آڑ لے کر عظمتِ انبیاء کا انکار کیا گیا ہے اسکا پردہ چاک کر کے رسولِ پاک صاحبِ لولاک علیہ السلام کی منشا کے مطابق صحیح مفہوم جو کہ قرآن پاک و حدیثِ پاک نے بیان کیا ہے پیش کرے۔

چنانچہ فقیر اس رسالہ میں پہلے مسئلہ توحید اور اسکی ضد شرک پر بحث کر کے اور پھر اسکے خلاصے و حاصل مقصد کے بعد اربعین میں پیش کی گئی احادیث کا صحیح مفہوم قارئین پر پیش کریگا۔

علمائے کرام ذی احترام سے گذارش ہے کہ چونکہ حدیثِ نبوی علیہ السلام رموز و معانی کا ایک بحرِ ذخارِ ناپیدا کنار ہے اور فقیر اس بحرِ ذخار کا شناور یا غوطہ زن ہونے کا مدعی بھی نہیں بلکہ صرف اور صرف اس لئے قلم اٹھایا ہے کہ بروز قیامت محدثین و مفسرینِ احادیثِ نبوی کی گردِ نعلین کے صدقے مغفرت کا کوئی بہانہ

ملہ: علیہ السلام۔

Marfat.com

میسر آجائے لہٰذا اگر کہیں کسی قسم کی کوئی غلطی پائیں تو اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ النِّسْیَانِ وَالْخَطَاءِ پر محمول فرماتے ہوئے مجھے آگاہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں اور اس فقیر کے لئے علم و عمل عرفان میں برکت اور حُسنِ خاتمہ جیسی نیک دعاؤں سے نواز کر مشکور و ممنون فرمائیں دیگر جو قارئین اس رسالہ سے مستفید ہوں وہ فاتحہ پڑھ کر میرے آقائے نعمت فیض درجت شیخِ وقت قطبِ زمانہ فردِ یگانہ سلطان المحدثین۔ استاذ المدرسین و المقربین جنیدِ دوراں غوثِ زماں حضرت قبلہ علامہ الحاج الشاہ ابو الفضل مولانا مولوی مفتی حاجی پیر محمد سردار احمد صاحب قادری چشتی رضوی رضی اللہ تعالٰی عنہ بانی مدرسہ مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام شیخ الحدیث روڈ لائلپور کے لئے ایصالِ ثواب کریں چونکہ انہی کی نگاہِ کرم کے صدقے سے فقیر آج یہ چند سطور آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہوا ہے۔

رب کریم اس آستانے ؟ اور اسکے تمام متعلقین و متوسلین جملہ افراد خانہ و تمام صاحبزادگان کو عمرِ خضری بختِ سکندری سے نوازتے ہوئے مسلک حقہ مذہبِ مہذب اہلسنت و جماعت پر استقامت عطا فرمائے اور مظہر محدثِ اعظم پاکستان رضی اللہ تعالٰی عنہ بنائے۔

ایں دعا کر دازمن و جملہ جہاں آمین باد

الراقم:۔ فقیر قادری ابو المقبول غلام رسول نقشبندی مجددی غفرلہ
(سمندری والے)
خطیب مجددی جامع مسجد و مہتمم جامعہ مجددیہ لاثانیہ غلام محمد آباد لائلپور

Marfat.com

مسئلہ توحید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا طَیِّبًا کَثِیْرًا وَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ط نُوْرُ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرٍ لَکَ النُّوْرُ وَبِکَ النُّوْرُ ط وَ مِنْکَ النُّوْرُ ط وَنُوْرُ النُّوْرِ ط وَنُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ اللَّعِیْنِ الْمَرْدُوْدِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ط فرمادیں آپ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ

وہ اللہ ایک ہے

اس آیۂ مبارکہ میں حضور شافع یوم النشور محبوب رب غفور چشم حزیں کے نور سرور قلب مہجور نور بلکہ نورٌ علیٰ نور سے یہ اعلان ذیشان کرایا گیا کہ آپ فرما دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ اللہ ایک ہے۔

یہ سورۃ اخلاص کا پہلا جملہ ہے اور اس جملے میں توحید باری تعالیٰ کا نہایت جامع و مانع بیان ہے۔ اصطلاح میں توحید کے معنی ہیں خداوند قدوس کو معبود برحق وحدہٗ لاشریک ماننا یہی اساس و بنیاد اسلام یعنی کلمہ طیبہ کے جزو اول لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا مقصد حقیقی ہے۔

Marfat.com

لاالٰہ میں لا نفی جنس کا ہے جو ہر فردِ الٰہ کی نفی پر نص ہے اور اللہ کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ لا کی خبر ہے اور حق یہ ہے کہ خبر محذوف ہے اور حسن تقدیر یہ ہے کہ ہستی میں کوئی الٰہ معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے چونکہ اسمِ پاک اللہ ذات وصفات وکمال کا مستجمع ہے اور معبودِ حقیقی کا علم ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کلمۂ پاک میں اسکے بدلے اسم الرحمٰن لایا جائے تو توحید مطلق اس سے صحیح اور کامل نہ ہوگی۔ پھر فرمایا کہ توحید کسی شے کی وحدانیت کا حکم کرنا اور اسکو جاننا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی ذات کو اسکی وحدانیت کے ساتھ مشابہ سے منفرد ثابت کرنا۔ اعتقاداً پھر قولاً وعملاً۔ پھر یقیناً، مشاہدۃً وعیاناً اور پھر دواماً اسے توحید کہتے ہیں۔

(ماخوذ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)

یہاں جو کلمہ جلالت اللہ ذکر کیا گیا جو کہ علم ذات ہے یہ اسلیئے تاکہ سمجھ لیا جائے کہ حقیقی معبود وہ ہے جو اللہ ہے۔ اور کلمہ جلالت اللہ عَلَم ہے اس ذات کا جو کہ واجب الوجود ہے اور پھر ایسا کہ واجب الوجود ہو اور تمام صفات کمالیہ کا جامع ہو اور پھر اس میں کمال صفات یہ ہے کہ وہ بھی قدیم ہوں۔ کسی کی عطا سے نہ ہوں اور حادث بھی نہ ہوں۔ اب اس بیان سے ظاہر ہے کہ ایسی صفات کا متحمل ایک ہی ہوسکتا ہے اور عقلاً ہونا بھی ایک ہی چاہیئے۔ اسے کہتے ہیں توحید وجوب وصفات۔

امید ہے کہ قارئین ان چند سطور کو قلب کی گہرائیوں میں نقش فرما چکے ہونگے اور اسطرح اساس وبنیادِ اسلام یعنی کلمہ طیبہ کے جزوِ اول لاالٰہ اِلّا اللہ کے

Marfat.com

معنی سے صحیح طور پر مکمل آشنا ہو چکے ہونگے اور تصورِ توحید باری تعالےٰ کا نقش اپنے ذہنوں میں بٹھا چکے ہونگے۔

مختصراً سمجھ لیجئے کہ کلمۂ توحید کے معنی اپنے مطبوق و مفہوم کے لحاظ سے یہ ہوئے کہ معبود وہی ایک ذاتِ پاک ہے جو کہ واجب الوجود ہے اور توحید یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ جلّ وعلیٰ ہی واجب الوجود جامع صفات کمالیہ ہے اور ہر عیب ونقص سے مبرّا و منزہ ہے اور اس کی جملہ تمام صفات ذاتی غیر عطائی قدیم ہیں یعنی ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہیں اور وہ جو کہ واجب الوجود ہے جس کی تمام صفات قدیم اور غیر عطائیہ ہیں بس وہی معبود برحق وحدہٗ لاشریک ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ مستحق عبادت وہی ذات ہے جو کہ واجب الوجود ہے تو پھر وہ مشرکین جو کہ مادہ پرست۔ آتش پرست۔ ستارہ پرست اور بُت پرست ہیں ان کی سراسر یہ جہالت ہی تو ہے کہ وہ اپنے ان ذہنی معبودوں کو ممکن الوجود مان کر معبود اور مستحق عبادت بھی تصور کرتے ہیں۔

فقیر یہ چاہتا ہے کہ یہاں عبادت کی بھی کچھ تشریح ہو جائے عبادت غایتِ تعظیم اور انتہائے تذلّل کو کہتے ہیں۔ گویا کہ عابد جس کی کہ وہ عبادت کر رہا ہے اسکو معبودِ برحق اور اس کی صفات کو صفاتِ مستقلہ قدیمیہ جانتا اور مانتا ہے کہ جس میں کسی کی قدرت و مشیت کا کسی طرح اور کسی قسم کا کوئی بھی دخل نہ ہو۔

لہذا ایسے یقین اور اعتقاد کے ساتھ کسی سے محبت یا اس کی اتباع و اطاعت یا ایسے یقین سے کسی کے لیے کوئی عمل کرنا اس کی عبادت ہے۔ الحمدللہ ہم اہلسنت

Marfat.com

وجماعت انبیائے کرام علیہم السلام اور دیگر اولیائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کسی ایک صفت کو ذاتی مستقل واجب تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کی تمام صفات کو صفاتِ عطائیہ ممکنہ و حادث جانتے اور مانتے ہیں جس طرح غیرِ خدا میں کسی ایک صفت یا اس کی صفات کو واجب مستقِل جان کر اس سے محبت اس کی اطاعت۔ عبادت شرک ہے اسی طرح اولیائے کاملین کی اس عطائی اور حادث و ممکن طاقت کا انکار اور ان کو بتوں کی طرح مجبور محض جاننا اور ماننا ان سے عداوت ہے جو کہ جہالت و کفر ہے۔

Marfat.com

شرک

شرک، توحید کی ضد ہے یعنی اللہ کے سوا کسی اور کو معبود واجب الوجود صفاتِ مستقلہ قدیمیہ کا جامع جاننا اور ماننا یہ شرک ہے اور اس کی تشریح شرح عقاید میں اسطرح موجود ہے۔

اَلْاِشْرَاکُ هُوَ اِثْبَاتُ الشَّرِیْکِ فِی الْاُلُوْهِیَّةِ یَعْنِیْ وَجُوْبَ الْوُجُوْدِ کَمَا لِلْمَجُوْسِ ط (شرح عقائد کذا فی الشرح الفقہ اکبر صفحہ ۱۵۹)

دیگر تفسیر خازن میں اسکو یوں بیان فرماتے ہیں۔

مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ یَعْنِیْ یَجْعَلُ مِنْهُ شَرِیْكًا غَیْرَهٗ۔

(خازن مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۵)

اللہ کے ساتھ شریک کرنے کا یہ مطلب ہے اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک ٹھہرایا جائے۔

اب اگر کوئی شخص اختراعِ دماغی کی بنا پر یوں کہے کہ میں جو حجر و شجر یا برگ و ثمر یا خشک و تر شمس و قمر سے محبت کرتا یا اسکے نام کی تسبیح پڑھتا یا اسکے آگے سجدہ ریز ہوتا ہوں تو میں اسکو معبود سمجھ کر نہیں بلکہ صرف واجب الوجود سمجھ کر محبت کرتا تسبیح پڑھتا اور سجدہ ریز ہوتا ہوں لہذا یہ شرک نہیں تو اسکا یہ اعتقاد شرک ہے اس لئے کہ جو واجب الوجود ہے وہی معبود ہے۔

Marfat.com

اسی طرح اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں شمس و قمر یا برگ و ثمر یا خشک و تر یا حجر و شجر میں سے کسی کو واجب الوجود تو نہیں صرف معبود سمجھ کر اسکی عبادت کرتا ہوں تو یہ بھی مشرک ہے اسلیئے کہ جو معبود ہے وہی واجب الوجود ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں غیر خدا کو نہ واجب الوجود جانتا ہوں نہ معبود مانتا ہوں بلکہ اس کی جملہ صفات یا کسی ایک صفت کو صفتِ قدیم مستقل واجب تصور کرتے ہوئے اسے پکارتا ہوں تب بھی مشرک ہے اس لئے کہ صفتِ واجب و مستقل و قدیم یہ بھی اس وحدہٗ لاشریک کے لئے خاص ہے۔

نکتہ } پھر کسی کو واجب الوجود جان کر یا صرف معبود مان کر یا اس کی تمام صفات یا ایک صفت کو واجب و مستقل جان کر غرضیکہ عقائد ثلاثہ میں سے کسی ایک عقیدہ پر ایمان رکھتے ہوئے خواہ دور سے پکارے خواہ نزدیک سے ہر طرح شرک اور پکارنے والا مشرک ہے۔

نہ کہ اسطرح جس طرح مضافات لائلپور یا شہر لائلپور کے دبزعمِ خود مفسر و محدث و مناظر و مقرر اور نہ جانے کیا کیا بننے والے کانگرسی و احراری وہابی قاسمی ملاؤں نے سمجھ رکھا ہے،

مثلاً یہ کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔ پنجاب پاکستان یا دنیا کے کسی گوشے میں مدینہ منورہ مسجد نبوی میں روضۂ اطہر کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھنا شرک ہے لیکن یہی شرک ان کے نزدیک مدینہ منورہ میں حاضر ہوکر روضۂ اطہر کے سامنے اگر کیا جائے تو عین توحید ہے۔ ان جاہلوں سے کوئی پوچھے کہ کیا شرک مدینے شریف جاکر توحید بن جاتا ہے۔ غرضیکہ شرک شرک ہی ہے خواہ وہ دنیا

Marfat.com

کے کسی خطہ میں ہو۔

حاصلِ بحثِ توحید

الغرض اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو واجب الوجود معبود برحق تصور کرتے ہوئے اس کی تمام صفات کمالیہ کو قدیم ماننا اور اسے ہر نقص و عیب سے منزہ جاننا یہ ہے سورۃ اخلاص کے جزوِ اول کا مطلب اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے جزوِ اوّل میں اسی طرف اشارہ ہے چونکہ علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ

لَا حرفِ نفی ہے اور اِلٰہ منفی اِلَّا استثنا اللہ مثبت لَا سے جس کی نفی کی گئی اِلَّا سے اسی کا اس کے لئے ثبوت کیا گیا۔ الٰہ معبود کے معنی میں ہوا۔ لہٰذا غیر کے معبود ہونے کی نفی کی گئی اور اللہ جل شانہٗ کے لئے معبود واجب الوجود ہونے کا اثبات کیا گیا۔

دیگر لَا و اِلَّا قاعدہ کے مطابق مفید حصر ہیں یہ حصر توحید ہے جس کے سیدھے سادھے معنی یہ ہوئے معبود واجب الوجود اور صفاتِ قدیمہ کا جامع صرف اللہ ہے۔

حاصلِ بحثِ شرک

چونکہ اللہ تعالیٰ ہی واجب الوجود صفات مستقلہ قدیمیہ واجبہ کا متحمل اور معبود برحق ہے لہٰذا کسی بھی غیر خدا میں اللہ کی صفات کا ماننا یا کسی غیر خدا

Marfat.com

کو واجب یا معبود برحق جاننا یہ شرک ہے۔ یہ جاننا یا ماننا قولاً ہو یا فعلاً سمعاً ہو یا بصراً ہر طرح شرک ہے اور اسکا عامل یا قائل مشرک نجس ظالم اور ناقابل بخشش ہے

خُلاصہ

الحمدللہ ہم اہلسنت وجماعت کسی نبی (علیہ السلام) یا ولی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کسی غوث وقطب کسی ابدال واوتاد (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو واجب الوجود یا معبود یا ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہیہ کی جملہ صفات یا کسی ایک صفت کو مستقل واجب قدیم نہیں جانتے بلکہ ہمارے نزدیک اگر خدانخواستہ کسی کا ایسا عقیدہ ہے تو وہ مشرک ہے۔ ظالم ونجس اور ناقابل بخشش ہے۔ البتہ ہم اتنا ضرور عرض کرتے ہیں کہ جسطرح عبادت کا معنی ومفہوم غایت تذلل ہے اور مخلوق میں سے کسی فرد اصغر یا اکبر کو واجب الوجود سمجھ کر اسکی صفات کو صفاتِ مستقلہ جان کر اسکو پکارنا اسکے آگے جھکنا اس کے نام کی تسبیح پڑھنا۔ نذر ونیاز دینا یہ اسکی عبادت ہے جو کہ شرک ہے۔

اسی طرح انبیائے کرام اولیائے عظام مقبولانِ بارگاہ لم یزل مخزن حلم وحیا اور منبع جود وسخا ہستیوں کی قوتِ عطائیہ کہ دور ونزدیک سے سننا بیک وقت مختلف مقامات پہ موجود ہونا اپنے متعلقین ومتوسلین کی باذن اللہ تعالیٰ امداد فرمانا اسکا انکار یہ ان کی اہانت ہے جو کہ سراسر جہالت ہے اور اللہ کی طرف سے انکو عطا فرمودہ اس عزت وعظمت بزرگی وجلالت کا منکر جاہل ہی نہیں اجہل اور منکر قرآن وحدیث وکافر ہے۔

Marfat.com

مسئلہ توحید اور توحید کی ضد شرک کو سمجھ لینے کے بعد اب آپ قرآن کریم و کتبِ احادیث میں جہاں جہاں بھی ان مسائل مذکورہ کی آیات و احادیث ملاحظہ فرماویں گے تو مسئلہ توحید و شرک فوراً آپ کی سمجھ میں آجائے گا

اب فقیر قاسمی صاحب کی رسلیا اربعین میں سے وہ احادیث کہ جن کے ترجمے میں تفسیر بالرائے سے غلط استدلال کرکے اہلسنت وجماعت کو بدنام کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے پیش کرکے قرآن وحدیث سے ان کا صحیح مفہوم پیش کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَالصَّوَابُ)

Marfat.com

اَلدُّرِّ ثَمِیْن

فِیْ تَوْضِیْحِ الْاَرْبَعِیْن

اِثباتِ توحید

قاسمی صاحب کی طرف سے پیش کردہ حدیث شریف نمبر ا کہ جس سے انہوں نے اشارتاً مسلمانانِ اہلسنت کے تقرب الی اللہ کے لئے وسیلہ اختیار کرنے کے عقیدہ پر تنقید کی ہے کا قرآن و حدیث سے صحیح جواب

حدیث شریف نمبر ا ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنِّیْ اَشْہَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰہَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ

(ترجمان السنۃ)

Marfat.com

(ترجمہ قاسمیہ) عبداللہ بن بریدہ[1] اپنے والد سے راوی ہیں کہ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا اے اللہ میں درخواست پیش کرتا ہوں کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تو ہی ہے تیرے سوا کوئی الٰہ (معبود برحق واجب الوجود صفات مستقلہ قدیمہ کا مالک) نہیں۔ یکتا ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے نہ اسکا کوئی ہمسر۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے خداوند تعالٰے کا وہ[2] نام لے کر پکارا ہے جب اس کے اس نام کے ساتھ سوال کیا جائے تو ضرور دیتا ہے اور جب اسکو پکارا جائے تو ضرور جواب دیتا ہے۔

اسکا ثبوت کہ واقعی جسطرح رب کریم کے اسماء باعثِ اجابت دعا ہیں اسی طرح محبوبانِ خدا یعنی انبیاء و اولیاء بھی باعثِ اجابتِ دعا ہیں

(قاسمی صاحب) اسی حدیثِ پاک میں وسیلہ کا ثبوت موجود ہے حضورؐ کا یہ فرمان کہ لَقَدْ سَأَلْتَ اللهَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی بیشک اے دعا کرنے والے تو نے اللہ کریم کا وہ نام لے کر پکارا ہے کہ جب اسکو اس نام کے ساتھ پکارا جائے یعنی اس کے اس نام سے سوال کیا جائے تو وہ ضرور دیتا ہے۔

---

[1] (رضیا صلعم وغیرہ الفاظ جو کہ صحابی یا سرکار کے لئے لوگ لکھدیتے ہیں اسکو علماء نے حرام فرمایا ہے ہم لکھتے ہیں رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

[2] اکثر عارفانِ حق نے اسم اللہ کو جو کہ اس شخص نے اپنی دعا میں خصوصیت سے لیا اسم اعظم فرمایا ہے چنانچہ اس شخص کے اس نام سے دعا کرنے پر اسے دربار نبوت سے مژدہ اجابت ملا۔

Marfat.com

اسی حدیثِ پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جہاں دیگر اسمائے الٰہیہ مختلف تاثرات کے حامل ہیں وہاں یہ اسمِ پاک یعنی اسم اللہ جسکو عارفانِ الٰہیہ نے اسمِ اعظم بھی کہا ہے۔ اس میں یہ خصوصی تاثیر ہے کہ آدمی جب یہ نام لے کر سوال کرے تو اسکے وسیلے سے اسکا سوال فوراً پورا کیا جاتا ہے۔ رد نہیں ہوتا یہی منشا ہے شارع علیہ السلام کا کہ جسکو آپ نے لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ میں بیان فرمایا۔

جسطرح بعض اسمائے الٰہیہ میں رب کریم تبارک وتعالےٰ نے یہ قوت رکھی ہے کہ ان کے وسیلہ جلیلہ سے دعا فوراً قبول ہوتی ہے حالانکہ بقایا ہزار با اور بھی اس کے اسماء قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ لیکن شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس اِسم کو دلیلِ اجابت فرمایا وہ ہے اسمِ اللہ۔ اسی طرح گو مخلوق وعباد ہونے میں سب آدمی یکساں ہیں لیکن ان میں انبیاء علیہم السلام کی جماعت بھی ہے جن کی شان میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

اور وہ اولیائے کاملین کہ جن کے لئے فرمایا کہ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

لہذا یہ انبیاء واولیاء۔ اللہ کے خاص بندے اور عبدٌ ماذون ہیں جو مُردے کو زندہ اور نابینوں کو بینا، برص والوں کو برص سے شفائے کاملہ عطا فرماتے اور غیب

سلہ : علمائے کرام نے عباد کی کئی اقسام بیان فرمائی ہیں جن میں سے یہ اقسامِ ثلثہ مشہور ہیں۔ عبدٌ رقیق۔ عبدٌ آبق۔ عبدٌ ماذون۔ فقیر قادری ابو المقبول غفرلہٗ۔

Marfat.com

کی خبریں دیتے ہزاروں میل سے یہ تصرف فرماتے کہ کئی سومن وزنی تخت اٹھا کر لے آتے بیک وقت جہاں سے لاتے وہاں بھی اور جہاں لاتے وہاں بھی حاضر و موجود رہتے ہیں اور انکے یہ مذکورہ تصرفاتِ بالا تمام کے تمام قرآن کریم و احادیثِ نبویہ سے ثابت ہیں جو کہ اپنے موقع پر بیان ہونگے بلکہ قرآنِ کریم نے تو یہاں تک بیان فرمایا ہے کہ ان محبوبانِ بارگاہِ الٰہیہ کی جائے اقامت بھی مرکزِ اجابت ہوتی ہے اور یہاں مانگی ہوئی دعا فوراً مستجاب ہوتی ہے۔

نقد ملے جو مدعا وعدے پہ جی لگائے کیوں

بزرگوں سے منسوب جگہ مرکزِ اجابتِ دعا ہے

چنانچہ یہ دیکھیے قرآن کریم۔ سیدۃ مریم والدہ مخدومہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیام فرما ہیں اور ان کے پاس بے موسمے پھل کثرت کے ساتھ موجود ہیں چنانچہ ان کے پاس اللہ تعالےٰ کے پیغمبر حضرت زکریا علیہ السلام تشریف لاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس یہ بے موسمے پھل اور وہ بھی ہر قسم کے موجود ہیں چنانچہ آپ نے سوچا کہ ان کے پاس یہ بے موسمے پھل کہاں سے آئے اور کیسے آئے آپکو یہ تجسس پیدا ہوا جو کہ ہونا بھی چاہیئے تھا تو آپ نے فرمایا قَالَ یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا اے مریم یہ بے موسمے پھل کہاں سے آئے آپ نے فرمایا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ فرمانے لگیں وہ میرے اللہ کی طرف سے ہیں جس کی یہ شان ہے کہ اِنَّمَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ط

Marfat.com

کہ جب وہ کسی شئے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے موسم وغیرہ کے ملاحظہ فرمانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ جب چاہیں فرماتے ہیں کہ ہو تو بس وہ چاہی ہوئی شئے ہو جاتی ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب اس مقبولہ بارگاہ صمدیہ کے پاس بے موسم پھل ملاحظہ فرمائے اور اسکے عطا کرنے والے کی یہ شان سُنی تو قرآن مجید فرماتا ہے هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۔ یہاں پکارا زکریا نے اپنے رب کو رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۔ بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد۔ اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا۔ اسوقت آپ کی عمر ایک سو بیس (١٢٠) سال کی اور آپ کی زوجہ کی عمر اٹھانوے (٩٨) سال تھی اور اولادِ نرینہ نہ تھی۔ جب وہاں پکارا یعنی اس ولیہ کے دروازے پر پھر آپ ہی خیال فرمائیں کہ پکارنے والا بھی اللہ کا دوست ہو اور یہاں پکارے وہ اللہ کی پاک ولیہ کی جائے اقامت ہو تو پھر دعا کیوں نہ مستجاب ہو۔ فوراً دعا مستجاب ہو کر ندا آتی ہے فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ تو فرشتوں نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى ۔ بیشک اللہ آپکو مژدہ دیتا ہے یحییٰ علیہ السلام کا۔ دیکھا تا سمی صاحب ولیہ کے آستانے پر کتنی جلدی دعا مستجاب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سنتا تو ہر جگہ سے ہے مگر شرطِ استجاب کسی مقبول کا آستانہ ہے۔

بلکہ یہ بھی نہیں بعض ایسے خاص مقبول و محبوب ہیں کہ ... اگر ان کا نام نامی

86223

Marfat.com

اسمِ گرامی ہی دعا میں اس کے آگے دے دیا جائے تو فوراً دعا قبول فرما لیتا ہے۔

سیدنا آدم علیہ السلام بھی وسیلہ کے قائل تھے

دیکھئے سیدنا آدم علیہ السلام جب جنت سے اس زمین پر تشریف لائے تو کئی سو سال گریہ کناں محوِ دعا رہے حتیٰ کہ روتے روتے آپ کی چشمان مبارکہ کے نیچے رخساروں پر آنسوؤں نے لکیریں پیدا کر دیں۔ اسی اثناء میں ایک روز آپ نے یوں دعا مانگی یَا رَبِّ اَسْئَالُکَ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرْ لِیْ اے پروردگار عالم میں تجھ سے مانگتا ہوں نامِ محمد کے وسیلے سے آپ بابِ مغفرت وا فرمائیں۔

فَقَالَ اللّٰہُ یَا اٰدَمُ کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ اَخْلُقْہُ

پروردگار عالم نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام آپ نے جنابِ محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی معرفت کیونکر حاصل کی حالانکہ میں اب تک ان کے جوہرِ روحانی نورِ ربانی کو صدفِ جسمانیت میں بھی نہ لایا قَالَ اِنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُّوْحِکَ رَفَعْتُ رَاْسِیْ۔ عرض کیا اے پروردگارِ عالم جب آپ نے مجھے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا اور روحِ علوی جسمِ بشری میں داخل فرمائی تو میں نے پستی سے بلندی کی طرف سر اٹھایا فَرَاَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تحریر پایا فَعَرَفْتُ اَنَّکَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی اِسْمِکَ اِلَّا اِسْمَ اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ پس میں نے تحقیقاً جان لیا کہ میرے رب نے جس کے نامِ نامی اسمِ گرامی کو اپنے اسمِ مبارک

Marfat.com

ساتھ ملانے کا شرف بخشا ہے وہ اسکے نزدیک اسکی تمام مخلوق میں سے محبوب ترین ہوگا۔

فَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی صَدَقْتَ یَا اٰدَمُ اِنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ نَغْفَرْتُ لَکَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ پروردگار عالم نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام آپ نے صحیح فرمایا وہ واقعی میرے نزدیک تمام مخلوق سے افضل ہے (جب آپ نے ایسے محبوب کا وسیلہ دیا ہے) جاؤ ہم نے تمہاری خطا سے درگذر فرمایا اور اے آدم یہ بھی جان لو کہ اگر میں نے اس محبوب کریم کو ہستی میں نہ لانا ہوتا تو آپ کو بھی معرضِ وجود میں نہ لاتا۔ (رواہ البیہقی لعمر بن الخطاب)

(روح البیان شریف جلد ۵ صفحہ ۴۳۹)

شفا شریف لقاضی عیاض علیہ الرحمۃ)

(مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی)

اگر نامِ محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

(حضرت جامی علیہ الرحمۃ)

پروردگارِ عالم نے جیسے اپنے اسماء میں اثرِ اجابت رکھا ہے اسی طرح اپنے محبوبِ پاک کے نام میں بھی اثر اجابت رکھا ہے۔

محبوبانِ بارگاہِ الٰہیہ کے اسمائے مبارکہ میں تاثیرِ اجابت ہونے پر حوالہ نمبر ۲

معلوم ہوا کہ جس رب تبارک و تعالےٰ کے نام میں اثرِ اجابت ہے اس

Marfat.com

نے اپنے حبیب پاک کے نام نامی اسم گرامی میں بھی اثرِ اجابت رکھا ہے۔

حوالہ ۲: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ اَعْمٰى قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ۔

حضرت عثمان بن حنیف راوی ہیں ایک نابینے نے عرض کیا اے اللہ کے رسول پروردگار عالم کے دربار میں میرے حق میں دعا کیجئے کہ میری آنکھوں کی روشنی کھولدے قَالَ انْطَلِقْ فَتَوَضَّاْ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تو فرمایا سرورِ کائنات علیہ السلام نے وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر یوں کہہ کہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور متوجہ ہوتا ہوں طرف تیری تیرے نبی علیہ السلام محمد جو نبی رحمت ہیں کا وسیلہ پکڑ کر۔ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ اَنْ يَّكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا وسیلہ پکڑ کر آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری آنکھوں کا نور واپس پھیردے۔ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ۔ اے اللہ تو نبی کریم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

قَالَ فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِهٖ۔ عثمان بن حنیف فرماتے ہیں وہ نابینا اس حالت میں لوٹا کہ اس کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔

(ابن ماجہ۔ حاکم۔ بیہقی۔ شفا شریف ملا علی قاری صفحہ ۶۵۳)

حدیث مذکورہ بالا میں رسولِ پاک صاحبِ لولاک نے خود نابینے کو اجابتِ دعا کے لئے اپنا نامِ نامی اسمِ گرامی تعلیم فرمایا۔ معلوم ہوا کہ جسطرح

Marfat.com

نامِ خدا میں شرطِ قبولیت موجود ہے اسی طرح نامِ مصطفیٰ میں باذنہ تعالے شرطِ قبولیت موجود ہے اور جسطرح دربار خداوندی میں اسکے اسمائے مبارکہ کا وسیلہ پیش کر سکتے ہیں اسی طرح دربار خداوندی میں محبوبانِ بارگاہ الٰہیہ کا وسیلہ جلیلہ بھی پیش کر سکتے ہیں۔ الحمدللہ ملاں قاسمی جی کی حدیث نمبرا ہی نے مسئلہ توسل اولیاء اللہ روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا۔

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر۲ سے عام مسلمانوں کو غلط تاثر دینے کا جواب لاجواب

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ النَّاسِ عَلَی اللّٰهِ وَمَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی النَّاسِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَی النَّاسِ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا فَاِذَا فَعَلُوْا ذَالِکَ فَحَقٌّ عَلَیْهِ اَلَّا یُعَذِّبَهُمْ

(رواہ احمد)

(ترجمہ قاسمیہ) ابوہریرہؓ[له] سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم علیہ السلام نے اے ابوہریرہ جانتے ہو لوگوں کا خدا پر اور خدا کا لوگوں پر کیا حق ہے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول ہی جانے فرمایا خدا کا حق لوگوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور جب وہ ایسا

[له]: صحابی یا حضور کے آگے رضؓ یا صلعم تحریر کرنا علماء نے حرام لکھا ہے ہم لکھتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کریں تو رب تبارک و تعالیٰ پر حق ہے کہ پھر ان کو عذاب نہ دے۔

یہ حدیثِ مبارک بھی اپنے مفہوم اور معنی کے لحاظ سے بالکل بیّن و ظاہر ہے اور الحمدللہ چونکہ ہم اہلسنت وجماعت ہیں اور عشقِ انبیاء و اولیاء ہمارے سینے میں موجزن ہے ہم ان محبوبانِ بارگاہِ الٰہیہ کو حاجت روا اور مشکل کشا وغیرہ دور و نزدیک سے سننے والے باذن اللہ تعالٰی جانتے ہیں (جیسا کہ آگے چل کر جہاں قاسمی جی نے اپنے زعمِ باطل و غلط استدلال سے یہ ثابت کیا ہے کہ کوئی حاضر و ناظر یا مشکل کشا و مختار کل نہیں بیان کرینگے)

ہم ان محبوبانِ بارگاہِ الٰہیہ کو محبوب جانتے ہیں نہ کہ معبود مانتے ہیں۔ دنیائے دیوبندیت و نجدیت کا کوئی صغیر و کبیر ملاں ہمارے اکابر یا اصاغر کی کسی تصنیف سے یہ ثابت کرے کہ ہم نے کسی ایک جگہ انبیاء و اولیاء کو معبود مانا ہو اور ان کی عبادت کی ہو یا ان کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہو۔ لیکن برعکس اسکے قاسمی صاحب کے گروپ کے حکیم الامت صاحب اور ان کے مرید کا واقعہ ملاحظہ ہو جو کہ سراسر غلو اور اندھی تقلید کا مظہر ہے۔ سچ ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

حقوق اللہ کو ایسے غصب کیا کہ کلمہ ہی نیا بنالیا

چنانچہ یہ دیکھئے تمہارے حکیم الامت جی صاحب آنجہانی کا رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ منقولہ از سیف علی کا صفحہ ۳۵ مولوی اشرفعلی صاحب کا ایک مرید

Marfat.com

دیکھتا ہے کہ حضرت میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہوں۔ لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ آپکا (اشرفعلی) نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ کے اشرفعلی نکلتا ہے (اسکا جواب اشرفعلی نے یوں دیا کہ) جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

کیوں قاضی صاحب آجکل اسلام پر طعنہ زنی ہو رہی ہے کہ یہ بڑے پیر پرست ہیں اور محبت پیر میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ یہ پیروں کو حد سے بڑھا کر حقوق اللہ کو غصب کرکے عذاب الٰہی کا سبب بنتے ہیں۔

لیکن اب جواب دو کہ ہم اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اختیارات و تصرفات اولیاء اللہ کا اقرار کریں تو غالی و کافر۔ مشرک و بدعتی اور نہ جانے کیا سے کیا ہو جائیں اور تم اپنے پیر کی محبت میں اتنے منہمک کہ تمہارے تھانوی جی کا مرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کلمہ میں حضور علیہ السلام کی جگہ اشرفعلی رسول اللہ کہے تو نہ مشرک و بدعتی نہ کافر و غالی بلکہ مرید صادق الیقین اور پیر جی کے متبع سنت ہونے کے پردے میں اسکے اس خواب کی دِل کھول کر داد دی جائے۔ حالانکہ کلمہ ہی اساس و بنیادِ اسلام ہے۔ لیکن وہاں چونکہ تھانوی صاحب کی عقیدت درکار ہے لہذا کوئی بات نہیں مرید نے اگر خواب میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی جگہ اشرفعلی رسول اللہ پڑھ لیا تو کیا ہو گیا یہ خواب

Marfat.com

کوئی کفر یا شرک تو نہیں ہو گیا بھلا جناب یہ بتلائیے کہ

خواب ہو اشرفعلی کے مرید کا اور غلط

خواب ہو صادق الیقین کا اور غلط

خواب ہو دیوبند کے سپوت کا اور غلط

خواب ہو توحید کے ٹھیکیداروں کا اور غلط

خواب ہو سنت کے علمبرداروں کا اور غلط

پھر یہ خواب کوئی کسی بریلوی کا نہیں جو کہ شرک و بدعت ہو گا بلکہ یہ تو ہمارے حکیم الامت صاحب کے پکے اور سچے مرید کا ہے لہذا مرید صادق الیقین ہے اور پیر متبع سنت ہے۔ رب رلائی جوڑی اک انھا نے اک کوہڑی۔ سبحان اللہ خواب بھی کیا ہے گویا مرزا جی قادیانی اور اس کی ذریت کے رویائے کاذبہ میں سے ایک کذب ہے۔ فرمائیے قاسمی جی کیا فرماتے ہیں آپ اس بالکل پکے اور سچے صادق الیقین مرید اور متبع سنت پیر کے بارے میں کہ جنہوں نے اتنا غلو کیا کہ کلمہ بھی نیا بنا ڈالا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

دشمن اسلام گاندھی کے ساتھ مل کر بندے ماترم کے نعرے لگا کر ہمیں یا نبی اور یا علی کے نعروں سے شرک کی آڑ لے کر روکنے والو شرم کرو ہمیں نبی[1] و علی اور اولیائے کاملین کو باذنہ تعالٰے حاجت روا کہنے پر کفر و شرک کا غل و غوغا

---

[1] صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

Marfat.com

کرنے والو حیا کرو۔ کانگرس سے مل کر اور ان کی دھوتی وچوٹی کو چوم کر پاکستان و بانیٔ پاکستان سے دشمنی کرنے والو اب اس ملک کے باسیوں۔ نبی کے فدائیوں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے شیدائیوں۔ غوث پاک کے پروانوں۔ اولیاء اللہ کے دیوانوں پر کفر و شرک کی بمبارمنٹ اور فرقہ وارانہ تقاریر و تصانیف سے مناظرانہ فضا پیدا کر کے ملک کو کمزور بنانے کی سعی لاحاصل سے باز رہو۔ انگریز و کانگرس جن کے پس خوردہ سے تمہارے ضمیر نے نشوونما پایا تھا وہ اب رخصت ہو چکے۔ اب اس ملک میں کسی امریکہ کے ایجنٹ کانگرس کے پٹھو یا ہم جیسے ملک وملت و تحریک پاکستان کے دشمن کو دندناتے پھرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

الحمد للہ چونکہ ہم اہلسنت وجماعت اللہ کریم کو خالق انبیاء و اولیاء کو مخلوق اللہ کو مالک ان کو مملوک انبیاء و اولیاء کو عابد اور اللہ کو معبود اور اسکے حق کو جو ہم پر ثابت ہے کہ اسکی عبادت کریں اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہرائیں صحیح طور پر ادا کرتے اور شرک سے بچتے اور کسی نبی علیہ السلام یا کسی ولی اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو پکارتے ہیں تو اسکا بندہ سمجھ کر اور اگر ان سے مدد چاہتے ہیں تو ان کے تصرفات کی بناء پر جو کہ خالق کائنات نے انہیں بوجہ اپنے خاص مقرب ومحبوب ہونے کے عطا فرمائے ہوئے ہیں پکارتے ہیں نہ کہ یہ سمجھ کر کہ یہ ہمارے معبود اور خدا کے شریک ہیں معاذ اللہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

لہذا حدیث مبارکہ مذکورہ بالا کے تحت ہمیں ذات خداوند تبارک و تعالیٰ سے امید واثق اور یقین کامل ہے کہ وہ جسطرح یہاں دنیا میں بوجہ اپنے محبوب پاک

Marfat.com

کے ہم ہیں حاضر وناظر رکھنے کے ہمیں عذاب سے محفوظ و مامون رکھ رہا ہے بروز حشر بھی ہمکو عذاب سے محفوظ و مامون ہی رکھے گا۔

اور اسکے برعکس جو اس کی توحید کی آڑ لے کر عظمتِ انبیاء و اولیاء کے منکر اور ان کے ان تصرفات سے کہ جو خالقِ کائنات نے انکو بوجہ اپنے محبوب و مقرب ہونے کے عطا فرمائے ہیں اور جن تصرفات پر کہ قرآن و حدیث میں اظہر المن الشمس دلائل و براہین موجود ہیں کا انکار کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر رہے ہیں وہ لوگ یقیناً قیامت والے روز کفِ افسوس ملتے ہوئے جہنم رسید ہونگے اور انکو اس عذاب الٰہی سے کوئی بھی نہ چھڑا سکے گا۔ الحمد للہ حدیث مذکورہ بالا نے بھی عظمت نبوت و لایت دیگر صداقتِ اہلسنت پر مہر تصدیق ثبت فرما دی ہے۔

قاسمی جی کی طرف سے تحریر کردہ حدیث شریف نمبر۲ کہ جس سے قاسمی جی کی جہالت اور اہلسنّت کی صداقت صاف صاف نظر آرہی ہے چونکہ نبیٔ کریم نے رب کریم کے اور رب کریم نے قرآن کریم میں نبیٔ کریم کے حاضر وناظر ہونے کا صاف صاف اعلان فرمایا ہے لیکن ؎

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

Marfat.com

(حدیث شریف نمبر۳) عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ الْاِیْمَانِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اللّٰہَ مَعَکَ حَیْثُمَا کُنْتَ۔ (رواہ الطبرانی)

ترجمہ: اسمیہ، عبادہ بن صامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تو یقین رکھے کہ بلاشبہ ذات تبارک وتعالے تیرے ساتھ ہے تو جہاں بھی ہو۔

سوال یہ ہے کہ یہ خطاب صرف ان نورانی نفوس قدسیہ کو جنہیں اسلام نے اپنی اصطلاح میں صحابہ کرام کے مقدس نام سے یاد فرمایا ہے ان سے مختص ہے یا کہ اس سے تاقیامت ہر امتی کے ساتھ جو قرب الٰہیہ موجود ہے وہ مراد ہے۔ تو یقیناً قاسمی صاحب بھی یہی فرمائیں گے کہ اس سے تاقیامت سرکار دو عالم نور مجسم علیہ السلام کا ہر امتی مراد ہے تو پھر جب کہ اس خطاب میں سرکار کا ہر امتی شامل ہے اور یقیناً شامل ہے تو کہنا پڑے گا کہ حضور پرنور کو اپنے ہر امتی کی اس قربتِ الٰہیہ کا علم ہے خواہ آپ کا وہ امتی مشرق ومغرب جنوب وشمال تحت وفوق کسی شہر وقصبہ یا کسی قریہ میں کیوں نہ ہو آپ نے اپنی تمام امت کی قربت الٰہیہ کو بیان فرمادیا کہ تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ حضور آپ کو یہ کیسے علم ہے کہ ہم جس زمانے یا جس ملک میں بھی ہوں اللہ ہمارے ساتھ ہے حالانکہ آپ تو بظاہر زندگی کی ترلیسٹھ بہاریں ملاحظہ فرماکر جسماً ہمارے پاس سے تشریف لے گئے۔

Marfat.com

تو قرآن کریم اس سوال کا یہ جواب عطا فرماتا ہے کہ کہیں یہ مت سمجھ لینا کہ جیسا چلے جاتے سے میرے نبی کا تم سے تعلق ٹوٹ گیا بلکہ فرمایا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور یہ جان لو تم کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔ سبحان اللہ کیا شان خدا و مصطفٰے ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند کریم تمہارے ساتھ ہیں اور اللہ کریم نے فرمایا کہ نبی کریم تم میں موجود ہیں اس لئے ہمارا یہ ایمان ہے کہ جب یہ دو سرکاریں ہمارے ساتھ اور ہم میں موجود ہیں تو پھر ہمیں کسی بھی مشکل و مصیبت میں گھبراہٹ کیوں ہو اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ

یا خدا یا مصطفٰے مشکل میں دونوں نام لو
حاجتیں بر آئیں گی تاثیر ہے دونوں کی ایک
اس نے پیدا کیا تو اس نے دولت ایمان دی
وہ خدا ہے یہ نبی تدبیر ہے دونوں کی ایک
قول حق قرآن ہے قول پیغمبر ہے حدیث
اہل دل کے سامنے تقریر ہے دونوں کی ایک

قاسمی صاحب کی پیش کردہ حدیث نمبر ۱ نے بھی اشارۃ النص و دلالۃ النص سے بالوضاحت شان مصطفٰے ہی بیان فرمائی جسے قاسمی صاحب جیسا کور چشم متعصب و باغی رسالت و ولایت انسان سمجھنے سے قاصر ہے۔

عاقلاں نوں اک نکتہ کافی لوڑ نہیں دفتر دی
بے عقلاں نوں اثر نہ کردی پنڈ بھی سر تے دی

Marfat.com

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۴ پر تحریر کردہ عنوان کہ بندے کو ہر چیز خدا سے مانگنی چاہیئے لیکن مُلّاں جی قومی اسمبلی کے لئے ووٹوں کی اور مدرسہ کے لئے نوٹوں کی بھیک ہمیشہ ہمیشہ عوام ہی سے مانگتے ہیں

حدیث شریف نمبر ۴ :۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْأَلُ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ حَتّٰی یَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ ۔ رواہ الترمذی ۔

(ترجمہ قاسمیہ) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو چاہیئے کہ اپنی سب حاجتیں اللہ تعالٰی ہی سے مانگا کرو یہانتک کہ اگر چپل کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی خدا تعالٰی سے مانگو۔

یہاں قاسمی صاحب پر فائدہ یا جنون استدلال کا دورہ نہیں پڑا لیکن شوخیٔ تحریر بتلا رہی ہے کہ انبیاء و اولیاء سے استمداد چاہنے والو دیکھو یہ حدیث بھی تمہارے خلاف ہے جیسا کہ کچھ صفحات بعد قاسمی صاحب نے تحریر کیا ہے۔ حالانکہ پیغمبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نورانی حدیث پاک سرکار ابد قرار مولائے غمگسار شفیع روز شمار کے کمال تواضع وانکساری پر مبنی ہے آپ فرماتے ہیں کہ باوجود اسکے کہ میری شان کے لئے قرآن کریم میں رب کریم کا صاف

Marfat.com

صاف ارشاد موجود ہے کہ

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ تحقیق ہم نے آپ کو عطا کیا کوثر یا خیر کثیر اور ہم نے آپ کو رحمۃ اللعالمین (یعنی سراپا خزانۂ رحمت بنایا)

وَمَا نَقَمُوٓا إِلَّآ أَنْ أَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ لیکن باوجود اسکے کہ میں خیر کثیر کا مالک ہوں اور میں ہی سراپائے رحمت اور مالک خزانۂ رحمت ہوں اور میں ہی خزانۂ الٰہی کا تقسیم کرنے والا ہوں مجھ کو اللہ نے غنی فرمانے والا بھی بنایا ہے میں نے ابوبکر کو صدیق عمر کو فاروق عثمان کو غنی علی کو مرتضٰے فاطمہ کو زہرا حسن کو مجتبےٰ حسین کو سید الشہداء بنایا جو نبیٔ مکرم اور رسولِ محتشم ہو جو فخرِ آدم و بنی آدم ہو جو کاشفِ اسرار لوح و قلم ہو ۔ جو ہادیٔ اعظم و ملجائے معظم ہو جسکے ابروئے چشم پہ مجرموں کی رہائی جس کی نگاہِ کرم سے قلوب کی صفائی ہو جو بقولِ اعلیحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۔

خالق کا بندہ خلق کا مولا ہو

اور جس کے حضور قلندر لاہوری یوں نذرانۂ عقیدت پیش فرمائیں کہ

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

یہ اُن کا انتہائے کمال ہے کہ مالکِ کل ہو کر فرما رہے ہیں کہ تسمہ نعلین بھی خداوند کریم سے طلب کرو اس لئے کہ کہیں میرے اختیار کو ذاتی نہ قرار دے دینا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ

Marfat.com

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ کہ عطا فرانے والا خدا ہے تقسیم فرمانے والا ہیں ہوں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم ٭ رزق اسکا ہے کھلاتے یہ ہیں
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر ٭ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رب کی خدائی میں انکی شادی ٭ جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
جب ماں اکلوتے کو چھوڑے ٭ آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
اسکی بخشش ان کا صدقہ ٭ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

(اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ)

کیا خیال ہے مُلّاں جی کا اِس بارے میں کہ خود صحابہ کہ جنہوں نے یہ حدیث شریف حضور علیہ السلام سے سُنی وہ خود حضور سے اِستعانت طلب کرتے رہے

بایں وجہ جنگل بیابان میں گم گشتہ راہ بیابان ہوکر حضرت سفینہ نے آن کو پکارا حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کی چشم مبارک شہید ہوئی انہوں نے ان سے استعانت طلب کی۔ ربیعہ بن کعب نے آپ سے مَرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّۃِ عرض کر کے رفاقت جنت طلب فرمائی۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین جو کہ پروردہ نگاہ رحمۃ للعالمین تھے ان کا بھی یہ ایمان تھا کہ۔ رب کی بخشش ان کا صدقہ ٭ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

Marfat.com

دفرمایاکہ اس کی عطا میری رضا پر موقوف ہے وہ مجھے دے گا اور میں بانٹوں گا، گو منافق جل کر خاک ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

جیساکہ اس نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ. منافقوں کو یہی بُرا لگا کہ مسلمانوں کو خدا اور اسکے رسول نے غنی کر دیا۔

قاسمی جی دوڑو کہ محمود الحسن دیوبندی و شبیر احمد عثمانی نے اولیاء اللہ کی امداد کو خدا کی امداد قرار دیدیا

الحمد للہ حدیث مذکورہ کا ترجمہ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ نکلا جب خدا سے مانگو اسے واجب الوجود معبود صفاتِ قدیمہ کا متحمل سمجھتے ہوئے مانگو لیکن جہاں تک استمداد انبیاء و اولیاء کا سوال ہے انہیں محبوبانِ الٰہی اور مظہرِ عونِ الٰہی تصور کرتے ہوئے مدد مانگنا یا پکارنا عین ایمان ہے نہ کہ شرک۔ بلکہ ان کی امداد اصل میں خدا ہی کی امداد ہے چونکہ یہ مستعان حقیقی کے مجاز یعنی پروردگار عالم کی طرف سے ہمارے مستعانِ مجازی ہیں ان سے طلب۔ اللہ سے طلب ہے۔ ان کی رضا اللہ کی رضا ہے۔ ان کی امداد دراصل اللہ ہی کی امداد ہے چونکہ یہ اس کی عطا کے سبب ہیں۔

(ترجمۂ قرآن مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی بر حاشیہ جناب شبیر احمد عثمانی زیرآیت إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ)

Marfat.com

معبود وہ جس کی عبادت کی جائے مگر ملاں جی نے حدیث شریف ۵ میں فقط دھڑے بندی کے لئے معبود کا معنی مشکل کشا کیا ہے

(حدیث شریف نمبر ۵) عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من مَّاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ جانتے ہوئے فوت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (یعنی مشکل کشا) نہیں وہ جنتی ہے۔

قاسمی جی اگر اللہ کو جاننا بغیر ماننے کے علامت دخول جنت ہے تو پھر قاسمی صاحب قرآن کریم نے جن کفار کے سلسلہ میں فرمایا ہے کہ محبوب آپ ان سے جب بھی دریافت فرماؤ گے کہ زمین وآسمان کا خالق کون ہے تو کہیں گے کہ سَیَقُوْلُوْنَ اللّٰہ۔ کہ اللہ۔ اگر اقرار باللسان سے جنت کا داخلہ میسر آسکتا ہے تو پھر کفار بھی جنتی ہوئے حالانکہ ایسا نہیں ہے معلوم ہوا کہ انکا اقرار باللسان کام نہیں آئے گا چونکہ اس کے ساتھ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ۔ یعنی تصدیق قلب کی شمولیت نہیں ہے یہاں یَعْلَمُ یُسَلِّمُ کے معنی میں ہے۔ کہ جب وہ اقرار باللسان کے ساتھ تصدیق بالقلب کر کے پھر فوت ہو تو

Marfat.com

جنتی ہے۔ پھر قاسمی صاحب نے معبود کا دوسرا معنی مشکل کشاء کیا ہے جو کہ
سراسر ایمان ودیانت کے خلاف ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو بھی مشکل کشا ہو
وہ معبود بھی ہو۔ گویا جس نے خداوندکریم کے علاوہ کسی کو مشکل کشا تسلیم کر لیا
اس نے اسکو معبود بھی تسلیم کر لیا تو

بقول قاسمی اشرفعلی تھانوی نے حضرت علی کو معبود مان لیا

پھر قاسمی جی ٹھہریئے ذرا اور یہ دیکھئے آپ کے حکیم الامت اور آپ کی
ملت کے مجدد جنکو آپ نے قطب الاقطاب فردالافراد تک قرار دیا ہے وہ
اپنے اُس شجرہ میں جو کہ بعد نماز فجر ہر روز پڑھنے کی تلقین کرتے رہتے تھے اس
میں یہ تحریر کیا ہے کہ

دور کر دل سے حجاب جہل وغفلت میرے اب ⁂ کھولدے دل میں در علم حقیقت میرے اب
ہادئ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

قاسمی صاحب اگر یقیناً آپ اپنی ہی والدہ کا دودھ شیر جان کرتے رہے
ہیں تو آپ نے جو حدیث نمبر ۵ کے ترجمہ میں معبود بمعنی مشکل کشا تحریر کیا ہے
یعنی جو اللہ کو مشکل کشاء جان کر مرا جنتی ہے اور جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور
کو مشکل کشا مانا وہ جہنمی ہے۔ یہ ترجمہ کسی محدث سے ثابت کیجئے ورنہ لعنۃ اللہ
علی الکاذبین پڑھ کر اپنے پر پھونک لیجئے۔ آپ نے تو یہ تصور کیا ہوگا کہ فقط اہلسنت
وجماعت ہی مسئلہ مذکور میں محبوبانِ الٰہی کو مشکلکشا باذن اللہ سمجھتے ہونگے
لیکن اب تو آپ کے گھر کی شہادت حاضر ہے اگر آپ کے فتاویٰ ٹھیک ہیں

Marfat.com

تو بیک قلم لکھ دو کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مشرک اور جہنمی ہے اور اگر وہ مولیٰ علی المرتضےٰ شیر خدا کو مشکل کشا تسلیم کر کے مومن متقی ، ولی وقطب مجدد ، عالم و عامل غرضیکہ سب کچھ ہیں تو پھر آپ کا فتویٰ بم اہلسنت پر ہی کیوں بمبارمنٹ کر رہا ہے یا تو آپ کا فتویٰ صحیح اور یہ عقیدہ غلط یا یہ عقیدہ صحیح اور آپ کا فتویٰ غلط بہر حال اب یہ فیصلہ امت دیوبندیہ ہی کے ذمہ ہے ۔

فقیر قاسمی صاحب کی طرف سے اس گورکھ دھندے کے حل کا منتظر رہے گا کہ وہ اپنے فتویٰ سے اشرف علی کو کافر بناتے ہیں یا اسکو مومن سمجھ کر اپنا کفر اپنے اوپر لوٹاتے ہیں ۔

الجھا ہے پاؤں قاسمی کا زلفِ دراز میں

لو خود ہی اپنے دام میں ظالم یہ آگیا

قاسمی صاحب نے سوچا تھا کہ چلو معبود بمعنی مشکل کشا کر کے تمام اہلسنت وجماعت کو جو کہ انبیاء و اولیاء میں یہ قدرت عطائیہ حادثہ تسلیم کرتے ہیں مشرک قرار دے کر انتشار وافتراق کی راہ پیدا کر کے مسلمانوں میں سرپھٹول کرانے ... موقع ہاتھ آجائے گا لیکن قاسمی جی شاید یہ بھول گئے کہ ابھی شمعِ رسالت کے پروانے موجود ہیں ابھی مملکت خداداد کے رکھوالے موجود ہیں اور یہ اپنے اتحاد کو کسی قیمت پر بھی پارہ پارہ نہیں ہونے دیں گے انشاء اللہ

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْمُنٰفِقِيْنَ ۔

Marfat.com

ردِّ شرک

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
تحقیق شرک ظلم عظیم ہے

قاسمی جی کے قلم نے حدیث شریف سے سنیوں حنفی بریلویوں کے اس عقیدہ کی مکمل تائید کردی کہ واقعی شرک ظلم عظیم ہے

حدیث نمبر ۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ. ثُمَّ قَالَ اَيُّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَالَ ان تزانى حليلة جارك فَاَنْزَلَ تَصْدِيْقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

(بخاری)

(ترجمہ قاسمیہ) عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے فرمایا تو اس خدا کا شریک ٹھہرائے جس نے تجھ کو تنہا بلا شرکت پیدا کیا۔ پوچھا اس کے بعد فرمایا کہ تو اپنے

Marfat.com

جگر گوشے کو اس خوف سے مار ڈالے کہ کہیں وہ تیرے ساتھ تیرے کھانے میں نہ شریک ہو جائے۔ اس نے کہا پھر اسکے بعد فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ آپ کے اس کلام کی تصدیق میں آیت ذیل بھی نازل ہو گئی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ۔ اس حدیث مبارکہ سے شرک جو بلاشک و شبہ سب سے بڑا گناہ ہے جس میں شرک اللہ کے علاوہ کسی مخلوق (خواہ وہ اپنی نوع میں کتنی ہی بڑی اور درجے کے لحاظ سے کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو) کو شریک کرنا یعنی اس میں خداوند کریم جیسی صفات ماننا یا اسکی ذات کو واجب الوجود جاننا اور اسے معبود ماننا ہے بوجہ اپنے اس شرک کے بہت بڑا ظالم ناپاک اور اسکا یہ فعل یعنی شرک ناقابل بخشش جرم ہے جیسا کہ خالق باری تعالے کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اللہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

تحقیق اللہ تعالے نہیں بخشے گا مشرک کو اور اسکے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا معلوم ہوا کہ شرک سب سے بڑا اور ناقابل بخشش جرم ہے اسلئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ

بیشک بیشک اشہد فعلی رسول اللہ پڑھنے والے دیوبندی قاسمی مشرک کی بخشش ہرگز ہرگز نہ ہوگی

(حدیث ۷) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَا تُشْرِکْ بِاللہِ شَیْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ۔ (رواہ ابن ماجہ)

Marfat.com

(ترجمہ قاسمیہ) ابو درداؓ سے روایت ہے کہ میرے سب سے بزرگ محبوب نے یہ وصیت فرمائی ہے کہ کسی کو اللہ تعالے کا شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہاری بوٹی بوٹی کردی جائے اور تمکو جلا کر خاک بھی کر دیا جائے۔

شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ گرامی کا منشا اظہر من الشمس ہے کہ وہ شخص جو کہ اللہ تعالے کے علاوہ اسکی صفات کسی غیر اللہ میں جاننے قولاً فعلاً یا عملاً پیدا کرے ایسے شخص کے خلاف جہاد کیا جائے اور یہ جہاد تازیست جاری رہے حتی کہ اس جہاد میں تمکو شہادت ہی کیوں نہ نصیب ہو جائے اور وہ شہادت خواہ بصورت آگ میں خاکستر کر دینے کے ہی کیوں نہ واقع ہو۔

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۵ جس سے کہ یہ ثابت ہوا کہ خود اشرفعلی اور انکے اشرفعلی رسول اللہ پڑھنے والے مرید اللہ کی بخشش سے محروم ہیں

حدیث شریف ۵:

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا مُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ رواہ ابن ماجہ

ابو موسیٰ اشعری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب میں اپنے بندوں کی طرف خاص طور پر توجہ فرماتا ہے اور سب کی مغفرت عطا کر دیتا ہے علاوہ مشرک اور کینہ پرور کے۔ جیسا کہ فقیر نے پہلے بھی حدیث ۳ کی شرح میں عرض کیا تھا کہ جو شخص بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی غیر مخلوق کو خواہ وہ مخلوق اپنی نوع کے لحاظ سے کیسی ہی اعلیٰ اور رتبے کے لحاظ سے کتنی بھی بالا و والا کیوں نہ ہو شریک ٹھہرائے وہ اہلسنت وجماعت سے خارج ہے اسکی بخشش کبھی نہ ہوگی۔ دیکھا اسی طرح اگر کوئی شخص خواہ وہ اپنے آپ غزالی زماں۔ رازی دوراں۔ محدث و مفسر و ادیب شہیر۔ فاضل بے نظیر اور مقرر دلپذیر ہونیکا دعویدار کیوں نہ ہو اگر توحید کی آڑ لیکر اپنے پیر و مرشد شیخ نجد کیطرح محبوبانِ الٰہی جو کہ اللہ تعالے کے مقرب اور صاحب تصرفات

Marfat.com

انبیاء ہے جو کہ یقیناً بخشش سے محروم ہی رہے گا۔

چونکہ حدیث مذکورہ کے آخر میں کینہ پرور کو بھی محروم دخولِ جنت فرمایا گیا ہے تو جو شخص انبیائے کرام اولیائے عظام کی عظمت و عزت سے کینے رکھے گا وہ کیسے جنت میں داخل ہو گا۔ فی زمانہ یہ قاسمی دیوبندی وغیرہ بھی شب برات کی برکتوں سے محروم ہیں اسلئے کہ مریدوں سے اشرف علی رسول اللہ پڑھاتے بلکہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے والوں کو صادق الیقین قرار دیتے ہیں حالانکہ ایسا شخص مشرک ہے۔

قاسمی جی کیطرف سے حدیث شریف ۹ نے خود قاسمی جی کے اِس عقیدے کی دھجیاں اڑا دیں کہ حضور مختار نہیں ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِیَ الْجَنَّۃَ وَبَیْنَ الشَّفَاعَۃِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ وَھِیَ لِمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

عوف بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پروردگار کیطرف سے ایک فرشتہ آیا اور اُسنے مجھے اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے اور چاہوں تو امت کیلئے شفاعت اختیار کروں۔ میں نے شفاعت کو پسند کر لیا ہے اور یہ ہر اس شخص کیلئے ہو کر رہیگی جو اس حالت پر مر جائے کہ کسی کو اللہ تعالے کا شریک نہ ٹھہرائے۔

الحمد للہ ہم خداوند قدوس کیطرف سے اس اختیار عطا فرمانے کی طرح دیگر اختیارات عالیہ جو کہ قدرت کیطرف سے حضور علیہ السلام کو تفویض ہوئے ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں دیگر اس پر بھی کہ جسطرح مذکورہ حدیث میں فرشتے کی زبانی یہ پیغام کہ جو تم چاہو وہی کرینگے کے ارشاد پر بقولِ اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ۞ خدا چاہتا ہے رضائے محمد

ایمان رکھتے اور حضور کی شفاعت باذن اللہ پر یقین محکم رکھتے ہیں اور ہمیں یقین کامل ہے کہ ہم گنہگاروں کی آپ یقیناً شفاعت فرمائینگے اور اسکے برخلاف وہ دیوبندی قاسمی رشیدی انبیٹھوی حرام

اختیارِ مصطفیٰ کے منکر اور اثر فعلی رسول اللہ پڑھ کر شرک فی الرسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں یقیناً جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

چونکہ ہم اہلسنت شرک سے ہمہ وقت بیزار اور توحید ربانی کے علمبردار ہیں اس لیے ہمیں یقین واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ بحرمت حبیب الاعلیٰ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی عقیدہ پر رکھتے ہوئے ہمارا خاتمہ بالخیر فرما کر ہمیں منہ ور بر حضور شفاعت سید الابرار عطا فرمائیں گے۔

لیکن قاسمی پیر اور ان کے ہمنوا جو کہ توحید کی آڑ میں شفاعت انبیاء و اولیاء باذن اللہ کے منکر و دیگر اختیارات انبیاء و اولیاء کہ جس کا ثبوت قرآن سے آرہا ہے اسکے منکر انبیائے کرام کو محض ایک بشر بتوں کی طرح مجبور محض اور یہ کہہ کر کہ وہ ہماری پکار نہیں سنتے ان سے بے مثل بتوں میں عیب پیدا کرنے والے اور جبر یہ کہ اگر ان کا کوئی مرید کلمہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اثر فعلی رسول اللہ پڑھے تو بلا چون وچرا شیطانی خواب رحمانی قرار دے کر مرید کو صادق الیقین اور پیر کو متبع سنت قرار دینے والے قیامت والے روز شفاعت نبوی سے محروم ہی رہیں گے اور اس دن ان کا پچھتانا کسی کام نہ آئے گا سچ کہا ہے کسی پنجابی شاعر نے کہ

جدوں کھیتی دا کچھ نہ رہیا نہ سکانہ رہیا
کس کم دُھپ سکاون والی کھیڑے لم مینہ ورہیا

او سدن قاسما سب ٹُٹ جاسی آکڑتے مغروری تیری
جس دن آکھسن احمد سرور نئیں تو امت میری

Marfat.com

قاسمی جی توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے اب بھی باز آ جاؤ توحید کی آڑ میں عظمت انبیاء و اولیاء باذن اللہ تعالے کا انکار کر کے عداوت انبیاء و اولیاء سے غیرت الٰہیہ کو جوش میں مت لاؤ کیا تم نے اس حدیث نبوی کو جو کہ صحیح بخاری کے جزو اول میں موجود ہے طاقِ نسیاں بنا دیا کہ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ ط جو میرے ولی سے دشمنی یعنی اس کی عزت و عظمت کا انکار اور میرے عطا کئے ہوئے تصرفات سے فرار اختیار کرتا ہے اور انہیں بتوں کی طرح ایک مجبور و عاجز شئے جانتا ہے وہ میری صدہا آیات اور میرے محبوب کے صدہا ارشادات طیبات سے منہ موڑتا ہے میں رب جبار و قہار ایسے ملاں مولوی ایسے خطیب و ادیب سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ قاسمی صاحب آئیے تکبر و نخوت سے منہ موڑ کر ان مقبولان بارگاہِ الٰہی کے نیاز مند بن کر قیامت والے دن شفاعت رسولِ پاک کے مستحق بن جائیے ورنہ اسدن شرمسار ہونا پڑے گا جس دن کو یوم قیامت کہتے ہیں پھر اس دن آپ کی شرمساری کسی کام نہ آئے گی۔

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف ہذا پر قائم شدہ عنوان وضاحت کر رہا ہے کہ اہلسنت و جماعت کا ہر فرد جنتی ہے کیونکہ اسکی موت شرک پر نہیں بلکہ توحید پر ہے

(حدیث نمبر ۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔

(ترجمہ قاسمیہ) حضرت ابن ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے خود سنا ہے کہ جو شخص شرک سے پاک وصاف مرجائیگا وہ ضرور جنتی ہوگا۔

حدیث شریف کا مفہوم ظاہر ہے۔ الحمدللہ ہم اہلسنت وجماعت کسی مخلوق کو خدا کا شریک نہ جانتے اور نہ مانتے ہیں اس لئے ہم یقیناً انشاء اللہ تعالےٰ ضرور جنت میں داخل ہونگے۔

سجدہ و تعظیم میں افتراق کا شرعی ثبوت

اور اس کی علیحدہ علیحدہ جزا وسزا کا مفصل بیان

حدیث شریف ۱ کی شرح کہ جس سے قاسمی جی نے تعظیم مقبولانِ بارگاہِ الٰہیہ سے روکنے کی سعی لاحاصل کی ہے

(حدیث شریف نمبر ۱) عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّھُمْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ

Marfat.com

لَهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ تَسْجُدَ لَكُمْ فَقَالَ لِيْ اَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمُرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ۔ (ابو داؤد۔ احمد)

(ترجمہ قاسمیہ) قیس بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مقام حیرہ میں پہنچا تو میں نے وہاں کے باشندوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ میں مقام حیرہ میں گیا تھا میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ آپ تو ان سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم میری قبر سے گذرتے تو کیا اسکو سجدہ کرتے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اب بھی مت کرو۔

اگر میں کسی کو یہ حکم کرتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو یقیناً عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں کیونکہ شوہروں کا اپنی بیویوں پر بڑا حق ہے۔

یہاں بھی قاسمی صاحب نے اس مقولہ کے مصداق کہ وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے یہ عنوان قائم کر کے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے گو مضمون حدیث بمعہ ترجمہ کے نقل کر دیا ہے لیکن شرائط سجدہ یا اقسام سجدہ جو کہ علمائے سلف و خلف نے بالصراحت کتب فقہ میں بیان فرمائی ہیں بیان تک نہیں کیں بلکہ آگے حسب عادت احادیث طیبات تحریر کر کے ان میں اپنی رائے کو داخل کر کے مجتہد عصر بننے کی کوشش ناکام کی ہے۔

Marfat.com

حقیقت میں صحیح بات تو یہ ہے کہ قاسمی بیچارہ میدان تصنیف و تالیف سے نا آشنا ہے۔ اس بیچارے کو چند ٹوٹے پھوٹے اردو یا پنجابی کے اشعار یا چند رٹے رٹائے جملے۔ اکابر علمائے اہلسنت کہ جن کی تمام حیاتِ طیبہ خدمتِ دینِ متین میں گذری ان پر سوقیانہ جملے۔ میراثیانہ پھبتیوں سے معجونِ مرکب چند وعظ یاد ہیں۔ یہی اسکا کل سرمایہ علم و تعلّم ہے اسکا ثبوت اسکے ایک جلسے کے سیمپل کی صورت میں ملاحظہ کیجئے۔

قاسمی صاحب کے ایک جلسے کا سیمپل

یہ دیکھئے کتنا وسیع میدان ہے۔ بجلی کی ٹیوبیں قطار در قطار چراغاں کے لئے موجود ہیں۔ سبیلِ حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حرام قرار دینے والوں نے ٹھنڈے پانی کا بھی بندوبست کیا ہوا ہے اور وہ لوگ جو کہ محفلِ میلاد میں بجلی کے چند قمقموں کو دیکھ کر چیں بچیں ہو جایا کرتے ہیں انہوں نے سٹیج پر رنگ برنگے قمقمے دو میکروفون دیگر لاوڈ سپیکر کے کئی ہارن بھی لگا رکھے ہیں نہ معلوم آج ان کے حکیم الامت اور رشید ملّت کے تمام فتاوے کہاں طاقِ نسیاں ہو گئے ہیں۔ شاید نہرو شاستری کی ارتھی کے ایندھن میں بطور نذرانۂ عقیدت نذرِ آتش نہ ہو گئے ہوں۔

آئیے پوچھئے تو سہی کہ جناب اگر آپ کہیں محفلِ میلاد میں بجلی کی چند ٹیوبیں یا چند قمقمے دیکھ لیں تو آپ کی شرک و بدعت کی کڑھائی میں فوراً ابال آ جاتا ہے اور پھر پنڈی و لائلپور سے لے کر کراچی تک کے کل اہلِ توحید کہلانے

Marfat.com

والوں کا پارہ شرک وبدعت جلال میں آکر ملک میں مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت کہ جس کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ کل اولیاء اللہ اس جماعت میں اور اسی مسلک کے ہوئے ان پر کفر و شرک کے فتووں کی بارش ہونے لگتی ہے آج وہ کونسا فتویٰ ہے جس کی رو سے یہ جلسہ اور اسکا کل اہتمام دیگر چراغاں کے لئے ایک دو نہیں بلکہ کئی بجلی کی ٹیوبیں قمقمے دو دو مائک لاؤڈ سپیکر کے آٹھ آٹھ ہارن جائز اور اصراف و تبذیر سے مستثنیٰ ہیں آیئے یہ قریب ہی ایک ماڈرن قسم کے مولوی صاحب جو کہ انتظامیہ کے ممبر ہیں ان سے دریافت کریں کہ حضرت آج آپ کے تمام فتاوے کہاں گئے جن کی رو سے یہ سب کچھ ناجائز و اسراف و تبذیر ہے۔ دریافت کیا تو کہنے لگے جناب یہ کوئی کھنیا کے جنم دن جیسی مشرکانہ محفلِ میلاد نہیں بلکہ یہ تو خالص اور خالص توحیدیوں کا جلسہ ہے۔ اس لئے یہاں جو بھی ہے ٹھیک ہے میں نے کہا جناب یہ کہاں کا اصول ہے کسی فعل کے فاعل دو اور فعل ایک ہی ہو تو وہی فعل ایک کے لئے جائز اور دوسرے کے لئے ناجائز ایک کے لئے عینِ توحید اور فاعل مواحد دوسرے کے لئے شرک اور فاعل مشرک ایک کے لئے سنت اور دوسرے کے لئے بدعت اور گناہ۔ صحیح تو یہ ہے کہ

تم جو بھی کرو ٹھیک ہے جائز و روا ہے
وہی گر سُنی کرے بدعت ہے ناجائز و گناہ ہے

کہنے لگے چھوڑو مولانا وہ دیکھو ہمارے مواحدِ اعظم ملاں ضیاء القاسمی صاحب سٹیج پر آگئے ہیں ملاں جی کی آمد پر جن کے ہاں نعرے ناجائز تھے انہوں نے خوب

Marfat.com

نعرے بازی کی۔ اب آیئے ذرا سنیئے تو بیان کیا ہوتا ہے۔

سٹیج سیکرٹری صاحب ایک ٹیڈی وضع قطع کے نوجوان ہیں جو کہ ان مولوی صاحب کے اکثر ہم رکاب ہوتے ہیں وہ تشریف لے آئے ہیں۔ اعلان سنیئے حضرات حضرت قاسمی صاحب تشریف لے آئے ہیں میں ان سے گذارش کروں گا کہ آپ سیرت نبوی پر بیان شروع فرمائیں۔

قاسمی صاحب نے عربی کے چند جملوں کے بعد سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیان شروع کر دیا بیان کیا ہے لیجئے آپ بھی سنیئے اور سر دھنیئے کہنے لگے کہ جناب یہ دیکھئے کہ۔

آ گئی حلوے کی تھالی ٭ مل جل کے ان سب نے کھالی
آؤ اب کریں قوالی ٭ صلوات اللہ علیک

(نہ معلوم کہ یہ سیرت النبی پر تبصرہ ہے یا کسی باورچی خانہ کی نقشہ کشی ہے) ٹھٹھے۔ تالیاں۔ قہقہے۔ واہ واہ کمال کر دیا۔ کمال ہو گیا۔ وعظ کیا ہے بس سیرت کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل تبصرہ ہے۔ نہ معلوم کہ بالآخر حلوے ہیں ناجائز چیز انہیں کیا نظر آتی ہے حالانکہ صحابہ سے ابن ماجہ شریف میں سرکار کا یہ ارشاد موجود ہے کہ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ مجھے حلوا اور شہد سے محبت ہے۔

(ابن ماجہ شریف ص ۲۴۶)

چلو سیرت کے تمام پہلوؤں میں سے ایک پہلو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرغوب غذائیں لیکن پھر اگر یہ حدیث پاک یا اس کی شرح بیان کرتے پھر بھی بات بن جاتی لیکن برا ہو حسد و بغض کا کہ جس نے ان کی مرغوب غذا سے منہ موڑ کر

Marfat.com

کوّے حلال کرائے۔ اس لئے کوّے خور مولویوں کی پارٹی میں مسلمانوں میں اتحاد اتفاق نہیں بلکہ انتشار کے پروگرام بنتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ بھلا ان بھلے مانسوں سے پوچھو کہ اے کوّے خور مولویو بتلاؤ کہ تم جو کوّے پر لڑتے جھگڑتے ہو بھلا یہ تو بتلاؤ کہ حلوا کوّے سے بھی برا ہے یہ کہہ کر کہ

آگئی حلوے کی تھالی ؛ مل جل کر سب نے کھالی
آداب کریں قوالی ؛ صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

اہلسنت کا تمسخر اڑانے والو تمہارا اپنا تو یہ حال ہے کہ

ہاتھ میں جب کوّا آیا ؛ لڑ جھگڑ کے تم نے کھایا
بعد میں نغمہ یہ گایا ؛ اندرا جی سَلَام عَلَیْکَ
گاندھی جی سَلَام عَلَیْکَ ؛ نہرو جی سَلَام عَلَیْکَ
لعنت اللّٰہِ عَلَیْکَ

قارئین یاد رکھیئے کہ

شرک ٹھہرے جسمیں تعظیم حبیب ؛ اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ؛ ذکر آیاتِ ولادت کیجئے
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا ؛ ذکر ان کا اپنی عادت کیجئے

(امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ)

قارئین کرام آپ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اجلاس کی کاروائی سماع فرمائی چونکہ خوراک سے عقل وجسم نشوونما پاتا ہے۔ اس لئے شارع علیہ السلام نے فرمایا کہ کوّا فاسق ہے لیکن جس کا ایسی بری چیز ہے کہ اگر یہ

Marfat.com

پڑجائے تو جاتا نہیں۔ قاسمی صاحب کو کچھ ایسا چسکا پڑا ہے کہ کوّے کھلتے اور ٹیں ٹیں کرتے جاتے ہیں پھر کوّا بڑا ڈھیٹ جانور ہے۔ پاک ناپاک کچھ نہیں دیکھتا۔ ٹیں ٹیں کرتا ہے۔ لوگ لاکھ سمجھائیں۔ چاہے کچھ بھی کریں اسکو ٹیں ٹیں سے غرض ہے چنانچہ کوّے کی طرح قاسمی صاحب نے مسئلہ مذکورہ میں کسی اصول کو بھی پیشِ نظر نہیں رکھا بلکہ ہر اصول کو چھوڑ کر صرف اپنی ہی رٹ رٹے جارہے ہیں کہ غیر اللہ کو سجدہ حرام ہے۔ نہ سجدہ کا معنیٰ نہ شرائط نہ اقسامِ سجدہ۔ غرضیکہ تمام ضروری اصولوں کو بالکل ہی طاقِ نسیاں بنادیا۔ قاسمی جی آپ کی حسب التحریر اگر صرف یہی مراد لیا جائے کہ ہر مرتکب سجدہ مشرک ہے تو کیا فرماتے ہیں ان ملائکہ کے متعلق جنہوں نے بحکم الٰہی سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔

دیگر کیا ارشاد ہے جناب کا سیدنا یعقوب علیہ السلام اوران کے کُل فرزندوں کے متعلق جنہوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ آپ کے عنوانِ بالا سے تو معاذاللہ ملائکہ اور انبیاء بھی دامن نہ بچا سکے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

قاسمی جی آپ اپنے مکتبۂ فکر میں واعظ جیسے بھی ہیں ہیں لیکن جہانتک علمی باتوں کا تعلق ہے یہ آپ کے بس کا روگ نہیں یہ کوئی اُردو یا پنجابی کے اشعار نہیں کہ جن کو توڑ مروڑ کر آگے پیچھے کر کے الٹا سیدھا مطلب نکال لوگے بلکہ یہ تو قرآن وحدیث کا معاملہ ہے جن کی تفسیر وتشریح ساڑھے تیرہ سو سال سے لے کر آجتک علماء حقہ کرتے آئے۔ کر رہے ہیں اور تا قیامت

Marfat.com

انشاء اللہ کرتے ہی رہیں گے۔ قاسمی صاحب اگر آپکو ایسا ہی تصنیف و تالیف کا شوق چرایا تھا تو آپ اپنے ان تمام عقائدِ باطلہ سے جو کہ آپ کو انگریز کا پس خوردہ کھانے والوں سے گٹی میں ملے ہیں ان سے توبہ کرتے پھر کسی عاشقِ رسول عالم و عامل مرشدِ کامل کے سامنے زانوئے ادب طے کرتے تو آپ کو پتہ چلتا کہ قرآن میں صاحبِ قرآن کی کیا شان ہے اور احادیث سے صاحبِ احادیث علیہ السلام کی کیا منشا ہے۔ کیا آپ نے مولانا روم علیہ الرحمۃ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا کہ

ہیچ چیزے خود بخود چیزے نہ شد
ہیچ آہن خود بخود تیغے نہ شد
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامے شمس تبریزے نہ شد
نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اب آپ علمائے سلف خلف مفسرین و محدثین خیر القرون کے مکاتیب و تصانیف سے سجدہ اور اسکے اقسام و شرائط اور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء مبارکہ کو ملاحظہ کیجئے۔

سجدہ صرف زمین پر پیشانی رکھنے کو کہتے ہیں

تعریف سجدہ:۔ زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔ بلحاظ لغت

Marfat.com

عاجزی و فرمانبرداری کے معنی میں آیا ہے۔

اقسامِ سجدہ: سجدہ اوپر دو قسم کے ہے۔ سجدہ تعبدی وسجدہ تعظیمی۔

سجدہ تعبدی یہ ہے کہ کسی کو اپنا خالق مان کر اسکے لئے جھکے۔ سجدہ تعبدی خدا کے علاوہ کسی اور کو کرنا شرک ہے۔ بلکہ تمام ادیان میں کبھی بھی جائز نہ ہوا۔ سجدہ تعظیمی سابقہ امم میں جائز تھا جیساکہ تفسیر خازن شریف میں اس کی صراحت موجود ہے۔

وَكَانَ سُجُوْدُ تَحِيَّةٍ وَتَعْظِيْمٍ لَا سُجُوْدَ عِبَادَةٍ كَسُجُوْدِ اِخْوَةِ يُوْسُفَ

یعنی سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کے لئے ملائکہ کا سجدہ سجدہ تعظیم تھا۔ سجدۂ عبادت نہ تھا۔ (تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۸۷ مطبوعہ مصر)

تفسیر شریعت میں فرماتے ہیں کہ سیدنا آدم علیہ السلام وسیدنا یوسف علیہ السلام کو جو سجدہ تھا وہ تعظیم تخلیق تھی نہ کہ عبادت چونکہ ملائکہ کو اللہ کریم نے حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں لہذا یہ امر الٰہی ہیں اگر غیر خدا کے لئے ہر قسم کا سجدہ مطلق کفر ہوتا تو خداوند کریم اسکا حکم نہ فرماتا اس لئے کہ کفر ہرگز مامور بہ نہیں ہوتا۔

لِاَنَّ سُجُوْدَ الْعِبَادَةِ لِغَيْرِ اللّٰهِ كُفْرٌ وَالْاَمْرُ لَا يَرِدُ بِالْكُفْرِ

یعنی سجدہ عبادت غیر اللہ کے لئے کفر ہے اور کفر ہرگز مامور بہ نہیں ہوتا۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۴۲۶)

تو اب یہ سوال ہے کہ پھر آدم علیہ السلام کو کونسا سجدہ ہوا۔ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

ان السجدة كانت لادم عليه السلام تعظيما له وتحية له كالسلام منهم عليه وقد كانت الامم السابقة تفعل ذلك كما يحي المسلمون بعضهم بعضا بالسلام۔

یہ سجدہ جو کہ آدم علیہ السلام کو ہوا یہ تعظیمی تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں دستور تعظیمی سلام ہے۔ (تفسیر کبیر)

کیوں جناب قاسمی صاحب امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جیسا مفسر قرآن تو اس موضوع پر کچھ لکھے تو اقسام سجدہ بالتفصیل و باصراحت لکھے اور آج آپ لکھیں تو صرف یہ عنوان کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ غیر اللہ کو سجدہ نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ نہ تعریف سجدہ تحریر کی اور نہ اقسام سجدہ۔ بس فتویٰ بازی شروع کر دی۔

جہاں تک ارشادِ نبوی علیہ السلام کا تعلق ہے وہ گل کے گل گنجینہ سدا بہار ہیں لیکن اگر کسی نے اپنا یہ وطیرہ ہی بنا لیا ہو کہ اپنے خاص عقائد کے ساتھ بظاہر جو احادیث ملتی نظر آئیں ان کو تسلیم اور اس کے ساتھ ہی اگر دوسری احادیث حدیثِ سابق کی شرح میں وارد ہوں اور دیگر علمائے خیر القرون نے بھی ایک حدیث کی دوسری حدیث سے مطابقت کی ہو تو صرف اپنے خاص مقصد و مخصوص عقائد کے لئے ان دونوں تطبیق شدہ حدیثوں میں سے ایک حدیث لے کر تفریق اور انتشار پیدا کرنا گویا مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ کے مصداق ہے۔

اور گویا یہ منکرانِ حدیثِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سند دینا ہے۔

Marfat.com

چونکہ وہ بھی تمہاری طرح صرف ان حدیثوں کو جوانکو اُنکے مخصوص نظریات کو حامل نظر آتی ہیں تسلیم کرتے اور باقی کے منکر ہیں۔

بحث سجدہ لغیر اللہ

قارئین کرام پر یہ امر بخوبی اظہر من الشمس ہو گیا ہوگا اگر سجدہ کو مطلق کفر و شرک قرار دیدیا جائے تو کیا گل کھلیں گے۔ لہذا علماء نے بالتصریح یہ فیصلہ فرمادیا کہ سجدہ دو قسم پر ہے سجدہ تعبدی اور یہ سجدہ ہر زمانہ میں غیر اللہ کے لئے مطلق شرک رہا۔ شرک ہے اور شرک رہے گا۔ لیکن ایک ہے سجدہ تعظیمی جو کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو ہوا اور اسی طرح حضرت یوسف علی نبینا علیہ السلام کو ہوا۔ بلکہ امام رازی نے تو یہ فیصلہ فرمادیا تعظیم کہ جس طرح ہمارے ہاں السلام علیکم تعظیم و توقیر کے لئے رائج ہے بعینہٖ اسی طرح ان کے سجدہ کی صورت میں تھی۔ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے صحابہ سجدہ تعظیمی غیر اللہ کو خواہ کوئی کسی نوع میں سے اور کتنا ہی الوالعزم کیوں نہ ہو بالکل ناجائز ہے مجھ سے قبل گو سجدہ تعظیمی جائز تھا۔ مگر اب وہ تعظیم السلام علیکم جیسی مبارک دعا کی صورت میں موجود ہے۔ لہذا ہماری شریعت میں ہر دو طرح کا سجدہ ناجائز ہے۔ حدیث مذکور کی شرح میں حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی ایسے جاہل پیروں کو جو اپنے آپ کو سجدہ کراتے ہیں مخاطب فرماتے ہوئے مرقوم فرماتے ہیں کہ

ف د اب کہیئے رحمۃ اللہ تعالے علیہ چونکہ حضرت قبلہ مفتی صاحب پچھلے سال وصال فرماچکے ہیں

Marfat.com

اس حدیث سے وہ جاہل پیر عبرت پکڑیں جو اپنے مریدین سے اپنے کو سجدہ کراتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ حرام ہوا تو کسی کو کیسے جائز ہوگا۔
(مرأت شرح مشکوۃ صفحہ ۱۰۲ جلد پنجم)

معلوم ہوا کہ اکابر علمائے اہلسنت وجماعت کسی زندہ یا وصال شدہ پیر یا پیر کی قبر کو سجدہ بالکل حرام قرار دیتے ہیں بلکہ اگر قاسمی صاحب نابینا نہیں اور ان کی آنکھیں صحیح وسالم ہیں تو مع اپنے چشمۂ مبارک کے سیدی وسندی یومی وغدی محدثِ اعظم پاکستان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے آستانۂ عالیہ یعنی جھنگ بازار آکر مع اپنی ذریت کے ملاحظہ کرلیں کہ گنبد شریف کے باہر ہی زیبِ سجادہ فاضل جلیل شیخ طریقت بدر شریعت جگر گوشۂ محدثِ اعظم پاکستان حضرت قبلہ صاحبزادہ پیر ابوالفیض محمد فضلِ رسول صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے یہ تحریر شدہ کتبہ لگا ہوا ہے کہ قبر پر سجدہ یا قبر کا طواف ہمارے اکابر علمائے اہلسنت وجماعت کی تحقیق کے مطابق ناجائز ہے بلکہ جو شخص بھی فاتحہ کے لئے آئے وہ قبر سے چار پانچ ہاتھ کے فاصلے پر ہٹ کر کھڑا ہو (یہ مفہوم ہے) اور مستورات کے لئے شدید قسم کی پابندی ہے۔ خادم دربار خانصاحب جو کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی حیات مبارک ظاہرہ سے خادم چلے آرہے ہیں اور پرانے دوستوں میں سے ہیں بڑی شد و مد سے ہر خلاف شرع حرکت سے ہر صغیر وکبیر برنا و پیر کو روکتے اور منع فرماتے ہیں۔

مگر دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

انھے نوں سیر کرایا سارا بازار پھرایا ؎ شام نوں جدا وہ گھر نوں آیا کہند اگلہ ن پٹھ

الحمدللہ فقیر نے قرآن وحدیث سے سجدہ مع اسکے اقسام اور پھر اس کی وضاحت خازن شریف وتفسیر کبیر جیسی معتبر کتب تفاسیر سے واضح کر دی اور یہ بھی معلوم ہوا ہمارے علماء کی طرف سے کسی زندہ یا وصال فرمودہ پیر کے لئے سجدے کا کوئی فتویٰ جو کہ سجدہ کے جواز پر مبنی ہو آجتک نہیں دیا گیا ہمارے مسلک میں ہر دو طرح کا سجدہ قطعاً ناجائز ہے البتہ دست بوسی شرعاً جائز ہے۔ چنانچہ اسکے لئے احادیث طیبات میں کافی جواز موجود ہونے کے علاوہ مخالفین کے گھر کے حوالے بھی فقیر پیش کرتا ہے۔

حدیث شریف: عن صفوان ابنِ عسّالٍ قال قال یهودی لصاحبه اذهب بنا الی هذ النبیّ۔ فقال له صاحبه لا تقل نبیٌّ انه لوسمعك لکان له اربع اعینٍ فاتیا رسول الله صلی الله علیه وسلم نسئله عن اٰیاتٍ بیّناتٍ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تشرکوا بالله شیئًا ولا تسرنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللهُ الا بالحق ولا تمشوا ببریٍّ الی ذی سُلطان لیقتله ولا تسحروا ولا تاکلوا الرِّبٰا ولا تقذفوا محصنۃً ولا تولوا للفرار یوم الزحف وعلیکم خاصة الیهود الا تعتدوا فی السبت قال فقبلا یدیه ورجلیه وقالا نشهد انّك نبیٌّ قال فما یمنعکم ان تتبعونی قال انّ داؤد علیه السلام دعاربّهٗ ان لّا یزال من ذریته نبیٌّ وان نخافُ ان تبعناك ان یقتلنا الیهودُ۔ (رواہ الترمذی وابوداود والنسائی)

روایت ہے حضرت صفوان بن عسال سے فرماتے ہیں کہ ایک یہودی اپنے

Marfat.com

ساتھی سے بولا مجھے ان نبی علیہ السلام کے پاس لے چلو ساتھی بولا کہ انہیں نبی نہ کہو۔ (سبحان اللہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کے دل بھی صداقتِ مصطفیٰ کی گواہی دیتے تھے مگر بُرا ہو حسد و عداوت و ضد و تعصب کا کہ یہ سرِ تسلیم خم کرنے میں سدِ راہ بنے رہے، اگر وہ سن لیں گے (معلوم ہوا کہ زمانہ نبوی کے یہودی تک اس بات کے قائل تھے کہ حضور دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں مگر آج قاسمی صاحب جیسے کئی فارغ دیوبند کلمہ شریف بھی پڑھتے جاتے ہیں اور سماعت نبوی کا انکار بھی کرتے جاتے ہیں، تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی پھر وہ دونوں حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کھلی نشانیوں کے بارے میں پوچھا۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی شئے کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نہ چوری کرو نہ زنا کرو۔ نہ ناحق کسی جان کو قتل کرو نہ کسی بے قصور کو حاکم کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کر دے اور نہ جادو کرو نہ سود کھاؤ نہ پاکدامن پر زنا کا بہتان لگاؤ نہ جہاد کے دن بھاگنے کے لئے پیٹھ پھیرو۔ اے یہودیو تم پر خصوصاً یہ بھی لازم ہے کہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نہ بڑھو۔ راوی فرماتے ہیں کہ تب ان دونوں نے تو حضور علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں چومے اور بولے ہم گواہ ہیں کہ آپ سچے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر تمہیں میری پیروی سے کونسی چیز روکتی ہے وہ بولے کہ داؤد علیہ السلام نے رب سے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں نبوت رہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ کی پیروی کریں تو ہم کو یہودی مار

Marfat.com

ڈالیں گے۔ ابوداود و نسائی۔

حدیث مذکورہ میں یہ لفظ کہ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ سے ثابت ہوا کہ بزرگوں کے دست کرم یا قدمانِ مبارکہ پر بوسہ دینا سجدہ میں شمار نہیں۔ ورنہ وہ آقا جو کہ فرما رہے ہیں کہ غیر خدا کو اگر سجدہ جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ خاوند کو سجدہ کرے لہذا اگر یہ دست بوسی و پابوسی بھی سجدہ میں شمار ہوتی تو حضور ان یہودیوں کو جو کہ ابھی اسلام بھی نہ لائے تھے اور کئی طرح کے کفر و شرک میں مبتلا تھے ان کو ضرور منع فرماتے مگر سرکار نے منع نہیں فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ دست بوسی و پابوسی منع نہیں بلکہ جائز ہے۔ لہذا قرآن کریم سنگِ اسود بزرگوں۔ یا والدین کے ہاتھ پاؤں چومنا باعثِ برکت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر حضور کے منبر شریف کو چوما کرتے تھے۔ معلوم یہ ہوا کہ بوسہ اور ہے سجدہ اور ہے۔ سجدہ مطلق حرام ہے اور بوسہ شرعاً جائز ہے۔ اور پھر بوسہ حضور علیہ السلام سے میت کے لئے بھی ثابت ہے۔

وھو ہذا:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَھُوَ مَیِّتٌ فَھُوَ یَبْکِیْ حَتّٰی سَالَ دُمُوْعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی وَجْہِ عُثْمَانَ۔ (رواہ الترمذی)

روایت ہے ام المؤمنین صدیقہ بنت صدیق عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی کی میت کو چوما اور آپ رو رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے آنسو عثمان کے چہرے پر پڑنے لگے۔ ثابت ہوا کہ علاوہ مرد کے کہ فوت شدہ بیوی یا بیوی کے

Marfat.com

کہ فوت شدہ مرد کو نہیں چوم سکتے۔ میت کو تعظیماً شفقتاً چومنا جائز ہے بلکہ ابن ابی شیبہ میں ہے کہ ابن عمر اپنا منہ آپ کی پیشانی پر رکھ کر رونے لگے۔ چومتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپ وہ ہیں جو زندگی میں بھی اچھے تھے اور بعد وفات بھی اچھے ہیں جسے نبی اللہ سے لگاؤ یا جس سے نبی اللہ کو لگاؤ ہو وہ دنیا اور آخرت میں اچھا کیوں نہ ہو۔

یاد رہے کہ یہ عثمان ابن مظعون بڑی شان والے ہیں صاحب ہجرتین و مہاجر صحابہ میں سے پہلے مہاجر صحابی ہیں جو مدینہ منورہ میں فوت ہو کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ید اللہ والے مبارک ہاتھوں سے ان کی قبر کے سرہانے پتھر گاڑھا دیگر آپ کو حضور علیہ السلام کے رضاعی بھائی ہونے کا بھی شرف حاصل ہے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَوْتَنَا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ ط آمین ثم آمین۔

اسکے علاوہ دست بوسی پر ادب المفرد میں یہ حوالہ موجود ہے۔

عَنْ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ فَقَبَّلْنَا یَدَہٗ۔

فرماتے ہیں کہ ہم نے سرکارِ دو عالم علیہ السلام کے نورانی دستِ کرم کو بوسہ دیا۔ (ادب المفرد للبخاری ص ۱۹۴)

دیگر صفحہ مذکورہ پہ حدیث نمبر ۲ بایں الفاظ صراحت کناں ہے۔

عن عبد الرحمٰن بن زرین قَالَ مَرَرْنَا الذبذۃ فَقِیْلَ لَھَا ھٰھُنَا سلمۃ بن الکوع فاتینہٗ فسلمنا علیہِ فَاَخْرَجَ یَدَیْہِ فَقَالَ

Marfat.com

بایعت بہا لکن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرج کفالہٗ ضخمۃ کانہا کفا لبعیر فقمنا الیہا فقبلنا لہا۔ (ادب المفرد للبخاری صفحہ ۱۹۴)

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ذرین سے روایت ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم ایک جماعت کے قریب سے گذرے تو ان سے کہا گیا کہ یہاں سلمہ بن اکوع ہیں تو ان کے قریب آیا اور انہیں السلام علیکم کہا۔ تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ نکالے اور کہا مکہ میں میں نے ان دونوں ہاتھوں سے سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ تو اسکے لئے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اس نے کھولی۔ گویا کہ وہ اونٹ کی ہتھیلی ہے تو ہم نے ان کے لئے قیام کیا اور ہم نے اسکو بوسہ دیا۔

حدیث مذکورہ بالا سے بزرگان دین حامیانِ دینِ متین وعاملانِ قرآنِ مبین کے ہاتھ پر بوسہ دینا صحیح ثابت ہوا۔

دیگر غواصِ بحرِ عرفانی۔ غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی قیومِ زمانی حضور قبلہ پیرانِ پیر دستگیر روشن ضمیر الشیخ سیّد عبدالقادر جیلانی گیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے دستِ کرم سے تحریر فرما گئے ہیں کہ

وان تعانقا وقبل احدھما رأس الاخر ویدلا وجہ البلاک والتدین جاذوا ما یقبل الغم فمکروہ۔ (فصل) لیستحب القیامُ لاما مالعادل والدین واھل الدین والورع واکرم النّاس واصلُ ذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل الی سعدٍ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فی شان اھل قریظۃ فجاءَ الی حمارٍ اقبل فقال رسول اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قُومُوا الٰی سَیِّدِکُمْ۔

(فصل) اور مستحب ہے کھڑے ہونا واسطے امام عادل و والدین و دیگر دیندار صالحین لوگوں کے اور جو لوگوں میں سے بڑا ہوا سکے واسطے اور اصل اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو حضرت سعد کی طرف بھیجا۔ اہل قریظہ کے کام میں تو حضرت سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سفید گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ آگے فرماتے ہیں۔

وَقَدْ وَرَدَتْ عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دَخَلَ عَلٰی فاطمۃَ عنہا قالت الیہ فاخذت بیدِہٖ وَقَبَّلَتْہُ واَجْلَسَۃٗ فِی مَجْلِسِھَا وَاِذا دَخَلَتْ علی النبیّ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ الیہا واخذ بیدھا وقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فی مجلسِہٖ وَقَدْ رُوِیَ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قال اذا جاءَکم کریم قومٍ فاَکْرِموہ۔ (بحوالہ ادب المفرد للبخاری ص۱۹۴) (غنیۃ الطالبین ص۳۲)

اور تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بنت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت سیدہ طیبہ عابدہ زاہدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاں تشریف لاتے تو سیدہ فاطمہ آپ کی طرف قیام فرماتی تھیں اور آپ کے دست کرم

Marfat.com

کو پکڑتیں اور اسکو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا حضور علیہ السلام کے پاس تشریف لاتیں تو آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیئے قیام فرماتے اور ان کے ہاتھ کو پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور نبی کریم علیہ السلام کی طرف سے روایت کیا گیا ہے کہ جب قوم کا بزرگ آئے تو اسکا ادب کرو۔

(ماخوذ از مقیاس حضرت علامہ محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مسئلہ:۔ فَتَقْبِیْلُ یَدِ غَیْرِہٖ مَاحُکْمُہٗ۔ کیا حکم ہے اپنے غیر کے ہاتھ کو بوسہ دینے کا۔

الجواب:۔ یستحب تقبیل ایدی الصالحین وفضلاء العلماءَ مستحب ہے صالحین وفضلاء وعلماء کے ہاتھ کو بوسہ دینا۔

(فتویٰ امام نووی صفحہ ۳۶)

بلکہ ادب المفرد میں امام ہمام مرکز الخواص والعوام نے ایک بڑی پیاری روایت نقل فرمائی ہے۔

عَنْ صُھَیْبٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا یُقَبِّلُ یَدَ الْعَبَّاسِ وَ رِجْلَیْہِ۔

(ادب المفرد للبخاری ص ۱۴۴)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے شیرِ خدا اسد اللہ حضرت جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے دستِ مبارک اور پیر مبارک کو بوسہ دیتے ہوئے۔

Marfat.com

قال ثابتؓ ادنی اضت النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم بیدك
قال نعم فقبلھا۔ (ادب المفرد للبخاری ص۱۴۴)

حضرت ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کیا کہ آپ نے رسولِ پاک علیہ السلام کے دست کرم کو چھوا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہاں تو حضرت ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ سبحان اللہ دیکھو کتنا پیارا عقیدہ ہے چلو جب کہ تم نے ان کے ہاتھوں کو چھوا ہے تو ہم تمہارے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں۔ کیا نورانی ماحول تھا کتنے پاکیزہ تخیلات تھے۔ (شاید اس لئے کہ اس وقت قاسمی اور غلام خاں جیسے ملاں نہیں تھے)

اسکے علاوہ بھی علمائے امت اور فقہائے ملت نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے لیکن کتاب کی ضخامت کے پیشِ نظر فقیر اسی پر اکتفا کرتا ہے امید ہے کہ قاسمی جی کے ذہن میں سجدہ واقسام سجدہ اچھی طرح نقش ہو چکا ہوگا۔

اور پھر سجدے میں سات شرطیں ہیں۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں پیر۔ دونوں گھٹنے۔ پیشانی مع ناک مع ارادہ کے کسی کے سامنے رکھ دینا یہ ہے سجدہ اسلئے علماء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کے پورے ارکان صحیح ادا نہ کرے تو ارشاد نبوی کے مطابق کہ جسطرح حضور نے ایسے جلد باز نمازی کو نماز لوٹانے کا ارشاد فرمایا اسی طرح نماز لوٹائی جائے گی۔ کیوں اس لئے کہ

Marfat.com

اس نے ارکان نماز کو ان کی پوری شرائط کے ساتھ پورا نہیں کیا پھر ارکانِ سجدہ پوری طرح ادا نہ ہونے پر آپ سجدے کا حکم کیسے لگا سکتے ہیں۔ عام علمائے امت بمع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین بلکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیدہ فاطمہ اور سیدہ فاطمہ کی طرف سے شارع علیہ السلام کے لئے قیام و دستِ کرم پر بوسہ کا ثبوت مفسرین و محدثین علماء و فقہا نے ثابت فرما کر جائز قرار دیا۔ تو آپ کسی مقبولِ بارگاہ الٰہی کے دستِ کرم یا ان کے قدم مبارک پر بوسہ دینے پر سجدہ کا حکم کیسے لگا دیں گے جب کہ یہ بوسہ و بلفظ دیگر یہ تعظیم و تکریم کہ خود شارع علیہ السلام صحابہ کرام تابعین تبع تابعین و اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت ہے کسی مقبول بارگاہ لم یزل کی تعظیم و تکریم کی خاطر دستِ کرم یا قدم مبارک پر بوسہ دینے پر شرک و بدعت کے گولے برسانے والے قاسمی جی صاحب بہادر۔

یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر
اپناؤ بیگانہ ذرا پہچان کر

ملاں جی ذرا اپنے گھر کی تو خبر لیجئے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے یہ دیکھئے کتاب کراماتِ امدادیہ مطبوعہ کتب خانہ ہادی دیوبند۔

اس میں لکھتے ہیں کہ نفاع بدوی کا قصہ بیان فرمایا کہ اسکو مجھ سے عقیدت و محبت تھی جب مدینہ منورہ کو قافلہ جاتا تھا اول وہ میرے احباب کو لیتا تھا بعد میں وہ دوسرے مسافروں کا متلاشی ہوتا تھا اور صاحبِ درد

Marfat.com

و نیک تھا۔ ایک مرتبہ مجھ کو مدینہ طیبہ لئے جاتا تھا اس نے حُدی شروع کی جس سے مجھ کو حقیقت حُدی کی معلوم ہوئی اور مجھ کو خوب مست کر دیا اور خود بھی مست ہو گیا نفاع کے باہم بدویوں میں ایک لڑائی ہوئی اسکے پاؤں میں گولی لگ کر اندر رہ گئی باوجود دوا و علاج کے اچھا نہ ہوا میرے پاس دعا کو کہلا بھیجا تھوڑے دن بعد وہ آیا اور میرا بہت عزو اکرام کرنے لگا کبھی دست بوسی کرتا تھا کبھی پابوسی میں نے اس شخص سے اس کی بیماری کا حال پوچھا جواب دیا کہ مجھ کو حالت یاس ہوئی آپ کی طرف ملتجی ہوا کہ آپ نے میرا پیر پکڑ کر دبایا اور گولی کو باہر پھینک دیا۔ صبح کو گولی خود بخود نکل گئی۔

(کرامات امدادیہ مطبوعہ ہادی کتبخانہ دیوبند یوپی ص۳۱،۳۲)

کیوں جی قاسمی صاحب کیا فتویٰ ہے جناب راولپنڈی والے ملاں جی کا اور کیا تصدیق ہے اس پر آپ جیسے بے نظیر مصنف و مقرر کی ادب و انصاف کا تقاضا کیا فرماتا ہے اگر دست بوسی و پابوسی بھی سجدہ میں شمار ہے تو پھر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ تم سب کے شیخ طریقت بدر شریعت الحاج قبلہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ و رضی اللہ تعالٰی عنہ پر آپ کا کیا فتویٰ ہے جنہوں نے بڑی خاموشی سے ہاتھ پیر چومواے اور بدوی نے چومے۔ جواہر القرآن کے فتوے سے تو نکاح باطل بدوی مشرک اگر آپ میں ایمان و دیانت موجود ہے تو فقیر آپ کی طرف سے مذکورہ بالا حوالہ کے جواب میں آپ کے فتویٰ کا انتظار کرے گا آیئے ایک حوالہ اور ملاحظہ کیجئے۔

Marfat.com

مرویات حکیم مقبول احمد صاحب مقیم تھانہ بھون

عرصہ تخمیناً پچیس ۲۵ سال کا ہوا ہوگا کہ جناب بھائی حافظ مقصود احمد صاحب خلف الصدق جناب حاجی احمد حسین صاحب مرحوم تھانوی نبیرۂ قبلہ حاجی صاحب واسطے حصولِ زیارتِ حرم شریف اور قدم بوسی حضرت قبلہ ممدوح کے تشریف لے گئے تھے۔ جس وقت مکہ پہنچے شوق زیارت جناب قبلہ دام فیضہ کی وجہ سے قافلہ سے علیحدہ ہوکر اس ارادے سے چلے کر سب سے پہلے حصولِ قدمبوسی کریں۔ چونکہ مکہ معظمہ دام شرفہا بہت بڑا شہر ہے اور زبان عربی وہاں پر بولی جاتی ہے۔ تقدیر سے محمد مقصود صاحب اثنائے راہ میں راہ دولتخانہ اعلیحضرت بھول گئے۔ اور جن جن صاحبوں سے راستہ دریافت فرمایا انہوں نے ہندی نہ سمجھی اور یہ عربی نہ سمجھ سکے بہت حیران و پریشان ہوکر مجبوراً اک محلے میں کسی پرانی مسجد میں جا بیٹھے وہاں ایک روز بے آب و دانہ آبدیدہ رہے دوسرے روز یا تیسرے روز مسماۃ رحیمن سقن نے جس نے پہلے بھی دو تین حج کئے تھے اور حضرت قبلہ سے بیعت تھی اور اب کی دفعہ محض زیارتِ حضرت قبلہ کے واسطے مکہ معظمہ گئی تھی۔ عرض کیا صاحبزادہ مقصود صاحب واسطے حصولِ قدمبوسی حاضر ہوا تھا یوم حاضری سے اسوقت تک اس کو نہیں دیکھا اس کی طبیعت تو اچھی ہے حضرت قبلہ نے فرمایا محمد مقصود کب آیا ہے عرض کیا یا حضرت ہمراہ قافلے کے آیا ہے۔ اشتیاق میں سب سے علیحدہ ہوگیا تھا کہ سب سے پہلے اپنے دادا صاحب قبلہ کی زیارت کروں گا۔ کیا

Marfat.com

اب تک حضور لامع النور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا حضرت نے سن کر صاحبانِ قافلہ سے اس امر کو دریافت فرما کر اسی وقت وضو فرمایا اور دو رکعت ادا فرما کر سر بسجود ہو کر نہایت زاری فرمائی جس وقت سر مبارک اٹھایا تو کسی خادم سے ارشاد فرمایا کہ فلاں محلہ کی فلاں مسجد میں جانب قطب کے اندر مسجد کے ایک لڑکا ایسی شکل کا چادر کھیس اوڑھے رو رہا ہے اس کے قریب پہنچ کر سلام کر کے کہدے تمہارے دادا نے تمہیں بلایا ہے۔ فوراً خادم وہاں پہنچا اور حضرت کا پیغام پہنچایا فوراً ہی محمد مقصود سجدے میں گرے اور سجدہ شکر ادا کر کے اٹھ کر ہمراہ اسی مقام کے ہو لئے۔

(کرامات امدادیہ صفحہ ۱۶ ناشر ہادی کتب خانہ دیوبند یوپی)

کیوں جی قاسمی صاحب آپ تو تقریروں میں فرمایا کرتے ہیں کہ ان بریلویوں کے کئی قبیلے اور کئی مدینے ہیں۔ گولڑہ شریف ان کا مدینہ کوٹ مٹھن ان کا مدینہ چورہ شریف۔ علی پور سیداں شریف یہ سب ان کے مدینے ہیں۔ جناب ہم تو مظہر جمالِ نبوی سمجھ کر اولیاء۔ اور مظہر کمال روضۂ رسول سمجھ کر ان کے مزارات پر حاضر ہوتے ہیں لیکن یہ دیکھئے کہ آپ کے دیوبندی مکہ شریف جا رہے ہیں اور نیت صرف پیر صاحب کی ہے نہ کہ مکہ مکرمہ کی بلکہ یہ سفر صرف اور صرف پیر کی قدمبوسی کے لئے ہو رہا ہے۔ زیارتِ مدینہ و گنبدِ خضریٰ کی حاضری بعد میں ہوتی رہے گی پہلے پیر کی زیارت کر کے شرفِ قدمبوسی تو حاصل کریں

قاسمی صاحب اب کہو کہ مدینہ سے پیر کا آستانہ ہم نے مقدم جانا یا دیوبندیوں نے پھر اگر یہ ناجائز اور شرک و بدعت فعل تھا تو حاجی صاحب

Marfat.com

علیہ الرحمۃ نے ایک بدعتی و مشرک کی تلاش کے لیئے دو رکعت نفل کیوں ادا کیئے اور پھر ایک خادم کو بدعتی اور مشرک کی تلاش کے لیئے کیوں بھیجا کہ جاؤ اسکو بلا لاؤ کیا اس لیئے نہیں کہ اُس نے قدمبوسی کی نیت کی ہوئی ہے لہذا آجائے اور میری قدمبوسی کرے۔ قاسمی صاحب لگائیے فتویٰ حاجی صاحب پر اب صرف دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا اپنے فتویٰ کے الفاظ جہنم رسید کیجئے یا پھر ان قدمبوسی کرنے کرانے والوں پر بھی فتویٰ کفر و شرک لگا دیجئے کیا فرماتے ہیں قاسمی جی صاحب بہادر۔

یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر

اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

اور ہاں ٹھہریئے نئی نویلی دلہنوں کی طرح منہ چھپا کر کدھر چلے ذرا دل سنبھالو کہ میری واری آئی کے مصداق) یہ دیکھو آپ کا مرثیہ جو کہ آپکے شیخ الہند نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے فوت ہو جانے پر پڑھا۔ ہم پر یہ طعنہ زنی کرنے والو کہ انہوں نے جگہ جگہ کعبہ و مدینہ بنایا ہوا ہے ہم نے اس کی وضاحت کر دی کہ ہم اولیاء کو مظہر جمالِ مصطفےٰ علیہ السلام اور ان کے آستانوں کو مظہرِ جمالِ گنبد خضریٰ سمجھ کر حاضری دیتے ہیں اور محبوبانِ بارگاہ الٰہیہ کے آستانوں پر طواف یا سجدہ کو ہمارے تمام علماء نے شرک کہا ہے لیکن ہمکو جگہ جگہ کعبہ و مدینہ کے طعنے دینے والو تم اپنی چھاتی میں بھی منہ ڈال کر دیکھو تمہارے شیخ الاسلام شیخ الہند وغیرہ کیا گوہر افشانی فرما رہے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ

Marfat.com

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے تھے اپنے سینے میں ذوق وشوق عرفانی

(شجرہ ص۹ مطبوعہ کتبخانہ اعزازیہ دیوبند مصنفہ محمود الحسن)

ہم مہجور مدینہ سے دور اہل اللہ کے آستانوں پر حاضر ہو کر ان کو یعنی اولیاء اللہ کو مظہر جمال مصطفیٰ علیہ السلام تصور کر کے دعا کے خواہاں ہوتے ہیں کہ حضرت دعا فرمائیے کہ

ہو سامنے روضے کی جالی وہ دن وہ مہینہ آجائے
یا قلب مدینے جا پہنچے یا دل میں مدینہ آجائے

لیکن آپ کے مولوی آپ کے مقتدی جیسا کہ پیچھے ثابت کیا گیا ہے کہ وہاں جا کر طوافِ کعبہ سے بھی قبل تلاشِ مرشد برائے قدمبوسی کے لئے سرگرداں رہتے ہیں اور گنگوہی صاحب جنہوں نے فتاویٰ رشیدیہ میں توحیدِ شیطانی کے جوش میں میلاد کو شرک و بدعت کی محفل قرار دیا ہے ان کے مریدوں نے تو کمال ہی کر دیا کہ جن کو بیت اللہ شریف میں حاضر ہو کر بھی حظِ ایمانی حاصل نہیں ہوتا جو کہ وہاں جا کر بھی حجرِ اسود کے نہیں بلکہ رشید احمد کی چوکھٹ کے متلاشی ہوتے ہیں جن کی نگاہیں جمالِ بیت اللہ سے سیر نہیں ہوتیں بلکہ گنگوہ کی بوسیدہ کوٹھڑیوں کی تلاش میں رہتی ہیں جن کو صفا و مروہ کی دوڑ و سنتِ ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے گنگوہ کی دوڑ میں زیادہ لطف و عرفان نظر آتا ہے وہ کعبۃ اللہ کی گلیوں میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

Marfat.com

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ !

جو رکھتے تھے اپنے سینے میں ذوق وشوق عرفانی

کعبۃ اللہ میں گنگوہ کا راستہ تلاش کرنے والو بتاؤ کیا یہی توحید باری اور عظمتِ کعبہ کی دلیل ہے کہ کعبۃ اللہ میں داخل ہوکر دل میں نقشہ گنگوہ لیے پھرتے ہو۔ ہاں ہاں بتلاؤ سینوں پر کئی کعبے بنانے کا الزام دینے والو تم وہ ہو جن کی کعبۃ اللہ جاکر بھی تسلی نہیں ہوتی اور اس انکارِ عظمتِ کعبہ کو تم ذوق وشوقِ عرفانی کی آڑ میں چھپائے پھرتے ہو۔

دل میں بتوں کا خیال ہے لب پہ خدا بھی ہے

کم بخت بُت پرست بھی ہے پارسا بھی ہے

اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ کُل دیوبندی قاسمی گنگوہی انبیٹھوی گنگوہ کو کعبے کا کعبہ سمجھتے ہیں۔ اعلیحضرت عظیم البرکت اس صدی کے مجدد برحق الشاہ احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اِس عاشقانہ شعر کو جو کہ مدینہ منورہ پہنچ کر آپ نے تحریر فرمایا جس میں کہ عشق رسول کی نمایاں جھلک نظر آرہی ہے آپ فرماتے ہیں کہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

اس شعر سے عظمتِ کعبہ کی توہین کا استنباط کرنے والو شرم شرم شرم جس نے کعبہ کو کعبہ بنایا جس نے کعبے کی راہ کعبے والے کا پتہ بتایا اگر کوئی عاشقِ رسول اس کے نورانی وعرفانی دیارِ مبارک کو کہ جس کی زیارت پر وجوبِ شفاعت

Marfat.com

کی سند ملے کہ حضور علیہ السلام خود فرمائیں کہ

مَنْ زَارَ تُرْبَتِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ

اگر اس پیارے کے دیار کو کعبے کا کعبہ ہونے کا شرف حاصل نہیں تو گنگوہ کس گنتی میں ہے کہ جس کی یاد میں دیوبندی گنگوہی قاسمی ملاں کو بیت اللہ شریف کی نورانی فضاؤں میں اور جنت کی ہواؤں میں بھی گنگوہ کی یاد ستا رہی ہے اور وہ گنگوہ گنگوہ کے نعرے لگاتا پھر رہا ہے۔ تعظیم کو سجدہ قرار دیکر سنیوں پر تبرا بازی سے باز آؤ ورنہ اپنے شیخ الاسلاموں پیروں مرشدوں پر بھی کفر و شرک اور بدعت کے فتوؤں کی بمبارمنٹ کرو تمہارے عقیدت مند کعبۃ اللہ جائیں مگر نیت قدمبوسی شیخ لے کر جائیں اور اگر یہ راہ بھول جائیں تو خود پیر برائے قدمبوسی ان کی تلاش کرائیں اور جن کو کعبۃ اللہ میں گنگوہ کی یادیں تڑپائیں۔

کیا فتویٰ ہے قاسمی صاحب آپ کا بیچ ان پیروں اور مریدوں کے بندہ آپ کی طرف سے ان حوالوں کے جواب کا منتظر رہے گا۔

نہ قلم ہی اٹھے گا نہ اقرار ہوگا
کہ قاسمی جی میرے آزمائے ہوئے ہیں

معلوم ہوا کہ ملاں جی کی طرف سے حضرت سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ والی حدیث سے مراد سجدہ ہے کہ جس کی اقسام بمع شرائط کے فقیر نے پہلے بالوضاحت تحریر کر دی ہیں۔ جہاںتک قدمبوسی یا پابوسی کا سوال ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ورنہ جس طرح حدیث مذکورہ جو کہ اربعین کی

Marfat.com

ترتیب سے بشمار حدیث نمبر ۱۱ ہے ہیں حضور علیہ السلام نے باالتصریح حضرت قیس بن سعد کو سجدہ کرنے سے روکا اسی طرح آپ ان یہو دیوں کو کہ جن کا ذکر حضرت صفوان بن عسال نے اپنی روایت میں کیا ہے جو آپ پیچھے ملاحظہ فرما آئے ہیں دست بوسی و پابوسی کرنے سے روک دیتے اور پھر خود حضرت عثمان بن مظعون کی میت کو بعد از وصال نہ چومتے اور ابن عمر یہ فخر یہ بیان نہ فرماتے کہ ہم نے سرکارِ دو عالم کے دست کرم کو بوسہ دیا ہے اور جس فعل کو حضرت سید نا پیران پیر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی نورانی تصنیف غنیۃ الطالبین میں، امام نووی نے اپنے فتاویٰ نووی میں، امام بخاری نے ادب المفرد میں سنت ثابت فرمایا اور خود نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بوسہ دست خاتونِ جنت اور خاتونِ جنت سے بوسہ دستِ رحمتِ عالم ثابت ہو تو اب اگر دست بوسی و پابوسی کو بھی سجدہ میں شمار کیا جائے تو مفتیٔ غلام محمد آباد و مفتیٔ راولپنڈی کا فتویٰ کیا گل کھلائے گا کس کس کو مشرک بنائے گا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

جسکو خالقِ کائنات نے اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن کہہ کر خود معلم اور اسکے متعلم ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہو اور جس نے ساتوں آسمانوں کو چیر کر حریمِ ناز کے پردے اٹھائے ہوں جس نے شبِ معراج نماز جیسی اہم عبادت کہ سجدہ جسکا ایک اہم رکن ہو بلا واسطہ غیرے خداوند کریم سے حاصل کیا ہو کیا اسکو یہ علم نہیں اور آپ کو ہے کہ سجدہ اور تعظیم میں کیا فرق ہے؟

قاسمی صاحب اور تو میں کچھ نہیں کہتا فقط اتنا ضرور عرض کرتا ہوں کہ

Marfat.com

بریں عقل و دانش بباید گریست

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ٭ اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

(اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاضل بریلی)

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف ۱۲ اور اس سے صداقتِ اہلسنت کا اثبات

(حدیث شریف نمبر ۱۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَتَی الشَّامَ فَرَاَی النَّصَارٰی تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِھَا وَاَسَاقِفَتِھَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَیِّ شَیْئٍ تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا ھٰذَا تَحِیَّۃٌ لِلْاَنْبِیَاءِ قَبْلَنَا نَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَصْنَعَ بِنَبِیِّنَا صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ اِنَّھُمْ کَذَبُوْا عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ کَمَا حَرَّفُوْا کِتَابَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَبْدَلَنَا خَیْرًا مِنْ ذٰلِکَ السَّلَامَ تَحِیَّۃَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ (رواہ احمد)

(ترجمہ قاسمیہ) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ شام تشریف لے گئے تو انہوں نے ملاحظہ فرمایا کہ نصاریٰ اپنے بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ یہ سجدہ کیوں کرتے ہو انہوں نے کہا ہم سے پیشتر نبیوں کے سلام کرنے کا طریقہ یہی تھا۔ میں نے کہا تو پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح سلام کرنے کے زیادہ حقدار سمجھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان

Marfat.com

لوگوں نے اپنے نبیوں کے سر پہ جھوٹ اسی طرح لگا دیا ہے جس طرح اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔ اللہ تعالٰے نے ہمکو اس سے بڑھ کر بہتر طریقہ عطا فرمایا ہے اور وہی طریقہ اہل جنت کے باہم سلام کا بھی ہے اور وہ ہے السلام علیکم۔

حدیث مذکورہ میں جس طرح سجدہ کرنا نصاریٰ کا طریقہ فرمایا ہے اسی طرح توراۃ وانجیل میں سے نعتِ مصطفٰے پڑھ کر نہ سنانا بلکہ چھپانا اسکو یہودیوں کا طریقہ فرمایا ہے بلکہ یہانتک کہ ان کو غیب کی خبریں دینے والا کہنے سے روکتے ہیں جیسا کہ آپ نے ماقبل حضرت صفوان بن عسال والی روایت میں لَا تَقُلْ نَبِیٌّ فَاِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْیُنٍ کے لفظوں سے کہ ان کو نبی (کہ جو نبا سے مشتق ہے اور نبیؐ صفت مشبہ کا صیغہ ہے کہ اسکا معنٰی ہے خبردار خبر رکھنے والا) نہ کہو اگر وہ سن لیں گے تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی۔ معلوم ہوا کہ نصاریٰ اپنے بڑوں کو سجدہ کرتے اور یہودی نبی کریم کو نبی تسلیم کرنا تو درکنار نبی کہنا بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ آج بھی جاہل پیر نماز روزے سے باغی دشمن خدا و رسول جو کہ پیر نہیں بلکہ درحقیقت پیڑ اور لباس خضر میں رہزن ہیں عوام کو گمراہ کرتے پھر رہے ہیں۔ اس لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

لباس خضر میں ہزاروں رہزن بھی پھرتے ہیں۔

جن کے نام اور کام خلافِ شرع۔ جن کا نعرہ خلاف شرع (نہ نیتیاں نہ قضا کیتیاں۔ اتریا سی بھنگ ڈوڈہ بنا لیا نماز روزہ) جیسی بھنگی چرسی بیہودہ خرافات بکتے پھرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ اُسی فتوٰی کے مستحق ہیں

Marfat.com

جوکہ ان پر مست بادۂ قیوم حضرت علامہ روم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ۔

کارِ شیطاں مے کند نامش ولی
گر ولی ایں است لعنت بر ولی

ہمارے نزدیک ولی وہ ہے جوکہ مسجد کا نمازی۔ میدان کا غازی عدالت کا قاضی اور مکے کا حاجی ہو۔ میری مراد اس سے یہ ہے کہ جوکہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ جیسے اسلام کے ارکانِ کبریٰ کا قائل و عامل ہو نہ کہ ان ارکانِ کبریٰ کا منکر و جاہل ہو۔ جس کی زیارت فیض بشارت سے قلب میں یادِ خدا موجزن ہو جائے جس کی توجہ سے آدمی غافل سے شاغل۔ جاہل سے عاقل۔ نادیدہ سے دیدہ ور ہو جائے جس سے آج کے مادی دور کا یہ غافل انسان خدا پرست اور مقامِ رسول کا متوالا اور شیدا ہو جائے۔

وہ جاہل پیر جو نماز روزہ سے منع کرتے اور خود سجدہ کراتے ہیں وہ درحقیقت نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں۔ چونکہ انہوں نے نہ تو کلمہ پڑھا نہ امتیِ مصطفٰے ہونے کا دعویٰ کیا اور جس طرح یہ جاہل پیر نصاریٰ سے بدتر ہیں اسی طرح وہ جاہل ملاں مولوی کہ جنہوں نے عظمتِ مصطفٰے سے عناد رکھتے ہوئے شانِ مصطفٰے کو چھپایا۔ جنہوں نے قرآن پاک میں سے صرف قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کو ہی موضوع بنایا اور پھر اپنے جیسا بشر اور بڑا بھائی مجبورِ محض قرار دیا اور قرآنِ کریم کی یہ نورانی و ایمانی آیت پاک کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ان کو نظر نہ آئی۔ اس طرح رب کریم کے اس مقدس ارشاد وَرَفَعْنَا

Marfat.com

لک ذکرک سے آنکھیں چرا کر محفلِ ذکرِ مصطفٰے پر کنھیا کے جنم دن جیسا ہونے کا فتویٰ لگایا۔ قرآن پاک نے ان کو والد قرار دیا لیکن ان قاسمی دیوبندی ملاؤں نے انہیں بھائی بنا کر ان کی ازواجِ مطہرات کو بھاوجیں قرار دے کر انکارِ قرآن کیا اور پھر انہوں نے مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ جیسی بین آیت قرآنیہ سے منہ موڑ کر تحذیر الناس میں یہ لکھ کر کہ بالفرض اگر بعد از زمانہ نبوی بھی کوئی اور نبی تسلیم کر لیا جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا" مرزائیوں کو اجرائے نبوت کا موقع فراہم کیا یہ کب مسلمان اور مسلمانوں کے بہی خواہ ہیں۔ جس طرح بزرگوں کو سجدہ کرنے اور کرانے والے جاہل اسی طرح مصطفٰے علیہ السلام کو صرف بشر کہہ کر عظمتِ مصطفٰے کو چھپانے اور بڑا بھائی لکھنے لکھانے والے بھی یہودی الحمدللہ ہم اہلسنت وجماعت نہ تو نصاریٰ کی طرح کسی غیر اللہ کے سجدہ وسجود کے قائل اور نہ ان یہودی صفت ملاؤں کی طرح عظمتِ انبیاء کے منکر بلکہ سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق دست بوسی علمائے عاملین ومشائخین کاملین کے عامل اور صبح ومساء بصورت درس وتدریس وعظ وتقریر تصنیف وتالیف عظمت انبیاء خصوصاً عظمت مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کے قائل وعامل ہیں۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَ

اَصْحَابِهِ الْاَكْبَارِ

اٰمِيْن ثُمَّ اٰمِيْن

Marfat.com

قاسمی جی کے قلم سے یہ ثبوت کہ تعظیم اور سجدہ دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں

قاسمی جی کی طرف سے پیش کردہ حدیث ۱۲ کا صحیح مفہوم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَآءَتْ اِمْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِیْ مَاحَقُّ الزَّوْجِ عَلَی الزَّوْجَۃِ قَالَ لَوْکَانَ یَنْبَغِیْ لِبَشَرٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ عَلَیْھَا۔ (سنن بیہقی)

(ترجمہ قاسمیہ) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوہر کا عورت پر کیا حق ہے۔ فرمایا اگر بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ جب خاوند گھر میں آئے تو اسے سجدہ کرے اس فضیلت کے سبب کہ جو اللہ نے اس پر رکھی ہے۔

یہاں سے بھی یہی بات ظاہر ہے کہ سجدہ حرام ہے اور سجدہ و تعظیم علیحدہ علیحدہ دو چیزیں ہیں چونکہ سجدہ سے تو حضور نے منع فرمایا اب یہ بات قابل غور ہے کہ اگر تعظیم بھی سجدہ ہی میں شمار ہوتی اور اس پر بھی وہی حکم ہوتا جو کہ سجدے پر ہے تو سجدے سے تو حضور نے منع فرمادیا تو گویا معاذاللہ حضور

Marfat.com

نے بیویوں کو خاوندوں کے عزو احترام سے بالکل ہی منع فرمادیا۔ معاذ اللہ منشائے حدیث یہ نہیں بلکہ وہی ہے کہ سجدہ اور تعظیم دو چیزیں ہیں۔ سجدہ چونکہ غیر اللہ کے لیے ناجائز ہے۔ اگر یہ جائز ہوتا تو اے بیبیو میں تمہیں حکم دیتا کہ بعد از خدا اپنے خاوندوں کو سجدہ کرو۔ چونکہ اس نے تم پر خاوندوں کو بہت بڑا درجہ عطا فرمایا ہے لہذا اب جب کہ ہر قسم کا سجدہ غیر اللہ کے لیے حرام ہے تو یہ مت کرو اور تعظیم و تکریم کرو چونکہ یہ جائز ہے اور اسی کا تم کو حکم ہوا اور پھر یہ کہ یہ تعظیم سجدے سے مستثنیٰ ہے۔

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف ۱۴ اور اس سے مذہب مہذب اہلسنت وجماعت کے صدق اور دیابنہ کے کذب کا بیّن ثبوت

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ وَصَالِحِیْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْهَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جندب رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا کہ آپ فرماتے تھے بغور سن لو

Marfat.com

تم سے پیشتر امتیں اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا کرتے تھے۔ دیکھو تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا میں تم کو اس حرکت کی سختی سے ممانعت کرتا ہوں۔

حدیث پاک اپنے مفہوم میں بیّن ظاہر ہے اور الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت کسی آستانے کو سجدہ گاہ نہیں سمجھتے بلکہ جب بھی وہاں حاضر ہوتے ہیں مسنون طریقہ کے مطابق فاتحہ پڑھ کر صاحبِ آستانہ کو ایصال ثواب کر کے ان سے اپنے حق میں دعا کے خواہاں ہوتے ہیں اور یہ اس اعرابی سے کہ جس نے آستانہ نبوی علیہ السلام پہ حاضر ہوکر سرکارِ اعظم کے دربار گوہر بار میں بعداز وصالِ نبوی بخشش طلب کی تھی اور مژدۂ بخشش پایا تھا ثابت ہے۔ دیگر حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالٰے عنہ کا مصیبت کے وقت دربار امام اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ میں حاضر ہو کر امداد چاہنا بھی عام کتب میں موجود ہے لہذا یہ حدیثِ پاک حاضریٔ آستانہ اولیاء دیگر وہاں جا کر ایصال ثواب یا ان سے دعاؤں کے خواہاں ہونے یا اپنی حاجات میں ان سے بوجہ مقبول بارگاہِ الٰہی ہونے کے توجہ فرمانے کی خواہش کے خلاف نہیں چونکہ یہ امورِ ثلاثہ حاضری یا ایصالِ ثواب یا ان سے اپنے لئے طلبِ توجہ یہ مفہوم سجدہ سے باہر ہیں اسلیئے بالکل جائز ہیں۔

Marfat.com

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف ۱۵ کہ جس سے مزاراتِ انبیاء کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعن ثابت ہے لہذا جو مزارات کو سجدہ گاہ بنائے وہ بیشک لعنتی ہے اسی طرح جو بعد وصال اِن انبیاء و اولیاء سے مایوس ہو جائے وہ بھی کافر ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرض میں فرمایا جس سے صحت نہیں ہو سکی کہ لعنت کی اللہ نے یہود اور نصاریٰ پر کیونکہ انہوں نے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ کریم انبیاء علیہ السلام کے آستانوں کو سجدہ گاہ بنانے سے محفوظ رکھے دیگر اس یہود و نصاریٰ والی افراط و تفریط سے کہ جو آج کے بعض جاہل مولویوں اور پیروں میں رائج ہے کہ جاہل پیر خود کو سجدہ کراتے ہیں اور جاہل مولوی شانِ انبیاء کو چھپاتے ہیں یہ یہود و نصاریٰ کی ہی وراثت ہے

Marfat.com

اس سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتے ہوئے ایمان پر خاتمہ بالخیر فرمائے آمین ثم آمین

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

مسئلہ بشریت بے مثل

برائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قاسمی صاحب کی طرف سے محض بشریت ثابت کرنے کے لئے تانا بانا یا تارِ عنکبوت

ابطزار العین حدیث شریف ۱۶، کہ جس سے حضور کی بشریت کے ساتھ مثلیت جس کے قاسمی دیوبندی دعویدار ہیں ثابت نہیں ہے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یَاْبُرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُہٗ قَالَ لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَتَرَکُوْہُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْہُ بِہٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ رَاْیٍ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ

(رواہ المسلم)

Marfat.com

حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں کو پیوند کرتے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیا کرتے ہو۔ عرض کیا کہ پیوند لگاتے ہیں۔ فرمایا اگر نہ لگاؤ تو بہتر ہوگا۔ لوگوں نے چھوڑ دیا (یعنی پیوند لگانا) پھر لوگوں کو نقصان ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا پیوند چھوڑنے سے بہت نقصان ہوا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تو بشر ہوں جب حکم دوں تمہیں کسی دینی کام کا تو اس پر عمل کیا کرو اور اگر اپنی رائے (امر دنیا کے بارے میں) دوں تو میں بشر ہوں۔

قاسمی صاحب نے حدیث شریف ۱۶ پر اپنی طرف سے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الشان رسول ہونے کے باوجود بشر تھے!

اور آگے عربی عبارت حدیث اور اسکا ترجمہ ہے اور اسکے بعد یہ صرف بشریت بشریت کی رٹ لگائی شروع کر دی ہے اور یہاں بھی یہودیوں کی طرح وہ احادیث کہ جن میں بشریت مصطفیٰ علیہ السلام کی نفی ثابت ہے یا جن سے حضور علیہ السلام کے نور ہی نہیں بلکہ نورٌ علیٰ نور ہونے کا ثبوت ملتا ہے چھپا کر یہودیوں کے پکے اور سچے نائب ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے۔

Marfat.com

فقیر قاسمی صاحب کو چیلنج کرتا ہے کہ ہمارے اکابر و اصاغر علمائے کرام ذی احترام کی کسی ایک تصنیف سے انکار بشریتِ انبیاء و خصوصاً انکار بشریتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کر کے منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ قاسمی صاحب جھگڑا صرف بشریت کا نہیں بلکہ مثلیت و اخوّت کا ہے جس کا کہ آپ کا دھڑا دعویدار ہے۔

ہمارا ایمان ہے ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح دوسری صفات میں مخلوق سے بے مثل ہیں اسی طرح اپنی صفتِ بشریت میں بھی بے مثل و بے مثال ہیں۔ ازل سے لے کر ابد تک ابتداء سے لے کر انتہا تک غوث۔ قطب۔ ابدال و ولی تو ایک طرف آپ کی بشریت سے کسی نبی کی بشریت بھی مماثلت نہیں رکھتی۔ یعنی بشر ہیں لیکن بے مثل بشر ہیں اور بشر ہونے کے ساتھ ساتھ بے مثل نور بھی ہیں۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن بتاتا ہے ایمان انہیں
ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ

(اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس کے برعکس قاسمی دھڑے کا ہر صغیر و کبیر مولوی حضور کے نور ہونے کا منکر اور اپنی مثل بشر ہونے کا مقر ہے۔ اور بڑی شد و مد سے قرآن و حدیث کے منشاء کے خلاف محبوبِ کبریا شاہِ ہر دوسرا مالک ارض و سما باعثِ

Marfat.com

لولاک لما اور شبِ اسراء کے دو لہا کو اپنی مثل قرار دے رہا ہے اور اپنے اس مسلک کو بڑے شد و مد سے بر سرِ اجلاس تحریرًا و تقریرًا پھیلاتے ہوئے اس میں دین کی بہت بڑی خدمت تصور کر رہا ہے۔ دیوبندی قاسمی رشیدی اور اشرفی انبیٹھوی وال بھچروی غلام خانوی مسلک کے وہ اکابر جن کو کراچی سے لے کر پشاور تک کے فرزندانِ دیوبند شیخ الاسلام خاتم الاولیاء۔ مجاہدِ ملت اور نہ جانے کیا کیا بنائے بیٹھے ہیں۔ یہ دیکھئے ان کے تصدیق و تائید شدہ شیخ الاسلام مولوی اسمٰعیل قتیل کی رسوائے زمانہ تصنیف تقویۃ الایمان کہ حقیقت میں جسے تفویۃ الایمان کہنا چاہیئے اسکے صفحہ ۹۲ پر اسمٰعیل جی یوں رقمطراز ہے کہ

کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں اختصار ہی کرو اس میدان میں منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو کہ کہیں اللہ کی جناب میں بے ادبی نہ ہو جائے۔

(تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع سعیدی صـ۹۲)

قارئین اس عبارت سے قبل اسمٰعیل قتیل صاحب نے ایک حدیثِ پاک مشکوٰۃ باب المفاخرہ سے نقل کی ہے۔ ممکن ہے قاسمی صاحب فرما دیں کہ چونکہ آپ نے وہ حدیث نقل ہی نہیں کی کہ جس سے یہ عبارت اخذ کی گئی ہے لہذا قارئین کو اس دھوکہ و فریب سے آگاہ کرنے کے لئے کہ حدیث مذکورہ سے یہ عبارت جو کہ اسمٰعیل صاحب قتیل نے اخذ کی ہے قطعًا اخذ نہیں ہوتی لیجئے فقیر وہ حدیث بھی یہاں نقل کئے دیتا ہے تاکہ اہل علم

Marfat.com

حضرات خود ہی انصاف فرمالیں تو لیجیے حدیث پاک ملاحظہ کیجئے۔

اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ فَطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ فَقَالَ السَّیِّدُ اللّٰہُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَکُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِکُمْ فَلَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ۔ (تقویۃ الایمان ص۹۳)

ترجمہ:۔ مشکوٰۃ شریف کے باب المفاخرہ میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ آیا میں بنی عامر کے ایلچیوں کے ساتھ پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا ہم نے کہ تم سردار ہو ہمارے سو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہے پھر کہا ہم نے بڑے ہمارے ہو بزرگی میں اور بڑے سخی ہو سو فرمایا خیر اسطرح کا کلام کہو۔ اس سے بھی تھوڑا کلام کرو اور تمکو کہیں بے ادب نہ کردے شیطان۔

فقیر نے الفاظ و ترجمہ بعینہ بلفظہ اسمٰعیل جی صاحب کی تقویۃ الایمان سے نقل کیا ہے۔ اب آگے انہوں نے اپنی طرف سے ف ڈال کر مندرجہ ذیل عبارت تحریر کی ہے کہ

کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بولو جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار کرو اور اس میدان میں منہ زور گھوڑے کیطرح مت دوڑو کہ کہیں اللہ کی جناب میں بے ادبی نہ ہو جائے۔

اللہ کی بے ادبی کی آڑ لے کر حضور نبی کریم کو بزرگ سے تشبیہ دے کر پھر یہ کہنے والو کہ بشر کی سی تعریف کرو بلکہ اس میں بھی اختصار کرو شرم کرو شاید

Marfat.com

قاسمی صاحب کو یاد نہ ہو قرآن کریم میں یہ مفہوم اس مکالمے سے نکلتا ہے جو شیطان لعین کا رب کریم کے ساتھ ہوا۔ رب کریم کے ارشاد پر تعظیم آدم علیہ السلام کے لئے (جو کہ اسوقت بصورتِ سجدہ جائز تھی) ملائکہ جھک گئے مگر ایک ابلیس اڑ گیا۔ رب کریم تبارک وتعالےٰ نے فرمایا کہ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ۔ فرمایا کہ اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا۔ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ بولا مجھے زیب نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۝ فرمایا کہ تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے۔ وَاِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اور تحقیق قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔ معلوم ہوا کہ مخلوق میں نبی کو بشر کہنے والا سب سے پہلا شیطان ہے۔ اب بھی جو کوئی نبی کو ہمسری مثلیت واخوت کے لئے بشر کہے وہ غلام الشیطان ہے اور اسکا انجام بھی شیطان جیسا ہوگا۔ غرضیکہ شیطان نے محض بشریت کو دیکھا نبوت وخلافت عزت وعظمت کو نہ دیکھا اور وہی الفاظ جو کہ خالق کائنات نے بوقتِ تخلیق آدم علیہ السلام استعمال فرمائے تھے کہ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں بشر کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے تو شیطان نے بھی یہی لفظ دہرائے مگر خالق کائنات نے جنت

Marfat.com

سے نکال دیا اور لعنت کا ہار زیبِ گلو کرا کے راندۂ درگاہ فرما دیا۔

(پ ۱۴ سورۃ الحجر)

شیطان نے آدم علیہ السلام جیسے بزرگ کی شان میں زبان کو کتنا سنبھالا کہ جو بشر کی سی تعریف تھی وہی کی اور وہ بھی ان ہی لفظوں میں کی کہ جو خود رب باری کے تھے تو اسکا جو حشر ہوا آپ نے ملاحظہ فرما لیا حالانکہ اس نے اس میں تمہاری طرح اختصار کہ جو درحقیقت تمہارا ہی حصہ ہے وہ بھی نہیں کیا لیکن وہ پھر بھی بحکم خدا راندۂ درگاہ ہو گیا پھر جو تمہاری طرح اختصار بھی کرے اسکا ٹھکانہ خدا جانے کہ کہاں ہو۔

اب یہ فرمایئے قاسمی صاحب کہ اسمٰعیل دہلوی کہ جنکو آپ مواحدِ اعظم جانتے اور مانتے ہیں ان کا کیا حال ہوا ہوگا جب کہ وہ شیطان سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر یہ فرما رہے ہیں کہ بشر کی سی تعریف کرو سواس میں بھی اختصار کرو فیصلہ قارئین اور قاسمی صاحب پر ہی منحصر رکھتا ہوں چونکہ

گر میں تحریر کروں گا تو شکایت ہوگی

قاسمی صاحب جھگڑا البشریت کا نہیں بلکہ اس میں بھی اختصار و اخوت و مثلیت کا ہے جہانتک شانِ انبیاء کے بیان کا تعلق ہے۔ اسمٰعیل صاحب نے منہ سنبھال کر بولنے کا مشورہ دیا ہے اور اللہ کی بے ادبی کی آڑ لی ہے یہ دیکھئے ان کی شان اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن میں خود بیان فرماتے ہیں۔
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور عزت اللہ کے اور اسکے رسول کے اور مؤمنین کے واسطے ہے۔ اسمٰعیل کے چیلو بتاؤ جس کے ادب کی آڑ لیکر

نبوت و رسالت کی عزت و عظمت خُلّت و شرافت کو چھوڑ کر صرف بشریت بلکہ اس میں بھی اختصار کا مشورہ دے رہے ہو وہ خدا تو فرما رہا ہے کہ تعظیم فقط میری ہی نہیں بلکہ جسطرح میری معبود ہونے کے لحاظ سے کرتے ہو ان کی محبوب ہونے کے لحاظ سے کرو۔ اور ان کے غلاموں صحابہ۔ تابعین تبع تابعین۔ غوث۔ قطب ابدال و اوتاد بلکہ عام مومنین کی تعظیم ان کے محبوب ہونے کے لحاظ سے کرو رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

۱ :۔ یہ وہ محبوب ہیں کہ جن کے مکھڑے کو طٰہٰ یعنی چودھویں رات کے چاند سے بھی اعلیٰ فرمایا گیا ہے۔

۲ :۔ دوسری جگہ جن کے چہرۂ جانفزا کو وَالضُّحٰی کہہ کر یاد کیا گیا ہے۔

۳ :۔ جن کی زُلفِ عنبریں کو قرآن پاک نے وَاللَّیلِ اِذَا یَغشٰی سے تشبیہ دی ہے۔

۴ :۔ جن کے ساتھ نبوت نے ایسی مہر و الفت کی کہ رب کریم نے انہیں خاتم النبیین فرما کر ان کے وجود با جود پر نبوت ہی ختم فرما دی۔

۵ :۔ جن کے خُلقِ مبارک کی قرآن کریم نے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم کہہ کر دھوم مچائی ہو۔

۶ :۔ جس کی جائے ولادت کی خالقِ کائنات نے لَآ اُقسِمُ بِھٰذَا البَلَدِ کہہ کر قسم بیان فرمائی ہو۔

۷ :۔ وہ نبی کہ جن کی حضوری اور رابطۂ اُمت کے سلسلہ میں اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالمُؤمِنِینَ مِن اَنفُسِھِم کہہ کر قرآن نے نذرانہ عقیدت

Marfat.com

پیش کیا ہو۔

۸ : ہاں ہاں وہ نبی کہ جسکو عطا فرمانے میں اپنی مرضی نہیں بلکہ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی فرما کر رب تعالٰے نے اپنی عطا کو اس کی رضا پر موقوف فرمایا ہو۔

۹ : اور وہ نبی جن کی شان میں نوریوں کا سردار سیدنا جبرائیل علیہ السلام مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ کے ہار سدا بہار گوندکر لائے۔

۱۰ : اور ہاں بیشک وہ نبی کہ جن کو رب کریم نے وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی فرما کر ستارے سے تشبیہ دے کر یوں قسم بیان فرمائی ہو کہ قسم ہے مجھے چمکتے ستارے محمد پیارے کی۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

(اعلیحضرت رضی اللہ تعالٰے عنہ)

۱۱ : سبحان اللہ وہ محبوبِ دلنواز کہ جس کو رب العٰلمین نے رحمت اللعٰلمین بنایا ہے۔

۱۲ : ارے وہ نبی کہ جس کی نسبت سے فَلَا وَرَبِّكَ کہہ کر رب کریم فرمائیں کہ محبوب مجھے قسم ہے اپنی معرفت تیری صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۳ : اور وہ نبی جس کو اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِیْمُ نے وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمُ قرار دیا ہو۔

۱۴ : وہ نبی کہ جس کو اِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ کہلوانے والے نے اِنَّهٗ لَقَوْلُ

Marfat.com

رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ہ فرمایا ہو۔

۱۵ :۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کو وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ہ والی شان والے نے وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا ہ والی شان والا بنایا ہو۔

۱۶ :۔ اور ہاں وہ نبی کہ جس کی تقریر پُر تنویر کو وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی فرما کر اپنی تدبیر قرار دیا ہو۔

۱۷ :۔ جن کے دستِ کرم کو یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فرما کر اپنے ہی دستِ کرم قرار دیا ہو۔

۱۸ :۔ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا فرما کر جن کی مشیت وارادے سے تبدیلی قبلہ معرض وجود میں آئی اور کعبہ شریف قبلہ دوم بنا دیا گیا ہو۔

۱۹ :۔ اور وہ آقا جس کی حاکمیت کا اقرار کئے بغیر ایمان مکمل نہ ہو خالق کائنات فرمائے کہ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ تمہارا ایمان اسوقت تک ناقابلِ تسلیم ہے جب تک کہ تم زندگی کے ہر پہلو میں حضور کے احکام پر عمل کرتے ہوئے انہیں حاکم تسلیم نہ کرو۔

۲۰ :۔ اور پھر حاکم وسردار بھی ایسا کہ جسکو تمام انبیاء نے سردار تسلیم کیا ہو اور جس کو خود خداوند کریم فرمائیں یٰسٓ اے سردار۔

اس کے اس کمالِ عجز وانکسار پہ جو!۔ اس نے حدیث مشکوٰۃ باب المفاخرہ میں فرمایا ہو ف کا اضافہ وہ بھی اپنی طرف سے کیا جائے اور پھر یہ تحریر کیا جائے کہ ان کی تعریف بشر کی سی ہو بلکہ اس میں بھی اختصار ہو کیا یہ نبوت سے فرار اور حبیبِ کبریا علیہ السلام سے کھلی کھلی بغاوت اور ان کی اس عزت

Marfat.com

وعظمت کا کہ جوان کو ان کے رب کریم نے عطا فرمائی انکار نہیں اور ان بینٖ آیاتِ قرآنیہ کے علاوہ ہزار باوہ آیاتِ قرآنیہ نہیں نہیں بلکہ یہ تمام قرآن سے منہ موڑ کر بشر بشر کی رٹ لگانا اور بے مثلیت کو چھپانا یہودیانہ فعل نہیں قرآن جس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو۔ ہر نبی علیہ السلام جبکا وصف و مدح خوان ہو سیدنا جبرائیل امین جو کہ رسل ملائکہ میں سے ایک رسول اور سید الملائکہ ہیں بمع تمام ملائیکہ کے نعت خوان ہوں جس کی آمد پر کفر سرگرداں اور شیطاں حیران و پریشان ہو جو حریم ناز کبریا میں بے حجابانہ آنے جانے والے اور وہاں سے قرآن پاک جیسا نسخہ کیمیا لانے والے ہوں ان کی لطیف بشریت سے یہ کثیف بشریت کیا نسبت رکھتی ہے۔

بشر ضرور ہیں پر داخلِ انام نہیں
شمار دانۂ تسبیح میں امام نہیں

قاسمی صاحب آپ نے اربعین کے صہ۱۹ سے کر صہ۲۳ تک جو احادیث نقل فرمائیں ان صفحات میں سے کسی ایک صفحہ پر ان احادیث کے بعد جیسا کہ آپ نے کچھ صفحات پر طرز استدلال سے اپنے مدعا کی وضاحت کی ہے کہیں بھی یہ وضاحت نہیں کی کہ حضور بشر ہیں لیکن بے مثل بشر ہیں۔ مگر یہ تو تب تحریر ہوتا جب کہ آپ کا یہ ایمان ہوتا۔ چونکہ آپ اور آپ کے اکابر کے بشر بشر کی رٹ لگانے سے جو مراد ہے وہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی تقریظ و تصدیق شدہ کتاب اَلْبَرَاہِیْنُ الْقَاطِعَہ ۱۳۸۲ھ کی اشاعت سے منظرِ عام پر آ چکی ہے۔

Marfat.com

کہ آپ یا آپ کے اکابرین نے حضور پر نور علیہ السلام کو کیا سمجھا ہے۔
آپ نے کلمۂ پاک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے کے باوجود
نبی کریم کو اپنا نبی نہیں بلکہ بھائی قرار دیا ہوا ہے اور یہ کلمہ تو آپ بطور حلف
اپنے عقیدہ کی پختگی کے لئے شاید پڑھتے ہیں ورنہ آپ جس کا کلمہ پڑھ کر
مسلمان کہلوانے کے مدعی ہیں اگر آپ سچے اور پکے مسلمان کی طرح کلمہ
پڑھتے تو پھر وہ نبی کہ جسکو قرآن نے تمام امت کا روحانی باپ قرار دیا ہے
اور جس کی ازواج مطہرات کو وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھَاتُھُمْ فرما کر مومنوں
کی مائیں قرار دیا ہے اس روحانی باپ کو اپنا بھائی اور اس کی ازواج مطہرات
کو اپنی بھاوجیں قرار نہ دیتے۔ دیکھئے قاسمی صاحب یہ ہے براہین قاطعہ
اس میں تمہارے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صاحب آنجہانی تحریر کر
گئے ہیں کہ

پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلافِ
نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق کہتا ہے و دوت امی قد رایت
اخوانی۔ (براہین قاطعہ صہ ۳ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

یہ وہ رسوائے زمانہ کتاب ہے جس کے صہ ۱۵ پر یہ تحریر بھی موجود ہے
کہ الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط
زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے
ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو
یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔

Marfat.com

کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ صہ۵۱ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

بلکہ مسلمانوں حیا وایمان ۔غیرت ودیانت کا جنازہ نکل گیا اور مجھ کو تو ان مذہب و ملک دشمن دیوبندیوں یا دیوبند کی حیات مستعار یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کچھ ہے تو وہ (ت) ہے اس سے ماقبل کے حروف کو شاید دیوبند ہضم کر چکا ہے کہ یہ دیوبند میں بالکل جنس نایاب بن چکی ہے چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ ان کے قبیلے کے ایک چیلے چیلائے اور منڈے منڈائے لمبوترے چیلے چانٹے کا یہ شعر انہی پر صادق آتا ہے۔

میں نہیں کہتا کہ فلاں ابن فلاں گستاخ ہے
اس قبیلے کا ہر اک پیر وجواں گستاخ ہے

جہانتک سیاسیات کا تعلق ہے مجھے اس سے غرض نہیں وہ سیاست جانے یا سیاست دان جانیں لیکن اتنا پتہ ضرور ہے کہ تقسیم ملک سے پہلے جب جناب محمد علی جناح بانی پاکستان نے پاکستان کے لئے اپنے تن من دھن ہر چیز کی بازی لگائی ہوئی تھی اور جب کہ انگریز جیسے مذہب دشمن اس ملک پر مسلط تھے اسوقت جب کہ بقول قلندر لاہوری ہمارا یہ نعرہ تھا کہ جس کو آج بھی ہم نے لائحہ عمل تصور کیا ہوا ہے کہ

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں (قلندر لاہوری)

Marfat.com

اسوقت ان قاسمیوں احراریوں رشیدیوں نے بمع اپنی تمام ذریت کے قائدو بانی پاکستان کی پوری شد و مد سے مخالفت ہی نہیں کی بلکہ بقول جسٹس منیر صاحب سابقہ جج ہائیکورٹ کی رپورٹ کے ان لوگوں نے جناب محمد علی صاحب جناح کو قائد اعظم نہیں بلکہ کافر اعظم تک کہدیا تھا۔ جہانتک تحریک پاکستان کے ساتھ دیوبند یا اسکے بانیوں یا تلامذہ کے تعلق کا سوال ہے اس سلسلہ میں بھی اگر فقیر نے عرض کیا تو طبع نازنین پر بار گراں ہوگا لہذا اس سلسلہ میں بھی فقیر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ مصور پاکستان و مفکر قوم اقبال مرحوم کی شہادت گوش گزار کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ ۞ ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
بمصطفےٰ برساں خویش کہ دیں ہمہ اوست ۞ اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است

تحریک پاکستان کے وقت حسین احمد مدنی۔ فضل الرحمان لدھیانوی۔ ابوالکلام آزاد دہلوی۔ یہ دیوبندی مسلک کے مولوی و اُن کے دیگر ہمنواؤں نے کانگرس کا ساتھ دیا۔ چنانچہ بجنور ضلع سہارنپور میں جب مسلم لیگ ہاری تو کانگرس کی طرف سے مولوی حسین احمد مدنی صدر دیوبند کے نام ۷۰۰ سات سو روپے کا منی آرڈر ایک مسلم لیگی کلرک نے پکڑ لیا جس پر مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر روزنامہ زمیندار نے حسین احمد صدر دیوبند سے مخاطب ہوکر ایک نظم

Marfat.com

لکھی۔ وھو ھذا۔

اسلام کو نہ مفت میں بدنام کیجئے ؛ حجرے میں جا کے بیٹھیئے آرام کیجئے
چوکھٹ پہ جا کے گاندھی کی سر کو جھکائیے ؛ در درصا میں یا پرستشِ اصنام کیجئے
تشقہ جبیں پہ کھینچیئے زنار ڈال کر ؛ مندر میں دیوتاؤں کو جے رام کیجئے
غداریٔ وطن کا صلہ سات سو فقط ؛ ایماں ہی بیچنا ہے تو مستانہ کیجئے
بھرنا ہی پیٹ ہے تو طریقے ہیں اور بہت ؛ دو روٹیوں پہ قوم کو بیچا نہ کیجئے
شائستگی سے دیجیئے گر بن سکے جواب ؛ ورنہ ابھی سے مشق تبرا نہ کیجئے

(روزنامہ نوائے وقت ۴ نومبر ۱۹۴۵ء لاہور)

دیگر یہی مولوی ظفر علی صاحب شورش کاشمیری کے ممدوح اور قاسمی صاحب کے شاہ جی عطاء اللہ بخاری کی امروہہ ہندوستان کی تقریر کو یوں تحریر فرماتے ہیں (احرار کی شریعت کے امیر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے امروہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سور ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔ (مجموعہ منظومات چمنستان ص ۱۶۵ مصنفہ مولوی ظفر علی خاں صاحب)

آج پاکستان بننے کے بعد پاکستان میں جمیعۃ العلمائے اسلام نامی ایک شاخ جو کہ اسی جمیعت العلمائے ہند سے کٹی ہوئی پتنگ ہے موجود ہے جس کی عکاسی نوائے وقت اخبار میں کی گئی ہے۔

کہ موجودہ جمیعۃ العلمائے اسلام کانگریسی علماء کی جمیعۃ علمائے ہند کی پاکستانی شاخ ہے (اسکا ثبوت یوں دیتے ہیں کہ) کچھ عرصہ ہوا کہ اس شاخ

Marfat.com

ہیں ایک مسئلہ پر شدید اختلاف پیدا ہوگیا تھا۔ تو بھارت سے دارالعلوم
دیوبند کے قاری محمد طیب (کانگریسی) نے تشریف لا کر اس شاخ میں مصالحت
کرائی تھی (الغرض) موجودہ جمیعتہ العلمائے اسلام کے شرکاء عموماً وہ لوگ ہیں
جو پاکستان کے نظریہ سے ہمیشہ مخالف رہے اور جمیعتہ العلمائے ہند (دیوبند)
سے وابستہ رہے ہیں۔ (مراسلہ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۵/۶۲ ۲)

ایک ایک دشمنِ پاکستان کا کردار مدلّل طور پر باقاعدہ بایوم و بتاریخ
و باوقات پیش کیا جا سکتا ہے مگر رسالہ ہذا کے ضخیم ہو جانے کے پیشِ نظر
اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اگر قاسمی صاحب نے پھر کبھی خدمت کا موقع دیا تو پھر
پوری پوری خدمت کی جائے گی۔ یہ ہے ان مودودیوں۔ احراریوں۔ قاسمیوں
رشیدیوں دیگر انبیٹھویوں کا گھناؤنا کردار جس کے بل بوتے پر آج یہ ناچتے
پھر رہے ہیں اور پاکستان میں رہنے والوں کو مشرک و کافر بنا کر آج بھی گاندھی۔
نہرو کا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس غرضیکہ یہ قاسمی انبیٹھوی دیوبندی گو آج کانگریسیوں
پاکستان دشمن مدنیوں بخاریوں کو مجاہد تحریک آزادی قرار دے کر نئی پود کو دھوکا
دے رہے ہیں لیکن ان کے آباؤ اجداد کو جو کہ بوقت تقسیم ملک ادھیڑ یا جوان
تھے دھوکہ نہیں دے سکتے۔ بہرحال فقیر تحریر کر رہا تھا کہ قاسمی صاحب
جھگڑا البشریت کا نہیں بلکہ جن کا کلمہ پڑھ کر مؤمن کہلاتے ہو ان کی عزت و
عظمت کا ہے۔ جھگڑا صرف بشریت کا نہیں بلکہ ان سے مثلیت گا نٹھنے
کا ہے اور خود ان کی اور ان کو معاذ اللہ اپنی مثل سمجھ کر بڑا بھائی جاننے کا ہے

Marfat.com

جیسا کہ تمہارے دیوبندیوں قاسمیوں کے ممدوح مولوی اسمٰعیل صاحب قتیل نے کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے۔

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَہٗ فَقَالَ اَصْحَابَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَکَ الْبَہَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَکَ فَقَالَ اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ اَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ۔

مشکوٰۃ کے باب اعشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ امام نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا مہاجرین والانصار میں بیٹھے تھے کہ ایک اونٹ آیا پھر اس نے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سوان کے اصحاب کہنے لگے کہ اے پیغمبر خدا تمکو سجدہ کرتے ہیں جانور اور درخت ہمکو ضرور چاہیئے کہ ان کو سجدہ کریں۔ سو فرمایا بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی۔

یہ تو ہے حدیث مبارک اور اسکا ترجمہ جس میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالوضاحت ارشاد فرمایا کہ سجدہ اور تعظیم دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جن میں سے اے صحابہ کرام تمکو سجدہ کرنا منع اور تعظیم و تکریم و احترام کرنا جائز ہے۔

اس میں جو لفظ اَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ ہے اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کمالِ انکسار و تواضع موجود ہے ورنہ میرے آقا کی نعلین پاک پر جہاں بھر کے ماں باپ قربان۔ خیال رہے کہ حضور علیہ السلام حسب فرمان باری تعالیٰ امت کے والد اور ازواج مطہرات مائیں ہیں اس لئے امت میں ابوبکر و عمر یا عثمان

Marfat.com

وعلی یا سلمان وبلال یا دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی نے بھی تا زندگی آپ کو یَا اَخِیْ اے میرے بھائی کہہ کر نہیں پکارا حدیث مذکورہ ہی سے ثابت ہو رہا ہے کہ صحابۂ کرام میں انتہائے ادب موجود تھا اسی لئے تو دریافت فرمایا کہ حضور ہم کیوں نہ سجدہ کریں تو آپ نے انکو وا منع فرمایا کہ تعظیم کرو۔ اگر ان کے دل میں بھائیوں جیسی تعظیم ہوتی تو اونٹ کو سجدہ کرتے دیکھ کر اسکی اجازت کبھی طلب نہ کرتے۔ معلوم ہوا کہ وہ نبی کریم کو اپنا ملجا و ماویٰ رہادی و مولا سید و سردار تسلیم کرتے تھے۔ متعدد احادیث میں فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَاسَیِّدِیْ کے الفاظ موجود ہیں انہوں نے جب بھی عرض پیش کی یا اخی کہہ کر نہیں بلکہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر کی۔ لیکن یہ چودھویں صدی کے قاسمی غلام خانی رشیدی انبیٹھوی بشر بشر کی رٹ لگاتے اور اپنا بھائی سمجھتے لکھتے اور تقریروں میں کہتے پھرتے ہیں۔ حدیث پاک کو آپ نے پڑھا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمایا جوکہ بلفظہٖ اسمٰعیل جی کی کتاب سے نقل کیا گیا ہے۔ آگے آنجہانی اپنی طرف سے فائدہ کی صورت میں دیکھئے کیا تحریر فرماتے ہیں (ف) یعنی انسان آپس میں سب بھائی بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے کہ اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ اور مالک سب کا اللہ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء انبیاء امام و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے

Marfat.com

ہمیں ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔

(تفویۃ الایمان صفحہ ۸۸ و ۸۷)

چاہیئے تو یہ تھا کہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اس مولوی کو چھوڑ کر اس سے مکمل بیزاری ظاہر کی جاتی مگر جس طرح یہود و نصاریٰ حضور کی تعریف چھپاتے اور اپنے پادریوں کو پوجتے ہیں واسی طرح یہ لوگ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح نعتِ رسول چھپاتے اور اپنے مولویوں کو پوجتے ہیں، دیکھئے براہین قاطعہ میں اسی عبارت کے مطابق نص ٹھہرانے کے لئے لکھا ہے کہ اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہدیا تو کونسا نص کے خلاف کہدیا۔

اور فتاویٰ رشیدیہ میں رشید احمد نے اس کتاب کو ایمان کے لئے اکسیر اعظم لکھا ہے کہ تفویۃ الایمان ایمان کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ

تفویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردِ شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اسکے بالکل کتاب و احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل ص۴۲ مطبوعہ کراچی مطبوعہ دہلی)

تفویۃ الایمان کے تمام مسائل قابل عمل اور صحیح ہیں۔ (ص۴۱ کتاب مذکور)

دیکھ لیا مسلمانوں کہ یہ دیوبندی کس طرح حضور علیہ السلام کہ جن کو مضمون قرآن والد اور جن کی ازواج مطہرات کو مسلمانوں کی مائیں قرار دے ان کو بھائی اور ازواج مطہرات کو بھاوجیں بنا رہے ہیں اور ایسی کتب کہ جن میں قرآن کریم

Marfat.com

کے اس واضح ارشاد کی مخالفتیں موجود ہیں ۔ ان کے مسائل کو بالکل صحیح اور کتاب کو عمدہ اور فتاویٰ رشیدیہ صـ۲۱۲ میں کتاب کے مصنف کو ولی اللہ لکھا جا رہا ہے۔

اب آئیے ذرا علماء خیر القرون قرنی اور فقہائے امت سے یہ مسئلہ دریافت کریں کہ جو نبی کریم کو بڑا بھائی اور اپنے جیسا بشر کہے یا لکھے وہ کون ہے اور شرعاً اسکا کیا حکم ہے ۔ ملاحظہ کیجئے یہ ہے۔

الا لی الدریة فی الفوائد الخیریه علی جامع الفصولین مَنْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَخْرَجِ الْبَوْلِ فَهَلْ يُقْتَلُ اَمْ لَا نَاجَابَ اَلْحَاجُ بِاَنَّهٗ اَنْ قَالَ مُحِبًّا لِمَنْ ذَكَرَ الْفَضْلَ فَهُوَ يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ وَاِنْ ذَكَرَهٗ فِيْ ذِكْرِ الصُّلَحَاءِ اَوْ اَرَادَ اَنَّهٗ مِنَ الْبَشَرِ فَاِنَّهٗ يُضْرَبُ ضَرْبًا شَدِيْدًا وَجِيْعًا وَلَا يُقْتَلُ وَاِنْ تَجَرَّ وَكَلَامُهٗ عَنْ جَوَابٍ قُتِلَ وَلَا يُسْتَتَابُ

جس شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخرج بول سے خارج ہوئے ہیں وہ قتل کیا جائے گا یا نہ ۔ اگر اس نے اس شخص کے جواب میں جو فضیلت مصطفٰے بیان کر رہا تھا کہا تو وہ قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ نامنظور کی جائے گی اور اگر ذکر کیا اس نے آپ کا صلحاء کے ذکر میں یا ارادہ کیا اس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر سے ہیں تو بیشک اسکو مارا جائے گا سخت مارنا لیکن قتل نہ کریں گے اور اگر کسی نے جواب کے بغیر اپنی کلام میں کہا جسطرح کہ دیوبندی کہتے ہیں ، تو اسے قتل کیا جائے گا اور توبہ نامنظور کی جائے گی۔

— ماخوذ از مقیاس العلامہ اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

رد المحتار الدریہ تصنیف لطیف استاد الفقہاء علامہ خیر الدین رملی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فی الفوائد الخیریہ علیٰ جامع الفصولین ص۳۰۲ ،

ایک طرف تو علمائے کرام توہین و تنقیص و لبشر بشر کی رٹ لگانے والوں کو ایسا مجرم کہ واجب القتل اور اس کی توبہ نا قابل قبول فرما رہے ہیں دوسری طرف علمائے امت میں سے سالار سلسلہ نقشبندیہ امام ربانی غواص بحر عرفانی قیوم زمانی حضرت پیر احمد فاروقی نقشبندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ الربانی فرماتے ہیں کہ ۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وسلم با وجود نشان عنصری از نور حق جل وعلیٰ مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ ۔

ترجمہ :- جاننا چاہیئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسان کی طرح نہیں ہے بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود انور مناسبت ومشابہت نہیں رکھتا اس لئے کہ حضور علیہ السلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالےٰ سے پیدا ہوئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں ۔ (دفتر سوم مکتوب صدم ص۱۸۳)

دوسری جگہ یوں ارقام فرماتے ہیں (محبوبان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتند و در رنگ سائر لبشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند صاحب دولتاں

کہ اورا علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت ورحمت عالمیاں دانستند از سائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند واز اہل نجات آمدند۔

(دفتر سوم مکتوبات شریف ص۲۴)

جن محبوبوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر اور دوسرے لوگوں کی طرح خیال کیا وہ آپ کی ذات کے منکر ہوگئے اور جن صاحب قسمت لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اور رحمت کائنات جانا وہ دولت ایمان سے مشرف اور اہل نجات ہی سے ہو گئے۔ پھر وہ لوگ جنہوں نے اکابر کہلوایا لیکن بشر لکھتے لکھاتے رہے اور کمالات نبوت سے انکار کیا ان کا ان لفظوں میں ذکر فرماتے ہیں۔

چنانکہ کفار انبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات دررنگ سائر بشر دانستہ از کمالات نبوت انکار نمودہ اند۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَنْ اِنْکَارِ ھٰؤُلَآءِ الْاَکَابِرِ۔ (دفتر اول مکتوبات شریف)

ترجمہ:- جس طرح کفار نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والتسلیمات کو دوسرے لوگوں کی طرح جانا اور کمالات نبوت کے منکر ہوگئے اللہ تعالیٰ ان اکابر بزرگان دین کے انکار سے محفوظ رکھے۔

ان دیابنہ ولنکے اکابرین کے اس شر سے کہ جو شب و روز بشر بشر کی رٹ لگا کر اور حضور علیہ السلام کو اپنا بڑا بھائی بنا کر یہ دنیا میں پھیلا رہے اور خود شیطان کی طرح لعنتی اور راندۂ بارگاہ الٰہی ہو رہے ہیں اور اس طرح مخلوق خدا کو بھی گمراہ کر رہے ہیں اللہ محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

Marfat.com

حدیث شریف نمبر ۱۷

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چپل کو خود درست فرمالیا کرتے تھے اپنے کپڑے خود سی لیتے اور گھر میں اسطرح سب کام کاج کر لیا کرتے تھے جیسا کہ تم لوگ کر لیا کرتے ہو اور فرماتی تھیں آپ بھی بشر ہی تھے۔

قاسمی صاحب اس میں سیدہ عائشہ نے نعلین مبارک لباس طیبہ کا سنوارنا اسطرح بیان فرمایا کہ جیسا تم خود کرتے ہو۔ یعنی یہ افعال مبارکہ وہ بھی گھر میں اسی طرح فرما لیتے تھے جس طرح کہ تم اور فرمایا آپ بھی بشر ہی تھے لیکن اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ آپ بھی بشر تھے جیسے کہ تم ملاں جی دعویٰ ثابت کرو کہ حضور ہم جیسے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۶ کی بحث میں فقیر نے جوابًا واضح کر دیا تھا کہ ہمارا آپ سے اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ آپ حضور کو اپنے جیسا بشر اور اپنا بڑا بھائی تصور ہی نہیں کرتے بلکہ یہی اپنی کتابوں میں بھی لکھتے رہتے ہیں۔ ہم نے تمہاری کتابوں تقویۃ الایمان براہین قاطعہ وغیرہ سے ثابت کر دیا ہے کہ تم حضور علیہ السلام کو حسب ارشاد خدا روحانی والد نہیں بلکہ بڑا بھائی اور

Marfat.com

اپنی مثل بشر کہتے ہو اگر قاسمی میں جرأت ہے تو وہ اس کی تردید شائع کریں۔
حدیث شریف نمبر ۱۷ سے تو بلکہ حضور کی بے مثلیت ثابت ہے اور وہ اسطرح کہ مائی صاحبہ نے جب یہ دیکھا کہ حضور کے اشارے پر چاند رقص فرماتا اور سورج لوٹ آتا ہے۔ مُردے زندہ ہوتے اور سوکھی لکڑیاں فراق جمال میں گریہ کناں ہوتی ہیں تو آپ نے اپنی روحانی اولاد کو مطلع فرمایا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح کہیں آپ کو خدا کا بیٹا قرار نہ دے لینا بلکہ ایک طرف تو ان کی یہ شانیں و عزت و عظمتیں ہیں اور دوسری طرف وہ ایسے منکسر المزاج ہیں کہ تمہاری طرح گھر کا تمام کاروبار بھی خود سرانجام دے لیتے ہیں لیکن جب یہ دیکھا کہ کہیں اس تشبیہ سے منکرِ عظمتِ نبوت بھی نہ ہو جائیں تو فوراً یہ وضاحت بھی فرمادی کہ گو کاروبار تمہاری طرح کرتے ہیں اور بشر بھی ہیں لیکن تمہاری طرح کے بشر نہ تھے۔

حدیث شریف نمبر ۱۸

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلَّمَ رَجُلًا فَاُرْعِدَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَوِّنْ عَلَیْكَ فَاِنِّیْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَیْشٍ کَانَتْ تَاْکُلُ الْقَدِیْدَ۔ (رواہ ابن الجوزی)

ابو حازمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کچھ بات کی تو وہ مارے خوف کے کانپنے لگا آپ نے فرمایا میاں

Marfat.com

گھبرا ؤ مت میں کوئی بادشاہ تو نہیں ہوں میں تو ایک قریشی عورت کا لڑکا ہوں جو سوکھا ہوا گوشت بھی کھالیا کرتی تھی۔

قاسمی صاحب اگر تم میں کچھ بھی دیانت و شرافت ہوتی تو آج حضور کے بے مثل ہونے کا فیصلہ ہو جاتا تم نے حضور کو دیکھا بھی نہیں لیکن اپنی مثل بشر اور بڑا بھائی کہتے رہتے ہو۔ تمہاری ہی پیش کردہ حدیث نے یہ اظہر من الشمس کر دیا کہ حضور کوئی عام بشروں کی طرح بشر نہیں تھے۔

چونکہ عام بشر شب و روز ایک دوسرے سے ملتے۔ گفتگو کرتے اور باہم شیر و شکر ہو کر زندگی گزارتے ہیں لیکن کبھی مبہوت و مرعوب نہیں ہوتے۔ ہم نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ بڑے بڑے صدر گورنر جابر و قاہر آدمی بھی اگر سامنے آجائیں بعض آدمی بوجہ ان سے تعارف ہونے کے گفتگو کا سلسلہ چاہے منقطع رہے لیکن مرعوب و حواس باختہ نہیں ہوتے ہاں ہم نے جب بھی مرعوب ہوتے دیکھا ہے تو کفر کو مرعوب ہوتے دیکھا ہے۔ کفر نمرود کی شکل میں ہے۔ اسلام ابراہیم خلیل علیہ السلام کی صورت میں مگر مبہوت ہے۔ اسیطرح کفر فرعون کی شکل میں ہے اسلام موسیٰ کلیم اللہ کی صورت میں مگر کفر مبہوت ہے۔ اسی طرح کفر ابوجہل کی صورت میں ہے اور اسلام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں مگر کفر مبہوت ہے۔ اور پھر یہ فقط نبی ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء ہیں فقط رسول نہیں سید المرسلین ہیں بایں وجہ ان کو جو رعب و دبدبہ قدرت نے عطا فرمایا ہے وہ بے مثل و بے مثال ہے ان کے تو غلاموں کی یہ شان ہے کہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ

Marfat.com

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ خبردار یہ اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ کوئی خوف ہے نہ غم ہے۔ ؎

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

ان معبودانِ باطلہ کو کہ جن کے آگے ابوجہل۔ ابولہب کی جبینیں جھکتی تھیں ہم نے کملی والے کے اشارے پر مسمار ہو کر کلمہ پڑھتے بھی سنا ہے اور ہم نے درِ خرقانی پہ سرِ محمود اور درِ مجدد الف ثانی پر دینِ الٰہی کے بانی کو جھکتے دیکھا ہے۔

شعر

شمع پہ جائے پروانہ تو پروانہ نہیں رہتا ؎ مسلماں بتکدے میں ہو تو بتخانہ نہیں رہتا

بہرحال وہ رعب کہ جس نے عمر فاروق جیسے جابر و سرکش کو عابد و عادل بنایا تھا اور ایسے ہی کئی سرکشوں کی سرکشی جس کی ایک توجہ سے ختم ہو گئی اور کھنچی گردنیں جھک کر سرِ نیاز میں بدل گئیں چنانچہ یہ نووارد بھی آتا ہے چونکہ اس نے سنا ہے کہ ایک نبی آئے ہیں جو لولاک مختار و رازداں ہیں جن پر بادل سایہ کرتے ہیں پتھر جن کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ درخت جن کے اشارے پر چلتے طیور جن کے آگے جھکتے شمس و قمر جن کے انگشتِ کرم پر رقص کرتے ہیں ابوجہل انکو جادوگر کہتا اور مخالفت کرتا اور یہ پروگرام بناتا ہے کہ یہ ختم ہو جائیں مگر

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس نووارد نے سوچا کہ چلو ہماری طرح ایک عرب ہی تو ہیں ابوجہل

Marfat.com

قبیلہ قریش سے بتاتا ہے اور جادوگر بھی کہتا ہے۔ چلو چل کر دیکھیں کہ ابوجہل سچا ہے یا وہ نبی سچے ہیں۔

مگر جب وہاں آتا ہے تو پہلی ہی گفتگو میں اس رعبِ خداداد سے کہ جو قدرت نے آپ کو عطا فرمایا تھا مرعوب ہو جاتا ہے اور وہ تھر تھرانا کانپنا شروع کر دیتا ہے تو آمنہ کے لال صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا تم اپنے طرح کا سُن اور سمجھ کر نہ آئے تھے آؤ ذرا دیکھو گھبرا کیوں گئے واقعی میں عربی ہوں اور قریشی عورت رضی اللہ تعالےٰ عنہا کہ جو سوکھا ہوا گوشت کھا لیا کرتی تھیں کا صاحبزادہ ہوں۔ قاسمی صاحب اس میں بھی اشارۃ النص سے یہی ثابت ہے کہ صرف وطنی نسبت سے مجھے اپنی مثل سمجھنے والو یہ ٹھیک ہے میں بھی ایک قریشی عورت کا صاحبزادہ ہوں مگر دیکھ لیا میرا رعبِ خداداد کہ ابتدائی گفتگو سے حالت غیر ہو گئی۔

ایک عجیب نکتہ

دُرِّ ثمین فِی مُبَشِّرَاتِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن میں جس کا ترجمہ اور حاشیہ مولوی محمد اسحٰق صاحب دیوبندی نے لکھا ہے۔ اس میں ایک نہایت نورانی ایمانی واقعہ تحریر ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب اپنے والد صاحب شاہ عبدالرحیم صاحب کا واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ مجھ سے ذکر کیا جناب والد نے کہ میں نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ مجھ میں ملاحت زیادہ ہے اور میرے بھائی یوسف میں صباحت زیادہ تھی تو

Marfat.com

اس کے معنی میں مجھے حیرت ہوئی اسواسطے کہ ملاحت تو اور زیادہ عاشقوں کو بے قرار کرتی ہے صباحت سے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں روایت ہے کہ زنان مصر نے جب ان کا حال دیکھا تو ہاتھ کاٹ لئے اور لوگ ان کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی ایسی روایت نہیں ہے۔

تو میں نے خواب میں دیکھا اور پھر میں نے سوال کیا اس امر کا نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم سے تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ

فَقَالَ جَمَالِی مَسْتُورٌ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ غَیْرَۃً مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَوْ ظَهَرَ الفعل الناس اکثر و مما فعلوا حین راوا یوسف۔

آپ نے فرمایا کہ میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اگر آشکارا جلوہ گر ہو تو اس سے زیادہ حال لوگوں کا ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔ (در الثمین فی مبشرات النبی الامین مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ص۳)

اس سے ملتا جلتا شعر مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے قصائد قاسمی میں تحریر کیا ہے۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار

(قصائد قاسمی ص۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لوہڑ گیٹ ملتان مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

Marfat.com

قاسمی صاحب جن کی طرف نسبت کر کے تم قاسمی کہلاتے ہو کم از کم ان کی تصنیفات کا ہی مطالعہ کر لیا ہوتا کہ وہ بھی دبی زبان سے ہی سہی لیکن بات کھری کر رہے ہیں ۔ یہ معجزہ ہے میرے آقا کا کہ ابوجہل کی مٹھی میں کنکروں سے کلمہ پڑھوایا اور قاسم نانوتوی کے قلم سے اپنی نعت مبارک تحریر کروائی۔

ہاں جی قاسمی صاحب کیا خیال ہے یہاں تو بشریت کا صاف صاف انکار ہے ۔ فرماتے ہیں کہ بشریت ایک حجاب ہے ، پردہ ہے ۔ حقیقت نہیں حقیقت مصطفویہ کچھ اور ہے پوچھا کہ بتلاؤ وہ کیا ہے تو کہنے لگے کہ یہ خدا کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا ۔ سنا کرتے تھے کہ

مدعی سست گواہ چست ۔ لیکن آج تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ

قاسم سست قاسمی چست

بہر حال اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ قاسمی صاحب قاسم صاحب پر کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں چونکہ قاسمی جی نے تمام زورِ قلم محض بشر ثابت کرنے پر صرف کیا ہے نہ بشریت کو پردہ لکھا ہے نہ بے مثل بشریت لکھا بلکہ مماثل بن کر بڑے بھائی کا رشتہ گانٹھا ہے ، اب یا تو بشریت کو پردہ قرار دینے والے اور حقیقت مصطفویہ سے خدا کے سوا تمام مخلوق کو ناآشنا سمجھنے والے قاسم صاحب سچے اور قاسمی صاحب جھوٹے ہیں یا پھر اربعین کی پانچ حدیثوں سے مائی عائشہ اور حضور پُرنور سے غلط طور پر صرف بشر محض ثابت کرنے والے قاسمی صاحب سچے اور قاسم صاحب جھوٹے ۔ یہ بھید تو تب ہی کھلے گا جب قاسمی صاحب کی طرف سے جواب آئے گا

Marfat.com

چونکہ قاسم صاحب توفوت ہو گئے۔ فقیر قاسمی صاحب کی طرف سے قصائد قاسمی میں تحریر شدہ اس شعر کے جواب کا منتظر رہے گا۔

جس نبی کی دعا بے مثل و بے مثال ہے وہ خود کیوں نہ بے مثل ہوگا

حدیث شریف ۱۹

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَکٰوۃً وَّرَحْمَةً۔ (رواہ المسلم)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے اللہ میں بشر ہی ہوں سو جس شخص کو مسلمانوں سے میں نے گالی دی ہو یا لعنت کی ہو یا مارا ہو تو یہ چیزیں اس کے حق میں رحمت اور عافیت بنا دے۔

یقیناً رب کریم نے اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول فرمائی ہے چونکہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ۔

(مشکوٰۃ کتاب الدعوات ص ۱۹۴ مطبوعہ کراچی)

الٰہی میں نے تجھ سے ایک عہد لیا ہے کہ تو ہرگز اسکے خلاف نہ

Marfat.com

کرے گا آگے پھر مندرجہ بالا حدیث پاک والی دعا سے ملتی جلتی دعا موجود

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن نے یہ صحیح فرمایا کہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ مصطفےٰ علیہ السلام اپنی مرضی سے نہیں بولتے

اشارۂ الٰہی سے بولتے ہیں تو مطابق آیت مذکورہ بالا کے حضور نے حسب

الارشاد رب اپنی شانِ بشریت بے مثال کا یوں اظہار فرمایا کہ اے میرے

غلاموں میری بشریت تمام بشریتی آلودگیوں سے پاک و منزہ ہے میں ایسا

بشر ہوں کہ جب بھی دعا کے لیے دستِ کرم اٹھاؤں اسی وقت اجابت

جھک کر میری دعا سے ملتی اور گلے لگاتی ہے۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا

بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

جب یہ معلوم ہوگیا کہ میری دعا کی یہ شان ہے کہ اللہ تعالےٰ عطا کرے

اور اسکے خلاف نہ کریگا تو اے میری امت کے وہ غلاموں جن کو میں بوجہ

اپنی بشریت کے بددعا بھی دے دوں تو گھبرانا مت اس لیے کہ میں بشر

ہوں لیکن ایسا صاحبِ کمال اور بے مثل و بے مثال بشر ہوں کہ

جس نے اپنے رب سے یہ وعدہ لے لیا ہے کہ مولا اگر مسلمانوں اپنے

غلاموں سے میں کسی کو بددعا دوں تو اسے رحمت بنادے۔ سبحان اللہ کیا

شان بے مثال ہے کہ دعا ایک ہے۔ دعا فرمانے والا ایک ہے دعا کو

قبول فرمانے والا ایک ہے لیکن اگر یہ کسی مومن کے لیے ہوجائے تو رحمت

Marfat.com

عافیت ہے اور اگر کسی بے دین منکر عظمت رسالت کے لئے ہوگی تو عذاب الٰہی بن کر لگے گی۔ قبول فرمانے والا منشائے محبوب کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ گو لفظ ایک ہی ہیں دستِ کرم بھی ایک ہی ہیں مانگنے والا بھی ایک ہی ہے مگر چونکہ منشاء بدل گئی تو اثر بھی بدل گیا۔

دو عالم دے خالق تے مالک دی مرضی
اوہو ہے جو تیری رضا کملی والے
اساں پُر گناہاں نوں بھی بخشوا لئیں
تیری مندا ہے خدا کملی والے

(واعظم چشتی)

اس حدیث سے بھی بڑے بھائی یا مثل ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہوتا نہ معلوم قاسمی صاحب کا اس سے کیا مقصد و مراد ہو بہرحال ہمارے مسلک کے یہ عین مطابق ہے وہ نبی کہ جس کی دعا بے مثل بنے تو وہ دعا والا کیوں نہ بے مثل و بے مثال ہوگا۔

تفسیر بالرائے وحدیث پاک میں تحریف کی بدترین مثال

حدیث شریف نمبر ۲۰

اَلَا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبُ وَاَنَا تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ (رواہ مسلم)

Marfat.com

خبردار اے لوگو سوائے اسکے نہیں کہ میں بشر ہوں قریب ہے کہ میرے
رب کا قاصد (ملک الموت پیغام وفات لے کر) آجائے اور میں قبول کر
لوں (یعنی میں وفات پا جاؤں) بلا شبہ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے
جاتا ہوں ان میں سے ایک کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت و نور ہے پس
تم کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس سے تمسک کرو۔

قاسمی صاحب معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ نے احادیث طیبات
کی عبارات کسی اور کتاب میں سے دیکھ کر لکھی ہیں ذاتی طور پر تم میراثیانہ پیشیات
اور شعر و اشعار ہی جانتے ہو اور جاہل محض ہو۔ چند باتیں ہیں جو کہ رٹی رٹائی
ہوئی ہیں جن کو آپ نے اپنی خطابت کا سرمایہ بنایا ہوا ہے یا پھر دشمنانِ
اہلبیت یا دشمنِ اہلبیت ابویزید بنٹ (جو کہ رشید ابن رشید کا مصنف
ہے) کے ایجنٹ ہو کہ تم حدیث کا وہ حصہ جس میں مذکورہ بالا عبارت
کے بعد عربی قاعدہ کے مطابق لفظ ثُمَّ کے بعد قَالَ وَاَھْلِ بَیْتِیْ الخ کے
الفاظ جو کہ مشکوٰۃ کے صفحہ ۵۶۸ پر بروایت مسلم موجود ہیں کھا گئے اور تحریر
نہ کیا ٹھیک ہے کہ (دروغ گورا حافظہ نباشد) کیا بھول گئے کہ خود ہی تو
تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اور میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں
تحریر کر دیا اور پھر اتنی جلدی بھول بھی گئے کہ ایک چیز یعنی قرآن کریم تو میں
تحریر کر دیا اب دوسری چیز بھی تحریر کر دوں۔ قاسمی صاحب شاید آپ
نظر کہ جسکو تمام قرآن کریم و صحاح ستہ میں تنقیص و اہانت انبیاء و اولیاء
نظر آتی ہے۔ قرآن پاک کی اس آیت پر نہیں پڑی کہ جس میں خالق کائنات

Marfat.com

نے جس زبان رسالت ونبوت سے قُلْ کہلوا کر کہ تم فرما دو یا رسول اللہ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وہ اللہ ایک ہے۔ اسی زبانِ رسالت ونطق نبوت سے
یہ کہلوایا کہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی کہ فرما دو
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے لوگو تمہیں مجھ سے دین ملا۔ ایمان ملا۔
عرفان ملا۔ قرآن ملا یہیں پر بس نہیں بلکہ فرمایا رحمٰن ملا لیکن میں اس پر تم سے
کچھ اجر نہیں چاہتا محبت چاہتا ہوں اپنے قرابت داروں (یعنی اہلبیت)
کی۔ قاسمی صاحب کس کی شان سے پہلوتہی کر رہے ہو وہ کہ جن کی منیر ضمیر
مصطفٰے۔ جن کی تدبیر تدبیرِ مصطفٰے۔ جن کی تقریر تقریرِ مصطفٰے۔ جن کی تحریر تحریرِ مصطفٰے
جن کا جمال جمالِ مصطفٰے۔ جن کا کمال کمالِ رسول۔ جن کا خیال خیالِ رسول۔ جن کا
وصال وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ قاسمی صاحب تم نے دراصل رشید ابن
رشید پر تقریظ نہیں لکھی تھی تو اسکا حق یوں ادا کر دیا۔ تمہارے ہی قبیلے کے
ہر صغیر وکبیر برنا و پیر ملاں نے یزید جیسے پلید فاسق وفاجر خونخوار وظالم۔ بدکار
وبدنصیب۔ بد باطن وسیاہ دل ننگِ خاندان وبدخلق تندخو وشرابی عالم
وبے ادب۔ گستاخ وبیہودہ انسان کو امیرالمؤمنین وصی الرسول اور معاذاللہ
نہ معلوم کیا سے کیا لکھا ہے۔ یزید نے جو گل کھلائے وہ تو کھلائے مگر ان
چودھویں صدی کے یزیدیوں سے میں پوچھتا ہوں کہ بتلاؤ کہ تم نے فاضلان
دیوبند ہونے کے باوجود ایک ایسے شخص کو کہ جسکا دامن خونِ رگِ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے آلودہ ہو امیرالمومنین قرار دے کر کونسی اسلام
کی خدمت سرانجام دی ہے اور پھر ایک نہیں دو نہیں پورے ان چھبیس ۲۶

Marfat.com

ملاؤں کے دستخط موجود ہیں جن میں کچھ دیوبندیت نواز اور اکثر فاضلان دیوبند ہیں۔ مثلاً مولوی اظہار الحق سہیل آنجہانی (تھوڑا عرصہ ہوا یہ یزیدی مولوی مرگیا ہے) خطیب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مولوی غلام مرشد سابق خطیب شاہی مسجد۔ مولوی ظہیر الدین چک ۲۱۵ گ ب ضلع لائلپور۔ مولوی عبد الحی شہر جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ مولوی بشیر احمد پسروری خلیفہ مجاز مولوی احمد علی لاہوری۔ مولوی نور الحسن بخاری تنظیمی بوہڑ گیٹ ملتان۔ مولوی عبد المجید ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مولوی محمد شفیع دیوبندی کراچی۔ مولوی محمد شفیع سرگودھوی آنجہانی (یہ بھی کچھ عرصہ ہوا مرگیا) مولوی عبد الستار تونسوی تنظیمی مولوی ابو الاعلیٰ مودودی۔ مولوی شمس الحق افغانی وغلام خاں کا دست راست احمد حسین بخاری سجاد راولپنڈی۔ مولوی بہاؤ الحق قاسمی۔ مولوی خیر محمد ملتانی یہ ہیں وہ تمام میں سے چند ایک خارجی مولوی جو کہ یزید کو امیر المؤمنین وصی رسول قرار دے رہے ہیں۔

ہم اہلسنت وجماعت کا تو یہ مسلک ہے کہ اہلبیت اطہار یا صحابہ تو ایک طرف جس ذرے کو بھی ان سے نسبت ہے وہ عظمتوں کا پہاڑ

ے وہ ایسے حسین یکتا ہیں اللہ رے شانِ یکتائی
جس وصف کو ان سے نسبت ہو وہ وصف ہی یکتا ہو جائے

(مولانا ضیاء القادری بدایونی دامت برکاتہم حال مقیم کراچی)

المختصر حدیث نمبر ۲۰ میں بے مثل بشریت مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء

ف ۱: حضرت کا اب کراچی میں وصال ہو چکا ہے لہذا اب کیلئے رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

قرآن وشان اہلبیت کا بیان موجود ہے جس کی تفصیل اگر بیان ہو تو ایک دفتر چاہیئے اور قاسمی صاحب کی اس تحریف یعنی صرف قرآن کے مضبوط پکڑنے اور اہلبیت کے ذکر سے انکار میں بھی عشاق مصطفٰے کو بے مثلیت مصطفٰے نظر آرہی ہے وہ اسطرح دوسری جگہ صاحب قرآن نے قرآن کی شان بایں الفاظ بیان فرمائی کہ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ قرآن پڑھو اور قرآن پڑھاؤ۔ آیئے مفسرین سے دریافت کریں کہ حقیقت قرآن کیا ہے۔ قرآن کریم نے حضور علیہ السلام کی لاتعداد صفات میں سے صرف ایک صفت خُلق کو عظیم فرمایا ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ (پ ۲۹ سورۃ قلم) دوسری طرف اتنی وسیع وعریض دنیا اور اسکے ساز وسامان کو فرمایا مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ط لیکن اس تمام کے مقابل محبوب کی کروڑہا صفات میں سے ایک صفت خلق کو عظیم فرمایا کہ یہ بہت بڑی ہے۔ مائی صاحبہ زوجۂ مصطفٰے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے سوال ہوا کہ حضور کا خلق کیا ہے کہ جسکو رب کریم نے عظیم فرمایا ہے۔ مائی صاحبہ نے ارشاد فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن کہ خُلقِ مصطفٰے سے مراد قرآن ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خلق مصطفٰے عظیم ہے اور خُلقِ مصطفٰے کیا ہے۔ قرآن کریم۔ گویا قرآن کریم بھی حضور کی کروڑہا صفات میں سے ایک صفت ہے اب ذرا حدیث شریف کے معنی پر غور فرمایئے۔ فرمایا کہ سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ قرآن پڑھو اور قرآن پڑھاؤ یعنی نتیجہ یہ نکلا بہترین عمل یہ ہے کہ صفات مصطفٰے علیہ السلام بیان کرو اور کراؤ جب کہ قرآن

Marfat.com

حضور کی ایک صفت اور اسکی تلاوت کرنا اور کرانا بہترین عمل ہوا تو صفاتِ نبوی علیہ السلام کا ذکر کرنا کرانا بھی بہترین عمل ہوا کہ جس میں تلاوتِ قرآن بھی ہے یادِ رحمٰن بھی۔

ﷺ۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفتِ خُلق جو کہ عظیم ہے وہ ہے قرآن۔ اور قرآن نے اپنا ایک دعویٰ اپنی ہی زبان میں پیش کیا ہے۔ قرآن نے فرمایا ہے کہ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو اور پھر خود ہی فرمایا کہ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے کہ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کر رکھی ہے کافروں کے لئے۔

نبی کریم کی اس نورانی صفتِ عظیم یعنی قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ میری مثل

ف ۱۔ قرآن کریم کا یہ چیلنج انکو ہے جو کہ لات و منات عزیٰ و ھبل کے پجاری تھے۔ صدیق و فاروق عثمان و علی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے رفقاء ایک طرف تھے اور ابوجہل و ابولہب کے رفقاء ایک طرف صحابہ کرام اور انکے تابعین مائل بہ قرآن اور مشرکین منکر قرآن تو قرآن کریم نے کفار اور انکے بتوں کو من دون اللہ قرار دیا ہے نہ کہ اولیاء اللہ کو قرآن پاک میں جہاں بھی یہ لفظ یعنی من دون اللہ آیا ہے وہاں پر یہ بُت ہی مراد ہیں نہ کہ اولیاء اللہ۔ منہ۔

Marfat.com

لے آؤ اور ساتھ ہی فرمایا کہ تمہارے کُل حمایتی بھی تمہارے ممد و معاون ہوں لیکن پھر بھی تم اس کی مثل نہ لا سکو گے کس کی حضور پر نور علیہ السلام کی ایک صفت کی تو جس کی ایک صِفت کی مثل نہیں ہو سکتی اس کی نورانی ذات کی مثل کیسے ممکن ہو سکتی ہے۔ ؎

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم
ہے کلامِ مجید میں شمس الضحٰے تیرے چہرۂ نورِ فضا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

قاسمی صاحب تم اور تمہارے دھڑے کے دل میں نبی کریم کی اتنی محبت بھی نہیں ہے جتنی کہ اپنے مولویوں کی۔ اور حضور کو تم اپنے مولویوں جیسا بھی نہیں سمجھتے جب تم اپنے مولویوں کی تعریف پر اُتر آتے ہو تو پھر انہیں کیا جانتے اور کیا مانتے ہو سنو دیکھو تذکرۃ الرشید کا حصہ دوم ص۳۶ پر اس مولوی کی صفات ان گنت لکھی جا رہی ہیں کہ جس نے تقویۃ الایمان جیسی رسوائے زمانہ کتاب کو عمدہ اور اس کے تمام مسائل کو صحیح کہا ہے۔ اس کتاب کا یہ حوالہ کہ بزرگ کی شان میں منہ سنبھال کر بولنا چاہیئے۔ منہ زور گھوڑے کی طرح نہیں چلنا چاہیئے۔ سو بشر کی سی تعریف کرنی بلکہ اس میں بھی اختصار کرنا چاہیئے حضور کی تعریف تو بشر کی سی کرنی بلکہ اس میں بھی اختصار ہونا چاہیئے لیکن مولوی رشید احمد گنگوہی کی یہ شان ہے کہ آپ کے اخلاق و اوصاف کی توصیف کا حق ادا کرنا میری طاقت سے باہر ہے اگر ہمہ تن زبان بن جاؤں تب بھی

Marfat.com

اس ستودہ صفات وذات کے اوصاف کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

(تذکرۃ الرشید حصہ دو صفحہ ۳۶ مطبوعہ مطبعہ
قیصر گنج روڈ میرٹھ۔ تصنیف مولوی عاشق الٰہی میرٹھی)

اسی کتاب کے صہ پر رشید احمد گنگوہی کہ جس نے غوث اعظم کی گیارہویں کا کھانا حرام خواہ اس پر قرآن ہی کیوں نہ پڑھا گیا ہو اور ہندوؤں کی ہولی دیوالی کی پوریاں اور پانی جائز قرار دیا ہے۔ خطبہ کے چند حروف کے بعد کتاب کا مصنف مولوی عاشق الٰہی مولوی رشید احمد گنگوہی کی یوں تعریف لکھتا ہے کہ

قطب عالم قدوۃ العلماء غوث اعظم اسوۃ الفقہا جامع الفضائل والفواضل العلیہ مستجمع الصفات والخصائل البہیۃ السنیۃ حامی دین مبین مجدد زماں وسیلتنا الی اللہ الصمد الذی لم یلد ولم یولد شیخ المشائخ مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی۔

لطیفہ عجیبہ

سنا کرتے تھے اور پڑھا بھی تھا کہ ہر صدی کا ایک مجدد ہوتا ہے۔ لیکن واہ رے دیوبند کے سپوتو تمہارے بھی کیا کہنے ترقی ہو تو ایسی ہو کہ صدی ایک مجدد دو۔ اشرفعلی بھی مجدد۔ رشید احمد بھی مجدد۔

ٹھیک ہے جناب تعریف تو رسول اللہ کی کم کرنی چاہیئے۔ ان کی رسول اللہ نبی اللہ۔ حبیب اللہ کی سی بھی نہیں۔ مصطفٰے ومجتبٰے ہونے کی حیثیت سے

Marfat.com

یاشمس الضحیٰ وبدر الدجیٰ ہونے کی حیثیت سے بھی نہیں باعثِ ایجادِ کُل فخرالرسل مولائے کُل۔ ہادی السبل ہونے کی حیثیت سے بھی نہیں بلکہ صرف ایک بشر کی سی تعریف بلکہ اس سے بھی مختصر ہونی چاہیئے۔ نجدیو۔ دیو بندیو احراریو۔ مودودیو۔ اور قاسمیو۔ رشیدیو اور انبیٹھویو شرم کرو بالکل صحیح فرمایا اعلیحضرت بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھکو کھائے تپِ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

قاسمیو تمہارے دل میں اپنے مُلّاؤں کی عقیدت موجود ہے۔ اس لئے کلمہ میں اثر فعلی پڑھنے والے کو صادق الیقین ہونے کا فایدہ دے کر بری کرتے اور کعبہ میں پہنچ کر گنگوہ کا راستہ پوچھتے پھرتے ہو اور اس رحمۃ للعالمین کو محض ایک بشر بلکہ اس سے بھی مختصر اور بڑا بھائی خیال کرتے ہو تم پر یہ پنجابی کا شعر کتنا صادق آتا ہے کہ ؎

کُتا شیش محل وچ وڑیا تے جدھر نظر اُٹھاوے
اگے ویکھے پچھے ویکھے کُتا ای نظری آوے

اِدھر دیکھو ایک عاشقِ رسول جسکا چلنا پھرنا عشقِ رسول۔ جسکا اٹھنا بیٹھنا عشقِ رسول۔ جسکا درس و تدریس عشقِ رسول جس کی تصنیف و تالیف عشقِ رسول۔ جسکا وعظ و تقریر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ عشقِ رسول میں ڈوب کر کیا کہتے ہیں۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

(اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

Marfat.com

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
فرشتے خدم رسولِ حشم تمامِ امم غلامِ کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے
اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل
حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے
یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے
ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر وشاں بآں ہمہ شاں
بسایہ کہاں خواکب شاں یہ نام و نشاں تمہارے لئے
جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دلہن
سزائے محن میں ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے
یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ علا بھی دور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعتِ شاں تمہارے لئے
فنا بدرت بقا بہرت زہر دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند کو چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے وقت کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لواء کے تلے ثناء میں کھلے رضاؔ کی زباں تمہارے لئے

(نعتیہ کلام اعلیحضرت فاضل بریلوی حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۴۰، ۴۱، ۴۲ مطبوعہ نظامی پریس بدایوں)

حقیقت یہ ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جس شئے سے محبت ہو گی محبت کی زبان اسکے ذکر سے اکثر رطب اللسان رہے گی اور مثال مشہور ہے کہ جو اندر ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے۔ اعلیحضرت ایسے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ جن کے زبان و قلم سے ہمہ اوقات نعتِ رسول ہی نکلتی رہی اور یہ اعلیحضرت کا عشقِ رسول ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایک جگہ زیارتِ نبوی کے لئے استغاثہ بدربارِ نبوت پیش فرماتے ہوئے یوں ارشاد ہوتا ہے۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ ؛ تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

اسی طرح چشتیوں کے قبلہ و کعبہ ملجاؤ ماویٰ ہادی و مرشد حضرتِ اعلیٰ حضور فیض گنجور سید پیر مہر علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گولڑوی جن کی توجہ پاک کا کمال ملاحظہ فرمانا ہو تو آج بھی وزیر آباد جا کر دیکھ لو جہاں پیر طریقت مفسر قرآن فخرِ دوراں فریدگانہ وحید زمانہ ضیغم اسلام مرکز الخواص والعوام الحاج حضرتِ علامہ مولانا مولوی مفتی حاجی استاذی پیر محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی

Marfat.com

چشتی رضوی نظامی گولڑوی سرکار کی زندہ و مجسمہ کرامت موجود ہیں اللہ تعالٰے آپ کا سایہ عاطفت و رحمت تادیر ہم پر قائم و دائم رکھے حضرت اعلیٰ گولڑوی جیسی فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول و یکتائے روزگار شخصیت کہ جن کو دائم الحضوری ہونے کا شرف بھی حاصل تھا جنہوں نے پوری نصف صدی خلقِ خدا کو مئے توحید سے سرشار کیا جن کے ایک ادنیٰ اشارے سے بے کمال اور بے جمال باکمال و باجمال بنتے تھے۔ ان سے بڑھ کر توحید آشنا کون ہوگا آؤ دیکھیں کہ وہ حضور کی کیسی تعریف کرتے ہیں۔ محض اختصاراً بشر کی سی یا محبوبِ دلنواز شاہِ دوسرا تاجدار لولاک لما کیسی آپ فرماتے ہیں۔ ظاہر صورت دیکھ کر مثلیت و برادری کا دم بھرنے والو! ساقی میخانہ گولڑہ نے تو غوطہ زنی کر کے اس بحر انوار ناپیدا کنار میں یوں ملاحظہ کیا ہے کہ

اے صورت ہے بے صورت تھیں ٭ بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ ڈسے اس صورت تھیں ٭ وچہ وحدت پھٹیاں جدگھڑیاں

اور عشقِ رسول میں ڈوب کر کیا پتے کی بات کہہ گئے خدا کی قسم کمال فرما گئے ہیں آپ چونکہ خود بھی اسی شمعِ رسالت کے پروانے تھے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

دَسّے صورت راہ بے صورت دا ٭ توبہ راہ کہ عین حقیقت دا
پر ایہہ کم اے بے سوجھت دا ٭ کوئی دریاں موتی نے تریاں

---

۱ ۔ اب جیئے رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ چونکہ حضرت شیخ التفسیر صاحب ہزاروی وزیرآبادی سیر کے دوران ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ میں شہادت پا گئے ہیں۔

Marfat.com

آگے کیفیاتِ وجدانیہ میں گم ہو کر پھر یوں سراغ حقیقت سے آشنا فرماتے ہیں کہ اے ظاہر بیں و صورتِ ظاہرہ حقیقت میں جو کہ خود بے مثل ہے، دیکھ کر آپ کو خود پر قیاس کر کے گمراہ ہو کر شیطان کو داد قیاس دینے اور اسکے پروگرام پر کہ جس نے ذاتِ باری کے سامنے بظاہر صورت آدم کو دیکھ کر سب سے پہلے مخلوق میں سے ءَاَسْجُدُ لِبَشَرٍ کا نعرہ لگایا تھا اسکے ہم مسلک و ہم پلہ بننے والو۔ آؤ۔ باز آؤ۔ فنا فی الرّسول مہرِ علی رضی اللہ تعالٰے عنہ کے جامِ چشت اہلِ بہشت سے پی کر پھر دیکھو پھر تمہیں جو یہ ظاہر بینی قعرِ مذلت و ضلالت کی وادیوں کی طرف لئے جا رہی ہے اسکو چھوڑ کر میرے ساتھ مِل کر دست بستہ ہو کر پکار اٹھو گے کہ

اس صورت نوں میں جان آکھاں ٭ جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے ربدی میں شان آکھاں ٭ جس شان توں شاناں سب بنیاں

اور اعلیحضرت رضی اللہ تعالٰے عنہ کی طرح آخر میں دیکھو کہ کسطرح آپ عجز و نیاز کے ساتھ خود کو دربارِ نبوت میں پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ؎

سُبْحَانَ اللهِ مَا اَجْمَلَكَ ٭ مَا اَحْسَنَكَ مَا اَكْمَلَكَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا ٭ گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

اور ہاں ہاں آؤ دیکھیں کہ یہ نورانی مسلک و مذہب والا جس کی تصنیف و تالیف نے قلندر لاہوری کو اسی طرح فیض عطا کیا جسطرح ایک مرشدِ کامل اپنی حیات ظاہرہ میں اپنے مرید کو عطا کرتا ہے۔ وہ جن کو عشاق مستِ بادۂ

Marfat.com

قیوم اور علماء حضرت علامہ روم جیسے پیارے القابات سے یاد کرتے ہیں وہ آپ کی طرح صرف بشر ہی کی سی تعریف بلکہ اس میں بھی اختصار کرتے ہیں۔ یا وہ بھی اسکے خلاف کچھ فرماتے ہیں تو یہ دیکھئے ان کی آواز دلنواز جو کہ مثنوی کی صورت میں آج بھی فضائے محیط میں موجزن ہے اس میں فرماتے ہیں۔

شہبازِ لامکانِ جانِ اُو ؛ رحمۃ اللعالمیں در شانِ اُو
سیّد و سرور محمد نورِ جاں ؛ بہتر و مہتر شفیعِ مجرماں
مغزِ قرآں روحِ ایماں جانِ دین ؛ ہست حبِ رحمۃ اللعالمیں

فرماتے ہیں کہ وہ لامکان کے شہباز اور جہان کی جان ہیں جن کی شان میں رب کریم نے رحمۃ اللعالمین فرمایا ہے۔ وہ ہمارے سردار و سرور اور روشنی عطا فرمانے والے ہیں اس مشت خاک کو اور بہتر سے بہتر ہیں واسطے شفاعت مجرمین کے فرمایا کہ وہ ہمارے جیسے نہیں بلکہ ہم جیسے مجرموں کے شافع ہیں اور پھر فرماتے ہیں اے پہاڑی شیخ القرآنو! اور اے ایمان کے قاسمی ٹھیکیدارو! تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ قرآن کا مغز اور ایمان کی روح اور دین کی جان کیا ہے سن لو اور ہوش گوش سے سن لو کہ رحمت اللعالمین کی محبت ہے نہ کہ ان سے رشتہ و اخوّت و مماثلت ہے۔

آئیے! اب ذرا عارف باللہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی تصانیف کا ازبر ہونا مبتدی کو منتہی بنانا ہے اور جس کی تصانیف کو یہ شہرت حاصل ہے کہ آج بھی دنیائے عرب و عجم میں قرآن و حدیث سے آشنا ہونے کے لئے ان کی تصانیف مبارکہ سے آشنائی ضروری ہے وہ کون ہے حضرت

Marfat.com

جامی۔ کون جامی ہاں ہاں وہ جامی جسکو علمی دنیا میں حضرتِ علاّمہ جامی رحمۃ اللہ علیہ کہہ کر یاد کیا جاتا ہے۔ وہ کیا فرماتے ہیں۔ وہ نبی کریم علیہ السلام کو صرف مختصر بشر ہی سمجھتے ہیں یا کچھ اور بھی فرماتے ہیں یہ دیکھئے وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے عالم کیف ومستی میں پرواز کی تو دیکھا کہ تمام انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی محوِ پرواز ہیں اور کسی اہم سے اہم جستجو کے تجسس میں محو ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مقبول ومقربانِ بارگاہِ صمدیہ یہ آپ کس چیز کی تلاش وجستجو میں محوِ پرواز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آج تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ محبوبیّت کی تلاش میں پرواز شروع کی ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ پھر کیا پایا ہے کہنے لگے کہ ہم نے ازحد پرواز کی اور معرفتِ مقامِ محبوبیّت سے آشنائی حاصل کرنے میں منہمک ومستغرق رہے مگر ہم نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ ودرجہ محبوبیت کو ہرگز ہرگز نہیں پایا۔ تو آپ نے یعنی حضرت عارف باللہ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا جامی رحمت اللہ علیہ نے اس تمام ذاتی مشاہدہ کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے کہ دیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

ہمہ پیغمبراں در جستجو اند ؎ خدادا ندکہ تو درچہ مقامی

کہ جملہ پیغمبرانِ خدا نے مقامِ مصطفٰے کو پانے کی کوشش میں پرواز کی مگر باوجود پرواز شدیدہ مشاہداتِ کبیرکے یہی بولے کہ یارسول اللہ! آپ کے مقامِ قرب کو آپ کا رب کریم ورحیم ہی جانے۔ ۵

Marfat.com

قدرِ مصطفٰے دی خدا جاندا اے ؎ خدا دی قدر مصطفٰے جاندا اے

اور سیدِ مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عاشقِ صادق۔ اسلام کا یہ صد ناز عالم اپنے آپ کو دربارِ نبوت میں یوں پیش فرماتا ہے کہ ؎

سگت را کاش جامی نام بودے

نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم ؎ زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی

کاش اِکہ یا رسول اللہ! میں آپ کے در کا کتا ہوتا۔ اللہ اکبر۔ قاسمی صاحب کیا آپ نے جو احادیث پیش فرمائی ہیں وہ مصنف شرح جامی کہ جن کی "جامی" پڑھ کر عالم عالم بنتے ہیں ان سے پوشیدہ ہی رہی تھیں؟ اور وہ حدیث جو تقویۃ الایمان کے مصنف نے پیش کر کے آپ سے رشتۂ مثلیت واخوت جوڑا ہے وہ ان کی نگاہ سے پوشیدہ ہی رہیں؟ یہ علمائے امت کہ جن کو حیاتِ نبویہ ظاہرہ سے جو کہ خیر القرون قرنی پر مبنی ہے کہ قربتِ قریبیہ حاصل ہے اور جنہوں نے تقویۃ الایمان میں پیش کردہ حدیثوں کے مخاطبین کے زمانے کو بالکل قریب سے دیکھا ہے ان کے عقائد ملاحظہ فرمائیے بقول آپ کے چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ یہ لکھتے کہ اگر کسی نے آپ کو بوجہ بنی آدم ہونے کے بھائی کہدیا تو کیا خلافِ نص کہدیا۔ (براہین قاطعہ ص۳ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

اور جس حدیث سے مولوی اسمٰعیل قتیل نے یہ فائدہ اٹھایا کہ

اولیاء۔ انبیاء۔ امام۔ امام زادہ۔ پیر۔ شہید۔ یعنی جتنے بھی اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب کے سب انسان ہیں اور بندے عاجز

Marfat.com

اور ہمارے بھائی ہیں مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔

(تقویۃ الایمان مطبوعہ کراچی ص۵۸ تصنیف مولوی اسمٰعیل قتیل دہلوی)

لیکن انہوں نے تو یوں لکھا ہے کہ

توئی سلطانِ عالم یا محمد ٭ زِرُوئے لطف سوئے من نظر کن

قاسمی صاحب! کلمہ بھی پڑھتے جاتے ہو اور مثل بن کر اخوت کا رشتہ بھی گانٹھتے جاتے ہو۔ اگر نہیں گانٹھتے تو خدارا بتلاؤ کہ جو مثلیت کا دعویٰ کرے اور بڑا بھائی کہے اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ میں نے سنا ہے کہ تم تقریریں کہا کرتے ہو کہ جی یہ ہم پر بہتان عظیم ہے کہ ہم حضور کو بھائی کہتے یا لکھتے ہیں فقیر نے تمہارے مولویوں کی کتابوں سے جن کو تم بقیۃ السلف۔ حجۃ الخلف۔ راس الفقہا والمحدثین۔ تاج العلماء الکاملین قدوۃ المحققین۔ امام ہمام۔ قطب العالم۔ جنید عصر۔ نعمانِ دوراں۔ بخاریٔ وقت۔ غوث الاعظم۔ مستجمع الصفات۔ مجددِ زماں۔ وسیلتنا الی اللہ۔ آفتاب و ماہتاب وہ جن کی شان یہ ہے ؎

بہر رشدِ خلق می آید رشید ٭ قطب عالم بحر عرفاں میر سید

اور یہ کہ جن کو کعبۃ اللہ قرار دے کر حاجیوں کو کعبۃ اللہ کی طرف سے بایں الفاظ روکا جاتا ہے کہ ؎

اے قوم! بحج رفتہ کجائید بکجائید ٭ معشوق دریں جاست بیائید بیائید

Marfat.com

دیگر جن کو یوسف ثانی ولاثانی بے نظیر دنیا کے آقا و سرتاج قبلہ وکعبہ ملجا وماوی ۔غیاث الحرمین ۔نائب رسول رب العلمین ۔مجتہد لعصر معدن فیوض وبرکات ۔امام ربانی مخدوم العالم ۔انسان کی شکل میں فرشتہ ان کے اوصاف احاطہ سے باہر ہیں ۔خلاصہ یہ کہ حضرت امام ربانی حُسنِ سیرت اور حسن صورت دونوں سے بہرہ ور اور ہمہ صفات موصوف آپ کی ذات مقدسہ ایسی مجموعہ محاسن تھی کہ ظاہر و باطن جس پہلو پر نظر ڈالی جاتی عقل کو تحیّر ہوتا ہر اہلِ بصیرت صاحبِ ذوق سلیم رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں جس وقت بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے کمال حسن سیرت کا معترف وشیدا ہو کر بے اختیار پکار اٹھا کہ مَا هٰـذَا بَشَـرًا اِنْ هٰـذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۔ (یہ کوئی بشر نہیں یہ تو کوئی فرشتہ ہے عزت دیا ہوا)

(خلاصہ تذکرۃ الرشید خصوصاً ص ۱۱،۱۲ حصہ دوم مطبوعہ میرٹھ)

قارئین! یہ اس مولوی کے القاب ہیں کہ جس نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی اس کتاب کو کہ جس میں یہ لکھا ہے کہ حضور بشر اور ہمارے بڑے بھائی ہیں یہ بڑی عمدہ اور اسکے تمام مسائل کو بالکل صحیح اور اسمٰعیل دہلوی کو ولیٔ کامل لکھا ہے ۔ ان کا وہ مولوی جو حضور کو محض بشر اور اس سے بھی مختصر سمجھے وہ ولیٔ کامل اور جو اسکو ولیٔ کامل سمجھے اس کی یہ شان! کہ مجدّد ۔غوثِ اعظم قطبِ دوراں ۔بخاریٔ وقت ۔مجتہد عصر اور مندرجہ بالا تمام القابات کا مستحق حتیٰ کہ بشریت نابود ۔ اور عزت دیا گیا فرشتہ ہو ۔ لیکن نبی کریم

Marfat.com

کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اس چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھ دیا۔ جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا۔ لوگ کہیں گے۔ کہنے دو۔"

(اشرف التنبیہ ص۲۶)

وہ کیا حرکات تھیں جن پر "لوگ کیا کہیں گے" کی عرض پیش کرنے پر جو کہیں گے کہنے دو کہا گیا ہے۔ مولوی رشید احمد صاحب کی شان ولایت و مجددیت جو کہ اشرف التنبیہ و تذکرۃ الرشید سے تحریر کی گئی۔ ان کا ایسا مولوی جنید زمانہ اور مجدد و بخاری دورِ حاضرہ کا امام ربانی۔ غوثِ وقت اور یہاں تک کہ بشر ہی نہیں بلکہ عزت دیا گیا فرشتہ ہے۔ ٹھیک ہے قاسمی صاحب! ؎

حج کعبہ بھی ہو گنگا کا ہو اشنان بھی
تاکہ خوش رحمٰن ہو راضی رہے شیطان بھی

معلوم ہوا کہ قاسمی صاحب اور ان کے اکابر کے نزدیک نبی پاک تو محض بشر۔ بلکہ ان کی شان اس سے بھی مختصر۔ صرف بڑے بھائی جیسی ہے۔ نہ کلمے کا لحاظ نہ نبوت و رسالت کا لحاظ اور نہ خلعتِ محبوبیت کا پاس۔ اگر وہ دیوبند کے سپوت اور گنگوہ کے مولانا ہوتے تو یقیناً سب کچھ ہوتے مگر اب کچھ بھی نہیں چونکہ نہ وہ گنگوہی ہیں نہ دیوبندی نہ قاسمی ہیں

Marfat.com

ان کی طرح کے بشر اور گاؤں کے چوہدری۔ احراریو! دیوبندیو! قاسمیو! حد ہو گئی کچھ تو خوفِ خدا کرو۔ ہم اہلسنت کا ایمان ہے کہ صرف انبیاء کا گروہ ہے جو کہ خطا و عصیان سے معصوم ہے اور صحابہ و اولیاء محفوظ ہیں ان گناہوں سے جو کہ بوجہ بشری فطرت و کثافت کے سرزد ہوتے ہیں مگر افسوس کہ دیوبندی دھرم میں اس معصوم نبی کریم کی تو صرف بشر کی سی تعریف بلکہ اس میں بھی اختصار چاہیئے لیکن وہ ملّاں جو کہ نہ تو گناہوں سے معصوم ہو نہ محفوظ۔ بلکہ جن کی شان مجددیت و مجتہدیت۔ قطبیت و غوثیت وجن کا تصوف اسی تذکرۃ الرشید میں بایں الفاظ موجود ہے کہ

"مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے۔ سو جسطرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچتا ہے۔"

دیگر تصوف ۲:۔ حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب و عمِ محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہما نے بیان فرمایا کہ

"ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع ہی میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجے میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب

نہ انبیٹھوی اس لئے وہ صرف بشر ہیں یا زیادہ سے زیادہ بڑے بھائی۔
مگر جو گنگوہی ہیں وہ غوث وقطب ۔ مجتہد و مجدد حتیٰ کہ وہ ایسے معصوم
ہیں کہ وہ بشر نہیں بلکہ فرشتے ہیں ۔ معلوم ہوا کہ قاسمی صاحب کے نزدیک
جو گنگوہ کا مرتبہ ہے وہ مدینہ منورہ کا نہیں ۔ اور جو رشید احمد کا ہے وہ
مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نہیں ۔ اور اگر قاسمی صاحب کا مسلک یہ
نہیں ہے تو وہ یا تو یہ حوالے جھوٹے ثابت کریں یا ان مُلّاؤں کو کہ جنہوں
نے حضور کو بوجہ بنی آدم ہونے کے مثل بڑے بھائی کے اور رشید احمد کو
بوجہ بنی آدم ہونے کے صفِ بشریّت سے نکال کر فرشتہ قرار دیا ہے ان
کے متعلق فرمائیں کہ کیا فتویٰ ہے ۔ امید ہے کہ قاسمی صاحب جواب
بالصواب سے ضرور نوازیں گے ۔

قاسمی صاحب ! جن مولویوں میں صرف بشریّت ہی بشریّت ہے
اور ملکیّت نہیں ۔ انہیں صفِ بشریّت سے نکال کر صفِ ملکیّت میں دھکیل
رہے ہو اور جن میں تینوں صفتیں یعنی بشری ۔ ملکی ۔ حقّی موجود ہیں ان کو
صفات ملکیہ وحقیہ سے نکال کر مثل بنا کر برادری کا رشتہ گانٹھنے کے لئے بوجہ
بنی آدم ہونے کی آڑ لے رہے ہو حالانکہ یہ اس ملکی وحقی شان والے آقا ہیں
کہ جن کے سامنے جبرئیل جیسا عزت وعظمت والا فرشتہ جو کہ رسلِ ملائکہ
میں سے ایک رسول اور ملائکہ کا سردار ہے حاضر ہو کر یوں عرض کرتا ہے
جسے طبرانی نے اوسط میں دلائل ابو نعیم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا
سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں

Marfat.com

اور آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حکایت فرماتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں یا رسول اللہ! میں نے تمام مشرق و مغرب گھوم کر دیکھے ہیں میں نے کوئی شخص محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہ دیکھا اور نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے افضل دیکھا گویا یہ شعر کہ۔ ؎

آفاقہا گردیدہ ام ٭ مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام ٭ لیکن تو چیزے دیگری

یہ جبرائیل علیہ السلام کے عقیدے کا ترجمہ ہے۔ جبرائیل جو ملائکہ کے سردار ہیں وہ بھی حضور کو بے مثل جانیں اور وہ رشید احمد جس کو تم نے جنسِ بشریت سے خارج کر کے ملک قرار دیا اور خود جس نے ملائکہ کے مسلک و عقیدہ کے خلاف نعرہ لگایا بشریت سے اُسے تم نے نکالا۔ ملکیت سے اسے اس کے نعرے نے نکالا۔ اب یہ معمہ قاسمی صاحب ہی حل کریں گے کہ وہ کونسی عجوبہ شئے تھی جسے گنگوہی کہا جاتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ مذکورہ میں قاسمی صاحب نے محض بشریت ہی کی رٹ لگائی ہے اور دیگر وہ احادیث کہ جو اس مسئلہ میں انہوں نے نقل کی ہیں انکے ترجمہ میں بھی صرف بشر بشر ہی کی رٹ موجود ہے۔ جہانتک بشریتِ محض کا سوال ہے یہ قاسمی صاحب بمع غلام خاں اینڈ کمپنی کا عقیدہ ہے یا اُن کے گرو ابلیس کا عقیدہ تو ہو سکتا ہے کہ جس نے مخلوق میں سب سے پہلے ءَ اَسْجُدُ لِبَشَرٍ کہہ کر کہا میں اس بشر کو سجدہ کروں۔ بطور تحقیر کے کہا اور راندۂ درگاہ الٰہی و دیگر لعنتی کر کے نکالا گیا دیگر شارع علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام کا حدیث مذکورہ میں یہ منشا کہ جو تم نے لیا ہے ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ کا یہی منشاء ہوتا تو آپ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کہ جو بشری کثافتوں سے معصوم تو نہیں لیکن محفوظ ضرور ہیں یہ نہ فرماتے کہ:

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ۔ ابوبکر! اتم صدیق۔ عمر! اتم فاروق۔ عثمان! اتم ذوالنورین۔ علی! اتم مرتضیٰ۔ فاطمہ! اتم پیکرِ حیاء۔ حسن! اتم مجتبیٰ۔ حسین! اتم سید الشہداء۔ اور اے تمام صحابہ کرام تم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ جیسی ڈگری یعنی رضائے خدا سے سرفراز تو ضرور ہو اور بے شک بمطابق اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ۔ میرے دوست ہدایت کے ستارے ہیں ان میں سے کسی ایک کی اقتداء بھی موجب ہدایت و عرفان ہے کے مصداق ہو اور اے خلفائے راشدین! اتم اس شان کے مالک ہو کہ خدا کے بعد آمنہ کا لال اور اس کے بعد تم ہی مطاع و مقتدا ہو اور جس طرح میرا قول و فعل سنت ہے اسی طرح تمہارا قول و فعل بھی سنت ہے عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ۔ فرمایا جب تمہیں کسی امر دینی کے نزاع کی صورت میں قولِ فیصل کی ضرورت پیش آئے تو میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت ہی تمہارے لئے قول فیصل ہے اور جو حسب فرمان باری تعالیٰ انعاماتِ ربانیہ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ کی ڈگریاں پاچکے ہوں۔ جن کی راہ کو رب کریم راہِ مستقیم قرار دے کر ہم کو اس راہ پر چلنے کی دعا مانگنے کا حکم دے اور ہر نمازی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ

Marfat.com

اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ عرض کرے اور یہ عرض صبح ومساء شب وروز میں پانچوں وقت اوقاتِ معینہ پر صبح نور کے تڑکے چار مرتبہ دن ڈھلے بوقتِ ظہر بارہ مرتبہ صلوٰۃ وسطیٰ یعنی نماز عصر میں چار یا آٹھ مرتبہ بوقتِ مغرب سات اور سوتے وقت یعنی عشاء میں سترہ مرتبہ علاوہ ازیں جب بھی بصورتِ نوافل رب کریم کو یاد کرے جب تک ہر ہر رکعت میں ان یارانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اس اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ میں شامل ہیں ان کی راہ طلب نہ کرے نماز ہی نہیں ہوتی۔

وہ صحابہ جو ہدایت کے ستارے ہوں — ہاں ہاں وہ صحابہ — جو ہادی ومہدی ہوں — اور وہ صحابہ جن کا قول وفعل بھی سنتِ نبوی کی طرح واجب التسلیم ہو — ہاں ہاں وہی صحابہ کہ جو دربارِ خداوندی سے انعامات واکراماتِ الٰہیہ کی ڈگریاں پاچکے ہوں — اور وہ صحابہ — جن کو سب سے بڑی اعلیٰ وارفع ڈگری جو کہ رضائے الٰہی کی ڈگری ہے وہ مل چکی ہو — اور وہ نورانی جماعت — کہ جن کی راہ طلب کرنے کا ہر نمازی کو — خواہ وہ کسی مکتبہ فکر کا کیوں نہ ہو امر دیا گیا ہو۔

جب اتنی شان والی تمام جماعت کو حضور اَلَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ کہیں تو تم بھی کہو۔ کہ ہاں ہاں ٹھیک ہے۔ تم بشر ہو۔ بے شک بشر ہو

ف ا۔ شاید اس لئے اکثر گستاخانِ صحابہ نماز نہیں پڑھتے کہ نماز اتنی دیر شرفِ قبولیت سے مشرف ہی نہیں ہوتی کہ جب تک نمازی اپنی نماز میں ان نورانی نفوسِ قدسیہ کی راہ طلب نہ کرے۔

Marfat.com

لیکن جب اس کی اتباع میں اسکے جمال وکمال کے مظہر اتم وصلی روزے رکھیں تو پھر جب وہ فرمادیں کہ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ اے ایسی عظیم شان والے صحابہ مجھ سے لفظ بشر سُن لینے پر اپنی طرح کا مت سمجھ لینا۔ فرمایا ۔ تم میں مجھ جیسا کون ہے ؟ میں اسطرح رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۳ مطبوعہ کراچی)

تمام جہان کے اولیاء ایک صحابی کی مثل نہیں ہو سکتے۔ تمام جہان کے صحابہ ایک نبی کی مثل نہیں ہو سکتے۔ پھر کوئی ملوثِ آلائش بشریہ جو کہ خطاؤں کا پتلا۔ فریب کی روٹیاں اور دغا کے سالن کھانے والا میرے محبوب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کیسے ہو سکتا ہے۔

بشر بشر کی رٹ لگائے جانا اور بے مثلیت کو چھپائے جانا تو ایسے ہے جیسے میں کہوں قرآن کریم فرماتا ہے کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ۔ (پ سورۂ انعام)

اور نہیں ہے کوئی زمین پر چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے پروں سے اڑتا ہو مگر امتیں ہیں تمہاری مثل ۔ دیکھ لیجئے ۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے زمین پر چلنے والے درندوں مثلاً کتے ۔ بلے ۔ گدھے ۔ خچر اور سوٗر اور پرندوں مثلاً اُلو ۔ گدھ ۔ کوّے ۔ چمگادڑ ۔ مکھی و مچھر وغیرہ کو بھی فرمایا کہ تمہاری طرح اُمتیں ہیں ۔ اب تم بھی امتی ہو یہ بھی امتی ۔ اور امت کو امت کے ساتھ خود اللہ تعالےٰ نے تشبیہ دی تو اب فقیر اگر اُمتِ دیوبندیہ قاسمیہ ۔

Marfat.com

رشیدیہ۔ انبیٹھویہ کو مجموعًا یا فردًا فردًا کہیے کہ جناب آپ کی اُلّو۔ گدھے یا خچر وغیرہ جیسے امتی ہونے کی سی تعریف ہونی چاہیئے بلکہ اس میں بھی اختصار ہی چاہیئے یا یوں کہیئے کہ جس طرح گدھا ایک امتی ہے اسی طرح قاسمی صاحب بھی امتی ہیں۔ یا جسطرح خچر امتی ہے اسی طرح قاسمی صاحب آپ بھی امتی ہیں۔ تو کیا آپ کی طبع گراں یہ بوجھ برداشت کرے گی۔ یا امتی ہونے کی اس قرآنی تشبیہ سے آپ یا آپ کے مقتدی چیں بجبیں تو نہ ہوں گے؟ ہونگے اور یقیناً ہونگے اور انہیں ہونا بھی چاہیئے۔ چونکہ ایک سچے مقتدی سے امید بھی یہی کی جاسکتی ہے۔

قارئین قاسمی صاحب فوراً تشبیہ بالا اُلو گدھ و خچر و گدھے وغیرہ کی مثل سے نکلنے کے لیئے کہیں گے کہ مولانا دیکھئے قرآن کریم نے تمام مخلوقات میں سے صرف اور صرف لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم کہہ کر صرف اور صرف انسان ہی کو احسن الخلق قرار دیا ہے لہذا میں ان امتوں کے ساتھ مماثلت نہیں رکھتا چونکہ میں احسن الخلق ہوں اور تمام وحوش وطیور احسن الخلق ہونے سے مستثنیٰ ہیں۔

قاسمی صاحب! اپنے زمرۂ وحوش وطیور سے اخراج کے لیئے تو دلائل تلاش کرلیئے اور زمرہ احسن الخلق نظر آگیا لیکن رسولِ پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے کوئی دلیل نظر نہ آئی بلکہ تم نے برادری کا ایک فرد قرار دینے والوں اور انکو بھائی کی طرح تسلیم کرنے والوں کو ولی وشہید قرار دے دیا اگر آپ کا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ بھی تعلق ہوتا تو

Marfat.com

جسطرح آپ کو اور اُلّو و گدھے کو ایک سا اَمتی کہنے پر آپ کے اس جاہل مقتدی کو جس نے نہ صَرف پڑھی اور نہ نحو جس نے نہ فلسفہ پڑھا نہ تفسیر نہ جغرافیہ پڑھا نہ جیو میٹری نہ اصول پڑھا نہ منطق صرف اسی تعلق کی بناء پر کہ اس نے آپ کی اقتداء میں چند نمازیں پڑھی ہیں اس نے یہ نہیں دیکھا کہ ہمارے مولوی صاحب کی اُلّو سے مماثلت دینے والا بھی ایک مولوی ہے جو کہ پڑھا لکھا ہے اس کے پاس دلائل ہیں بلکہ اس نے فقط یہ دیکھ کر کہ وحوش و طیور چونکہ جانور ہیں اور ہمارے مولوی صاحب اچھے بھلے انسان تو وہ بوجہ فقط اس نِسبت کے آپ کی یہ توہین ہرگز برداشت نہ کرے گا چونکہ اسکو آپ کے ساتھ تعلق ہے۔ اسی طرح قاسمی صاحب! اگر آپ کو بھی نبی پاک سے کچھ تعلق ہوتا تو اسمٰعیل دہلوی قتیل کے بڑا بھائی لکھنے پر آپ کی بھی غیرتِ ایمانی جوش میں آجاتی اور اس مقتدی کی طرح آپ بھی بوجہ کلمہ گو ہونے کے ایسے ملّاؤں سے بیزاری و نفرت کا اظہار فرما دیتے مگر آپ کا تو نبی پاک سے باوجود ان کا کلمہ پڑھنے کے اتنا بھی تعلق نہیں جتنا کہ تمہارے پیچھے نماز پڑھنے والے ایک عام مقتدی کو ہے اور آپ میں باوجود علمیت کے دعوے دار ہونے کے اس جاہل مطلق جتنی بھی غیرتِ ایمانی نہیں جس نے اپنے امام کی گستاخی برداشت نہ کی۔ اگر آپ میں غیرتِ ایمانی کا مختصر سا مادہ بھی ہوتا تو آپ ایسے ملّاؤں کا کبھی ساتھ نہ دیتے بلکہ ان کے ان کفریہ عقائد پر آگاہ ہوتے ہی جو ان کی تصنیفات میں بمع حوالوں کے گذ چکے ہیں بیزاری کا اظہار کر دیتے مگر آپ نے رسولِ پاک صاحب لولاک

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ پر اپنے ملاؤں کو فوقیت دے کر اس آیت کے عملاً مصداق ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا کہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ (پ سورۃ توبہ)

"انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے"۔

خداوند کریم بشریت کے ساتھ یُوْحیٰ اِلَیَّ فرما کر بشریتِ مصطفےٰ کو ممتاز فرمائے مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ۔ وَسِرَاجًا مُنِیْرًا فرما کر اس بشریت والے کو نورانی بشریت والے فرمائے اور پھر یہ نورانی بشریت والے اَیُّکُمْ مِثْلِیْ فرما کر اپنی بشریت کو بے مثل بشریت قرار دیں اور جن کے متعلق وہ صحابۂ کرام کہ جن کی بشریت کو بشریت کے لحاظ سے حضور کے علاوہ سب سے اعلیٰ قرار دینا چاہیئے فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ کہہ کر اپنی بشریت کو حضور کے قدموں پر نثار کریں جن کے متعلق سیّدنا جبریلِ امین علیہ السلام کا بھی یہی عقیدہ ہو کہ ؎

بسیار خوباں دیدہ ام ؎ لیکن تو چیزے دیگری

کہ اے کملی والے میں بشریت کے افرادِ اعلیٰ یعنی نبیوں اور رسولوں تک کی خدمت میں احکاماتِ الٰہیہ لاتا رہا۔ میں نے ان کو ہر نوع دیکھا لیکن آپ کو ان سب سے ایسا ممتاز پایا کہ چیزے دیگری یعنی آپ کی شان سب سے ممتاز ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے بشریت کو پستی سے بلندی نیچان سے اونچان زوال سے کمال زحمت سے رحمت تک پہنچا کر مخلوق کو خالق سے ملا دیا۔

Marfat.com

قاسمی صاحب اگر صرف صفتِ نُطق آپ کو اُتو و گدھے جیسے حیوانات کی مماثلت سے باکمال و بے مثال بنا سکتی ہے تو نبی کریم علیہ السلام کو نبوت و رسالت رحمت و رافت عظمتِ شفاعت بھی عام انسانوں اور بشروں سے ممتاز و بے مثل دیگر باکمال و باجمال بنا سکتی ہے ان کی تو یہ شان ہے کہ

کائنات حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی

اور جب سمٹی رسولِ پاک ہو کر رہ گئی

ہاں تو سیدنا جبرئیل علیہ السلام کا عقیدہ یہ ہو کہ آپ بے مثل چیزے دیگر ہیں۔ مولانا روم تمام امت کے اولیائے کاملین کے ساتھ حضور کے سامنے خود کو مجرم اور حضور کو شفیع مجرماں فرما کر ممتاز و بے مثل فرمائیں — عارف جامی خدا داند کہ تو در چہ مقامی کہہ کر اس بحث کو ختم فرماتے ہوئے خود کو آپکے در کا سگ قرار دیں۔ قیوم زمانی حضرت قبلہ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی بشریت تو ایک طرف جن کی پیدائش کو تمام بشریت کی پیدائش سے مستثنیٰ قرار دیں۔ اس لئے کہ تمام بشریت اربعہ عناصر سے اور آپ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے۔ اعلیحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کو مبداء الخلائق و حقیقت الحقائق قرار دیں اپنے آپ کو تجھ سے شیدا ہزار پھرتے فرما کر مماثل تو ایک طرف یہ کہیں کہ اے احمد رضا تجھ جیسوں کی وہاں کیا پوچھ ہے حالانکہ آپ ولی ابن ولی ابن ولی۔ عارف ابن عارف ابن عارف محقق ابن محقق ابن محقق ہیں لیکن فرماتے ہیں کہ کملی والے کے دربار میں ہمارے عرفانِ ولایت کی کیا حقیقت ہے

Marfat.com

کہاں نبوت کا بحرِ ناپید اکنار اور کہاں مجھ جیسا گناہگار میں ہی کیا ہوں مجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں اور حضرتِ اعلیٰ ساقیٔ مئے چشت اہل بہشت غواص بحرِ عرفاں وحدت شیدائے عرفانِ نبوت پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی رضی اللہ تعالے عنہ آپ کو مظہرِ جمال الٰہی وسیلۂ قرب وحدتِ خدا فرماتے ہوئے خود کو دربارِ نبوت میں پیش فرمانا گستاخی تصور کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کِتھے مہر علی کِتھے تیری ثنا ۞ گستاخ اکھیں کِتھے جا لڑیاں

جنکو تمام صحابہ کرام اولیائے عظام علمائے ذی احترام بے مثل قرار دیں اور بایں الفاظ کہ آئینہ کلمۂ توحید ہمہ تن تفسیر کلامِ مجید تاجدار مرسلیں فخر دنیا ودیں رحمۃ اللعالمین راحتہ العاشقین مراد المشتاقین عالم علم الاولین والآخرین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین باعثِ ایجاد جزو کل ہادی السبل فخر الرسل مولائے کائنات خلاصۂ موجودات فخر الارض وسمٰوٰت مصدر الحسنات۔ شہنشاہِ کونین مالکِ دارین سید الکونین امام الاتقیاء سرور انبیاء حبیب کبریا شاہِ ہر دو سرا مالکِ کون ومکاں شب اسرا کے دولہا نور مجسم کاشفِ اسرار لوح وقلم ہادیٔ اعظم ملجائے معظم شفیع دو عالم فخر آدم وبنی آدم روحِ روانِ عالمیاں وعالم وارث علوم اولین مورث کمالات وکمالات آخرین قائد فوج اسلام دامغ جیوش اصنام نکہت چمنستان ملکوت اصل سربستان ناسوت ثمرۂ سدرہ محبوبیت شگوفہ شجرۂ مقبولیت شہباز آشیاں قربت عارف رموزان وحدت وکثرت طاؤس مرغزار جنت

Marfat.com

فارس مضمار لاہوت شہسوار میدان جبروت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وعترتہ وادلیائے امتہ وعلمائے ملتہ اجمعین آمین برحمتک یاارحم الراحمین جیسے نورانی القابات سے یاد کیا ہو جس کی اونی کملی کو قرآن پاک یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اور سوتی چادر کو یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کہہ کر جس کی نورانی چشمان مبارک کو مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کہہ کر جس کے سینہ فیض گنجینہ کو اَلَمْ نَشْرَحْ ہونٹوں کو نٓ زبان کو قلم کہہ کر۔ زلفوں کو وَاللَّیْلِ اور مکھڑے کو وَالضُّحٰی کہہ کر جس کے نور بھرے بشرے کو طٰہٰ اور جس کی نورانی ذات ستودہ صفات کو یٰسٓ قرار دے کر خطبے پڑھے جائیں۔

اسکو تو صرف بشر بڑا بھائی کہو چودھویں صدی کے مُلّاں آنکھوں کے اندھے رنگ کے کالے چندوں کی روٹی پر گذر اوقات ہندو کی ہولی کے پانی کو جائز اور سبیل حسین کے پانی کو ناجائز۔ دیوالی کی کچوریوں کو جائز اور غوث اعظم قطب عالم کی گیارہویں شریف کو ناجائز قرار دینے والو کہ قطب غوث ابدال امام خاتم الاولیاء جنید دوراں بخاریٔ زماں حتیٰ کہ وہ بشر ہی نہیں بلکہ فرشتے میں کہو۔ کچھ تو خوفِ خدا کرو۔

جب وہ پوچھیں گے سرِ محشر بلا کے سامنے
کیا جوابِ کفر دو گے تم خدا کے سامنے

قاسمی صاحب آخری اور فیصلہ کن حوالہ فقیر اس ذات کا پیش کرتا ہے جو کہ مولوی اشرف علی و قاسم نانوتوی۔ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی کے پیر ہیں اور جن کی تعریف قصائد قاسمی مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ ملتان میں یوں

Marfat.com

الفاظ موجود ہے۔

بحقِ مقتدائے عشق بازاں ٭ رئیس و پیشوائے جاں گدازاں
امامِ راست بازاں شیخ عالم ٭ ولے خاص صدیق معظّم
شہِ والا گہر امداد اللہ ٭ کہ بہر عالم است امداد اللہ

یہ حضرت علیہ الرحمۃ اس مسئلہ کا بایں الفاظ نفیس حل پیش فرماتے ہیں ملفوظ ۹۱۔

فرمایا صوفیاء نے اذکار اس لیئے مقرر کیئے ہیں کہ انسان صفت بشریہ سے نکل کر متصف بصفات اللہ ہو جائے پس کوشش کرنا چاہیئے

مشکلے نیست کہ آساں نشود ٭ مرد باید کہ آساں نہ شود

(امداد المشتاق صہ ۶۶ مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفرنگر)

کیوں جی قاسمی صاحب کتاب بھی تمہاری مصنف بھی تمہارے۔ پریس بھی تمہارا۔ صرف ناقل ہم ہیں۔ فرمائیے اب کیا فتویٰ ہے آپ کا قبلہ حاجی صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق کہ جنہوں نے بوجہ ذکر اذکار کے انسان کو صفت بشریت سے نکال کر متصف بصفات اللہ قرار دیا اب فرمائیے کہ حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کون ذاکر ذکر خدا ہو سکتا ہے جن کو اتنی فنائیت تامہ حاصل ہے کہ قرآن میں اللہ نے جن کی مار کو وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ فرمایا اور يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ کہہ کر جن کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا کہہ کر جن کی رضا کو اپنی رضا قرار دیا ہو۔ تو جب امتی اذکار سے متصف بصفات اللہ ہو سکتا ہے تو حضور جو کہ سید الذاکرین ہیں وہ کیسے تمہارے

Marfat.com

جیسے بشر اور تمہاری برادری میں شامل ہو کر تمہارے بڑے بھائی ہو سکتے ہیں۔

قاسمی صاحب باقی مسائل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات کے ہیں جو کہ آپ نے عالم غیب۔ حاظر و ناظر۔ مختار کل جیسے عنوانات قائم کر کے تحریر کئے ہیں۔ مگر یہ عنوان کہ (دلائل بشریت) اور پھر جس میں آپ نے جو پانچ حدیثیں تحریر کی ہیں۔ ان پانچوں حدیثوں سے تو آپ کا مدعا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مسئلہ صرف بشریت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں بلکہ بے مثل بشریت مصطفٰے علیہ السلام دیگر روحانی باپ کے انکار کا ہے جو کہ فقیر نے تمہاری ان دو کتابوں سے جو کہ آپ کے قرآن و حدیث و اقوال مفسرین و محدثین دیگر اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین کے ارشادات سے بھی زیادہ عزیز ہیں پیش کر دیا لہٰذا اب تم جب تک ان دونوں یا ان کی طرح کے مضمون کی دوسری کتابوں سے اعلانیہ انکار اور لکھنے والوں سے بیزاری اربعین کی طرح تحریر کر کے شائع نہ کرو گے تمام پاکستان کے مسلمان عموماً اور اہل شہر لائلپور و مضافات لائلپور کے مسلمان خصوصاً یہ تسلیم کریں گے کہ تم بھی اس صاحب لولاک علیہ السلام کو اپنے جیسا بشر اور بڑا بھائی ہونے کا اقرار اور بے مثلیت و روحانی باپ ہونے انکار کر رہے ہو جس پر کفر ہونے کا فتویٰ ماقبل علامہ خیر الدین رملی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے گذر گیا۔ امید ہے کہ مسلمانانِ پاکستان اور بالخصوص مسلمانان شہر لائلپور و مضافات لائلپور کو مطمئن کرنے دیگر اپنی صحیح اسلامی پوزیشن واضح کرنے کے لئے قاسمی صاحب ضرور وضاحت

Marfat.com

فرمائیں گے۔ طالبِ وضاحت

فقیر قادری ابوالمقبول غلام رسول گل غفرلہ نقشبندی خطیب مجددی جامع مسجد غلام محمد آباد شہر لائلپور۔

مسئلہ علمِ غیب عطائی

برائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

قبل اسکے کہ فقیر اس مسئلہ میں قاسمی صاحب کی طرف سے پیش کردہ احادیث طیبات جوکہ انہوں نے علمِ غیب عطائی کی تردید میں پیش کی ہیں اور اصولاً جن سے علمِ غیب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے پیش کرے اور مزید علم غیب شریف پر قرآن وحدیث سے دلائل پیش کرے یہ گذارش کرنا موزوں وضروری سمجھتا ہے کہ اس مسئلہ میں اپنا اور اپنے اکابر کا مسلک پیش کر دے تاکہ مسئلہ مذکورہ سمجھنے میں آسانی میسر آسکے۔

ہمارا یہ ایمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کریم جل جلالہٗ وعم نوالہٗ واتم برہانہٗ واعظم شانہ نے جو علومِ غیبیہ عطا فرمائے ہیں اس علم غیب عطائی کو علم الٰہی سے کوئی نسبت حاصل نہیں مثلاً یوں سمجھئے کہ کوئی چڑیا سمندر پر جائے اور اس سمندر میں سے بقدر ہمت اپنی چونچ میں پانی لے آئے

Marfat.com

بلاتشبیہ وتمثیل علمِ الہٰی ایک سمندر ہے اور اس سمندر میں سے علمِ غیب مصطفیٰ عطائی کلی ایک قطرہ کی مثل ہے اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے بالمقابل ہمارے حضور کا علم ایک سمندر ہے اور تمام انبیائے کرام کا علم مثل ایک قطرے کے ہے۔ رب کریم کے علم پاک کے سامنے علمِ مصطفیٰ جزوی اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بالمقابل علمِ غیب مصطفیٰ کلی ہے۔

اور حضور علیہ السلام کے علمِ غیب شریف عطائی کے مسئلہ یا بوساطتِ مصطفیٰ جملہ اولیائے کاملین کو علم غیب عطا ہونے کے مسئلہ میں کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا علاوہ معتزلہ کے چونکہ معتزلہ اولیائے کاملین کو علم غیب ملنے کے منکر ہیں لیکن ہم اہلسنت بوسیلۂ مصطفیٰ اولیائے کاملین کے علم غیب شریف کے بھی قائل ہیں اور آجتک کسی بھی مسلمان نے اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کیا بلکہ جمہور علمائے کرام مفسرین ومحدثین وفقہائے اہلسنت نے تو اپنی تصنیفات میں یہانتک مرقوم فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے علوم خمسہ کی تمام جزویات سے بھی مطلع فرمادیا ہے۔ اب قارئین کرام ذرا خود اندازہ فرمائیں کہ جو شخص قرآن وحدیث اقوال ائمہ جملہ علماء ومفسرین محدثین محققین کے خلاف یہ عقیدہ رکھے کہ جو شخص حضور علیہ السلام کے عالم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ[۱] کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

---

۱ :۔ یہ اہلِ اسلام حنفی سنی مسلمانوں کو دھوکہ دیا جارہا ہے ورنہ تمام مفسرین ومحدثین وعلمائے احناف نے علم غیب عطائی نبی کریم رؤف الرحیم کے لئے بالصراحت جانا اور مانا ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔ (فقیر قادری ابوالمقبول غفرلہ)

Marfat.com

اور پھر یہی مصنف مذکورہ فتاویٰ میں اسی مقام پر چند سطر بعد یوں تحریر کرتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ بجمیع اشیاء آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم غیب ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۴)

پھر اگلے صفحہ پر یہ تحریر موجود ہے کہ علمِ غیب خاصۂ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۴)

اس صفحے پر اکثر علمائے دیوبند مثلاً مولوی محمود الحسن۔ مولوی خلیل احمد اور بھی دیگر کئی مولویوں کے دستخط موجود ہیں۔

ہم اہلسنت و جماعت حنفیوں بریلویوں کے نزدیک مندرجہ بالا عقیدہ رکھنے والا جو کہ فتاویٰ رشیدیہ میں موجود ہے بد مذہب خائب و خاسر اور صدہا آیات و احادیث کا منکر ہے چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اُس عطا کا کہ جو قرآن کریم میں جگہ جگہ مرقوم ہے انکار کر رہا ہے۔ بلکہ اس دھڑے کے حکیم الامت تھانوی جی تو یہانتک گستاخ نکلے کہ انہوں نے علمِ غیب مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کو زید و عمر ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم سے تشبیہ ہی نہیں دی بلکہ لکھا کہ ایسا علمِ غیب تو ان مندرجہ بالا تمام دیوانوں و بہائم و حیوانات کو بھی حاصل ہے۔

(دیکھیے کتاب حفظ الایمان لبسط البنان مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی مطبع علمی پریس محلہ چوڑیوالان دہلی)

Marfat.com

اسی رسوائے زمانہ عبارت اور گستاخانہ جرأت کی بناء پر علمائے عرب وعجم نے تحریر فرمایا کہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہے اور پھر جو شخص ایسے اعتقاد والے کے اس اعتقاد سے مطلع ہوکر اس کے اس اعتقاد کا مؤید ہے ہر ایسا شخص یا اشخاص کافر ہیں۔ دیکھئے فتاویٰ حسام الحرمین تصنیف اینیف اعلیٰحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

سوال:۔ غیب کسے کہتے ہیں۔

جواب:۔ مَاغَابَ عَنِ العباد جو چیز بندوں سے چھپی ہوئی ہو۔

قولہ تعالیٰ عَالِمُ الْغَیْبِ عَالِمُ مَا غَابَ اَبْصَارِ خَلْقِهٖ فَلَمْ یَرَوْهُ جاننے والا اس چیز کا جو مخلوق کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو تو انہوں نے اس چیز کو نہ دیکھا ہو۔ (زرقانی جلد ہفتم ص۱۹۹ ابن جریر)

نبا بمعنی خبر ہے اس کی نظیر قرآن کریم میں اس طرح موجود ہے۔ عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاءِ الْعَظِیْمِ ط سوال کرتے ہیں آپ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بڑی خبر یعنی قیامت کے متعلق تو اب جب کہ معلوم ہوگیا کہ نباء بمعنی خبر ہے تو اب ذرا لفظ نبی کے معنی پر غور کیجئے۔ نبی مشتق ہے نباء سے اور نبیؐ صیغہ ہے صفت مشبہ کا تو اب نبی کے معنی ہوئے خبردار، خبر رکھنے والا۔ چنانچہ یہ دیکھئے المنجد اس میں یہ عبارت موجود ہے۔ اَلنَّبِیُّ وَالنَّبِیُّ اَلْمُخْبِرُ عَنِ الْغَیْبِ اَوْ لِمُسْتَقْبِلِ بِالْهَامِ مِّنَ اللّٰهِ (المنجد ص۸۴۵ مطبوعہ مصر)

اسی لئے اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجددِ مائتہ حاضرہ مؤیدِ ملتِ طاہرہ

Marfat.com

الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالے عنہ نے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ کا معنی غیب کی خبریں دینے والا کیا ہے۔

غیب بمعنی پوشیدہ پر چار آیات شاہد ہیں جوکہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ لِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّخَافُہٗ بِالْغَیْبِ۔ (پ۱ سورۃ البقرۃ)

۲۔ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ۔ (پ۲۶ سورۃ ق)

۳۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ (پ۱ سورۃ البقرۃ)

۴۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ کَبِیْرٌ۔

ترجمہ آیت ۱۔ تاکہ معلوم کرے اللہ تعالے کہ کون ڈرتا ہے اس سے بن دیکھے۔

ترجمہ آیت ۲۔ جو ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے۔

ترجمہ آیت ۳۔ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں بن دیکھے۔

ترجمہ آیت ۴۔ بیشک جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بن دیکھے ان کے واسطے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے۔

قاسمی صاحب سمجھے غیب کا معنی یعنی مَا غَابَ عَنْکَ دیگر غیب مَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ جو چیز بندوں سے غائب ہو تو جب نبا بمعنی خبر ہے تو نبیؐ بمعنی خبریں دینے اور خبریں رکھنے والا کے ہوا۔

یہ تمام بحث قرآن کریم کے لبعد زرقانی و ابن جریر جیسی معتبر کتب احادیث کے علاوہ لغت کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ کتاب المنجد جوکہ آپ نے

Marfat.com

شاید کبھی خواب میں بھی نہ دیکھی ہوگی اس میں بھی غیب کا معنی اوجھل حواس خمسہ سے مخفی اور نباء بمعنی خبر اور نبیؐ کا معنی خبریں رکھنے یا خبریں دینے والا ہی ثابت ہے۔

گویا کسے باشد کوئی بھی ہو جب بھی وہ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ تلاوت کرتا ہے علم غیب مصطفیٰ کا اقرار کر لیتا ہے۔ اب دیکھئے کہ کتنا جاہل ہے وہ شخص جو ایک طرف تو حضور کو نبی بھی کہہ رہا ہے اور نبی کہہ کر پھر علم غیب شریف عطائی کا انکار بھی کر رہا ہے۔ قاسمی جی آپ مع غلام خاں اینڈ کمپنی کے یا تو صدق دل سے حضور علیہ السلام کے علم غیب شریف عطائی کا اقرار کر کے مومن بن جاؤ یا آج سے نبی کو نبی کہنا چھوڑ دو یہ دورنگی منافقین کو ہی زیب دیتی ہے کم از کم محمد ضیاء جیسے نامی شخص کو زیب نہیں دیتی۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا ؛ سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اب جب کہ یہ ثابت ہو گیا کہ غیب وہ جو پوشیدہ ہو تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے علم غیب مانتے ہیں ان سے گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہیں جن کی یہ شان ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ یعنی اللہ پر کوئی شئے مخفی نہیں تو علم بمعنی دانستن ہے یعنی جاننا اور غیب کا معنی ہے چھپی ہوئی چیز حالانکہ اس سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ہے تو پھر اسکا معنی کیا ہے حالانکہ وہ خود فرماتا ہے عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ جاننے والا چھپے اور ظاہر کا۔ تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ جاننے والا مَا غَابَ عَنْکَ یا مَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ کا لہذا جہاں بھی قرآن کریم میں عَالِمُ الْغَیْبِ کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے آیا ہے وہاں غیب مَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ

کے ... ہے ... وہ ... ہے کہ چونکہ ...

Marfat.com

چھپی ہوئی ہے لہذا غیب ہے لیکن اللہ پر بذاتہ اور اسکے نبی پر بعطائے الٰہی ظاہر ہے پس یہی معنی ہے عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ کے۔

اس بحث سے قاسمی غلام خانی پارٹی کا وہ اعتراض جو کہ وہ اکثر کیا کرتے ہیں کہ جو چیز ظاہر ہو اس پر غیب کا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے چونکہ جب ظاہر ہو گئی تو غیب نہ رہی رفع ہو گیا اسلئے کہ غیب مَا غَابَ عَنِ الْعِبَاد ہے یعنی وہ اللہ و رسول سے پوشیدہ نہیں۔ ہاں البتہ ہم سے پوشیدہ ہیں یعنی ابتداء سے لے کر انتہا تک جو معرضِ وجود میں آ چکا ہے یا آئے گا ان میں سے جو کہ ہم نے نہیں دیکھا مثلاً جنت۔ دوزخ۔ جنت کی نعمتیں دوزخ کی صعوبتیں یہ ہمارے لئے غیب ہیں اور جو ہم نے دیکھ لی ہے وہ ہمارے لئے شہادت کا درجہ رکھتی ہے تو گویا عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃ کا معنیٰ اب یہ بنا کہ جاننے والا تمہارے حواسِ خمسہ سے مخفی اشیاء کا اور ان کا جن پر تمہیں شہود ہو چکا ہے۔ یعنی ظاہر ہو گئیں بس علمِ غیبِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عطائی کا یہی معنیٰ ہے کہ مَا غَابَ عَنِ الْعِبَاد جس کے معنی خدا خود جانتا ہے اور آپ نے اپنے محبوب کو جتا اور بتا دیا ہے نہیں نہیں!! بلکہ شبِ معراج اسکا مشاہدہ بھی کرا دیا ہوا ہے اس لئے تو فرمایا ہے کہ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اے غیب کی خبریں رکھنے اور دینے والے! چنانچہ اللہ کریم نے اس علمِ غیب عطائی کا قرآن کریم میں متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے جو کہ اپنے محل پر بیان ہو گا۔ یہ معاملہ کہ یہ علمِ غیب شریف کتنا ہے یہ عطا فرمانے والا معبود جانے یا جسکو

Marfat.com

عطا فرمایا ہے وہ محبوب جانے ہمیں اس کی ناپ تول کے لئے پٹواری یا
گرداور بننے کا حکم نہیں بلکہ ایمان لاکر تقویٰ اور پرہیزگاری حاصل کرنے کا
حکم ہے ارشاد باری تعالٰی ہے کہ ہُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ط

(پ ا سورۃ البقرہ)

ہدایت واسطے پرہیزگاروں کے۔ وہ لوگ جو کہ ایمان رکھتے ہیں ساتھ
چھپی ہوئی چیزوں کے جو دیکھی ہوئی نہیں۔ قائم کرتے ہیں نماز کو اور خرچ
کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو دیا ہوا ہے۔

معلوم ہوا

کہ غیب پر ایمان پرہیزگار لائیں گے اور وہی ہدایت یافتہ ہونگے
پھر ان کی شان یہ ہے کہ وہ ایمان بالغیب کے بعد نماز قائم کرتے اور
صدقہ نافلہ واجبہ اور دیگر زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔

قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت و صداقت کے قربان کہ اللہ
کریم نے کئی سو سال پہلے فرما دیا کہ قرآن ہدایت ان کو دے گا جو غیب
پر ایمان لائیں گے اور پھر ان کی یہ نشانی بیان فرمائی کہ غیب پر ایمان لانے
والے ہی نماز قائم کرتے اور صدقہ نافلہ و واجبہ کا بھی وہی خیال رکھتے اور
پوری انہماک سے ادا بھی کرتے ہیں۔

الحمدللہ! ہم نے اس زمانے میں ان آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے
کہ غیب کے منکر سنتوں کو غیر مؤکدہ کی آڑ لے کر اور نوافل کو غیر ضروری قرار

Marfat.com

دیگر ہضم کر جاتے ہیں۔ دیگر شرک وبدعت کی آڑ میں کئی قسم کے صدقات نافلہ کے بھی منکر ہیں اور اہلسنت وجماعت کا یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ پر پورا پورا ایمان ہے۔ اور یہ فرض وسنت ہی نہیں بلکہ عموماً نوافل تک بھی ادا کرتے اور دیگر مختلف صورتوں میں اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ بھی کرتے رہتے ہیں۔

قاسمی صاحب کی طرف سے علمِ غیب عطائی کی تردید میں پہلی اور بلحاظ اربعین حدیث شریف نمبر ۲۱ اور اس میں اُنکی تفسیر بالرائے کا پوسٹمارٹم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا یَعْلَمُ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی یَاْتِی الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ اِلَّا اللّٰهُ۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مفاتیح غیب یہ پانچ چیزیں ہیں جنکو بجز خدا تعالٰے کے اور کوئی نہیں جانتا۔ خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا

Marfat.com

کہ کل کیا واقعات رونما ہونگے اور سوا خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ ارحام (بچہ دانیوں میں) کیا ہے (مثلاً نر ہے یا مادہ وغیرہ) اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور کسی نفس کو معلوم نہیں کہ اسکی موت کس سرزمین میں واقع ہوگی اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی۔

مُلّاں جی بیشک مفاتیح الغیب یہ پانچ ہیں اور انکو خداوند کریم یا اسکی عطا کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ فقیر نے اس کی عطا کی قید اسلیئے رکھی کہ اگر یہ قید نہ ہو تو وہ روایات جن میں حضور پرنور نے ان پانچ غیبوں کی خبر دی ہے ظاہر ہے ذاتی طور پر تو آپ ایک تنکے کا بھی علم نہیں رکھتے لہٰذا پھر یہی کہیں گے کہ حضور نے بعطائے الٰہی ہی خبر دی اور اگر بعطائے الٰہی کی قید درمیان سے نکالدیں تو پھر ارشادات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بلکہ حقیقت ارشادات خداوندی ہی میں تضاد رہانی ہوگی۔ افسوس ہے کہ انگریزوں میں سے جو کہ درحقیقت دشمن اسلام ہو ایمان میں فرق ہے منصف مزاج مورخ اسلام اور بانی اسلام کو سچا صادق اور امین تسلیم کریں اور بانی اسلام کے ارشادات میں تضاد ہونے کا ہر پہلو انکار کریں مگر یہ نظاہر پیٹ کہلانے والے جُبّہ پوش خطیب شیخ القرآن و شیخ الہند شیخ الاسلام و شیخ الحدیث کلمہ پڑھا کر ایسے اصول وضع کریں کہ جن سے آپ کے ارشادات طیبات میں تضاد محسوس و معلوم ہو۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ۔۔۔ خصوصاً نا سعیدیت کی اس وبا سے

اگر بانی اسلام کے اقوال میں ہی آپ نے تضاد پیدا کر دیا اور وہ بھی خود

Marfat.com

تو بتلاؤ کہ عیسائیت و پرویزیت ۔ مرزائیت وغیرہ پھلے پھولے گی یا نہیں ۔ ہوا و حرص کے بندو ذرا سوچو اور اپنے اکابر کے اندھے چکر میں پھنس کر اس مصرعہ کے مصداق کہ

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

نہ بنو

اب آپ ان احادیث کا مطالعہ و ملاحظہ فرمایئے کہ جن میں رب کریم کے حبیب اور ان کے غلاموں کو رب کریم کی طرف سے علوم خمسہ میں سے بھی علم عطا فرمانے کا ثبوت موجود ہے ۔

چنانچہ اس وقت کہ جب عیسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے تو جب قوم نے آپکی مخدومہ والدہ پر معاذ اللہ بہتان تراشی کی تو آپ نے انکی اس بہتان تراشی پر عرض کیا کہ اے خالق دوالک اب میں کیا کروں ۔ ارشاد ہوا کہ تم چپ رہو اور اس بچے کی طرف اشارہ کر دو چنانچہ جب قوم نے کہا کہ اے مریم یہ بچہ کیسے اور کہاں سے لے آئیں تو آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کیا قوم نے کہا بھلا گودی کے بچوں نے بھی کلام کیا ہے جو تمہارے اشارے پر یہ بچہ بھی گفتگو کرے ۔ ابھی یہ محو گفتگو ہی تھے کہ آپ نے فرمایا قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ کہا کہ آج میری مخدومہ کنواری پاک والدہ پر معترض ہونے والو کل تم ہی سے ایسے لوگ ہونگے جو کہ مجھے خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیں گے یاد رکھو میں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بلکہ خدا کا بندہ ہوں اور سنو اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ اس نے مجھے کتاب بھی دی ہے ۔ یہ بھی کل کی خبر ہے کہ ابھی کتاب ملی نہیں مگر آپ نے مَاذَا تَکْسِبُ غَدًا میں ہونے والے معاملہ کی طرف

Marfat.com

اشارہ فرمایا اور پھر فرمایا کہ اس نے مجھے نبی دغیب کی خبریں دینے والا جیسے کہ میں دے رہا ہوں، بھی بنایا وَجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ اور اس نے مجھے برکت والا بنایا جہاں بھی رہوں۔ درحقیقت یہ بھی اپنی اس نقل مکانی کی طرف اشارہ ہے جو کہ بامر الٰہی آپ نے ابھی نہیں فرمائی۔ پھر فرماتے ہیں کہ برکتیں میرے ساتھ ہیں میں جہاں بھی رہوں چاہے زمین پر رہوں چاہے آسمان پر وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم بھی دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں یہ بھی عِلم مَاذَا تَکسِبُ غَدًا میں شمار ہے وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا اور اس نے مجھے بمع میری والدہ کے متقی بنایا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا میرے اور میری والدہ کے تقویٰ و طہارت کے علاوہ میرا سرکش و بدبخت نہ ہونا یہ علامت ہے اس چیز کی کہ میں (معاذ اللہ) ولدالزنا بھی نہیں ہوں۔ پھر جب میں ولدالزنا نہیں تو پھر طیبہ و طاہرہ والدہ پر شک و شبہ فضول ہے۔ لہٰذا اسکے پچھلے جملے سے علم مَا فِی الْاَرْحَام کا ثبوت ہوا۔ قاسمی صاحب کیا خیال ہے حوالہ بھی قرآن کا ہے پ۱۶ سورۃ مریم میں یہ سب واقعہ موجود ہے عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی کریم کے مقتدی ہیں۔ جن کا مقتدی علم مَا فِی غَدٍ وعِلم مَا فِی الْاَرْحَام بیان کرے اور رب کریم کرائے تو ان کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم مَا فِی الْاَرْحَام یا علم مَا فِی غَدٍ کیونکر چھپایا ہوگا کہ جن کی شان یہ ہے کہ ۔۔۔

Marfat.com

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری ؛ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(عارف جامی علیہ الرحمۃ)

وہ کنواری پاک مریم ؛ وَنَفَخْتُ فِیْہِ کا دم

ہے عجب نشانِ اعظم ؛ مگر آمنہ کا جایا

وہی سب سے افضل آیا

(اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یا یوں کہو کہ حضور حبیب اللہ نہیں ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ روح اللہ سے تو علم ما فی غدٍ پوشیدہ ہو اور علم ما فی الارحام بھی انہیں حاصل ہو تو کیا حضور علیہ السلام معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کم شان والے ہیں انکو علم ما فی غدٍ و علم ما فی الارحام حاصل نہیں۔

نوح علیہ السلام اور علم ماذا تکسب غدٍ و دیگر علم ما فی الارحام

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا ۝ اِنَّکَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا ۝

(پ ۲۹ سورۃ نوح)

اور نوح علیہ السلام نے عرض کی کہ اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بھی بسنے والا نہ چھوڑ بیشک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے

Marfat.com

بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہو گی تو وہ بھی بدکار و بڑی ناشکر ہو گی۔

معلوم ہوا کہ نبی اپنے نورِ نبوت سے آئندہ نسلوں کی بدبختی اور نیک بختی سے خبردار ہوتے ہیں اس لئے نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ اب ان کی پشت سے مومن پیدا ہی نہیں ہونگے۔ یہ علوم بھی علوم خمسہ سے ہیں جو رب کریم نے انہیں بخشے تو پھر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا تو کیا پوچھنا۔ (تفسیر نور عرفان فی حاشیۃ القرآن)

قاسمی صاحب کیا قرآن کریم کی یہ آیۃ کریمہ یہ نہیں بتلا رہی کہ نوح علیہ السلام نے دو ایسے امور غیبیہ کہ جنکا غیوب خمسہ سے تعلق ہے بیان فرمائے یُضِلُّوا عِبَادَكَ یہ کفار کے زمانہ استقبال میں گمراہ کرنے کا فرمان ہے جو کہ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا کے قبل از وقت اظہار پر دال ہے دیگر وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۵ سے علم ما فی الارحام و ما فی الاصلاب بھی نوح علیہ السلام کے لئے ثابت ہو گیا ہے۔

یعقوب علیہ السلام اور علم مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا و علم مَا فِی الْأَرْحَامِ

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ

Marfat.com

مِنْ قَبْلُ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ط

(پ ۱۲ سورۃ یوسف)

اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سک
اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا۔ اور یعقوب کے گھر والوں پر جسطرح تیر
پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم و اسحٰق پر پوری کی۔ بیشک تیرا رب علم و
حکمت والا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ سے علم ماذا تکسبُ غدٍ یعقوب علیہ السلام کے
لئے تین طرح ثابت ہو رہا ہے پہلا آپ کا فرمان کہ آپ کا تمام بھائیوں
سے ممتاز و برگزیدہ ہونا اور بادشاہ ہونے پر ان کا تابع ہو کر ملنا۔ ۲ تعبیر
کا علم جو کہ ابھی ملا نہیں بلکہ لوح محفوظ میں ہے ۳ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ فرما کر آپ کی
بشارتِ نبوت جو کہ حضرت اسحاق و ابراہیم کو بھی ملی تھی اس کے ملنے
کی اطلاع اور پھر یہ فرما کر کہ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ علم ما فی الارحام سے مطلع
فرمایا کہ آلِ یعقوب یعنی اے یوسف تیری اولاد جو کہ میری آل ہوگی اس
پر بھی اللہ احسانات کرے گا معلوم ہوا کہ آپ کو علم تھا کہ میرے اس
لختِ جگر کے بھی لختِ جگر ہونگے وہ بھی اس کی طرح شان و آن والے
ہونگے دیکھ لیجئے یہ ہے علم ماذا تکسب غدٍ و علم ما فی الارحام کہ جس میں
آپ نے علمِ الٰہی غیر متناہی کو محدود اور متناہی سمجھ کر اپنی جہالت کا پو
پورا ثبوت فراہم کیا ہے اسکے علاوہ اور بھی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی
ہیں مگر فقیر انہی پر اکتفا کر کے اپنے آقا و مولا جو کہ دراصل ان تمام انبیاء

Marfat.com

علیہ السلام کے صدر انجمن اور امام وسید ہیں آپ کے اور آپکے غلاموں کے لئے علم مافی غدٍ اور علم مافی الارحام اور عِلم بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ کی قرآن و حدیث سے امثال پیش کرتا ہے قرآن کریم نے سرکار دو عالم کا کفار سے یہ خطاب عظمت مآب نقل فرمایا ہے کہ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ج وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ۔ اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں۔ (پ ۳۰ سورۃ الکافرون)

یعنی میں زمانہ مستقبلہ میں کبھی بُت پرستی اور تم زمانہ مستقبلہ میں کبھی خدا پرستی نہیں کرو گے۔ قاسمی صاحب کیا یہاں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ماذا تکسب غدٍ ثابت نہیں ہے کیا یہ زمانہ استقبال کی خبر نہیں ہے۔ سبحان اللہ انبیائے کرام اور ان کے سردار علوم خمسہ کی جزئیات بیان فرماتے جا رہے ہیں مگر قاسمی صاحب ہیں کہ جنہوں نے سرزمین نانوتہ جا کر نہیں بلکہ پاکستان میں بیٹھے بٹھائے اپنی نسبت قاسم صاحب نانوتوی سے کر کے اس دھڑے کے تمام ملاؤں کے دستخط سے مزین جو سند لی ہے وہ صرف ونحو اصول و منطق تفسیر و حدیث کی سند نہیں بلکہ وہ فقط ایک ہی چیز کی سند ہے کہ قاسمی جی یاد رکھو کہ کسی علم و تعلیم کی ضرورت نہیں بس ایک ہی بات ہے یاد رکھنا جب بھی کہیں کسی عالمِ دین سے سامنا ہوگا کام دے گی اس بات میں دنیائے علم وفن کے تمام اساتذہ کا جواب لاجواب موجود ہے قارئین حیران ہونگے کہ وہ کونسا شعبدہ یا معمّہ ہے یا وہ کونسا ایسا علم ہے کہ جو ادراً فوراً تمام علوم وفنون کے اساتذہ کو لاجواب کر دیتا ہے

Marfat.com

توڑ بیٹھے اور قاسمی صاحب کی بمعہ ان کے مدرسہ قاسمیہ سے لے کر دیوبند اور پاکستان سے لے کر ہندوستان نہیں نہیں بلکہ نجدستان کے ان علماء کو داد دیجیے کہ جنہوں نے بڑی محنت و مشقت سے یہ نکتہ اخذ کیا ہے ورنہ علماء کی تو زندگیاں گذر گئیں مگر یہ نکتہ ہاتھ نہ آیا کہ جو سپوتانِ دیوبند کے ہاتھ آیا ہے وہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ قاسمی صاحب قرآن ہو یا حدیث فقہ ہو یا تفسیر جب بھی کوئی کسی مسئلہ کا ثبوت پیش کرے خواہ وہ کیسا ہی مستند کیوں نہ ہوا سے شب و روز کی محنت کے بعد اخذ کردہ مواد کو سن کر ایک مرتبہ بیٹھے جیسا سر ہلا کر کہہ دیا کرو کہ جناب یہ جو کچھ آپ نے پڑھا اور پڑھ کر سنایا سب کچھ ٹھیک ہے لیکن چونکہ چنانچہ ہم بھی بانی مدرسہ دیوبند قاسم صاحب نانوتوی کے مایہ ناز روحانی سپوت ہیں لہذا یہ سب کچھ حق و ثواب ہونے کے باوجود لَا نُسَلِّمُ، ہم اسے تسلیم نہیں کرتے۔ کیوں قاسمی صاحب ٹھیک ہے نا ورنہ کیا وجہ ہے کہ اگر ہم یوں کہیں کہ ؎

لباسِ آدمی پہنا جہاں نے آدمی جانا
وہ طٰہٰ بن کے آئے ہیں مزمل بن کے نکلیں گے

تو پھر ہم منکرِ بشریت رسول اور سیدہ فاطمہ کے والد حسین کے نانا اور طیب و طاہر کے والد دیگر آمنہ کے لال خدیجۃ الکبریٰ کے سر کے تاج کے منکر قرار دیئے جائیں چونکہ یہ ہم نے کہا ہے اور اگر یہی بات قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کہیں کہ ؎

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت ؎ نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار

Marfat.com

(قصائد قاسمی ص۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ ملتان)

تو وہ قاسم العلوم والخیرات بھی رہے اور مصدرِ حسنات بھی رہے۔ بات ایک ہی ہے مگر چونکہ وہ دیوبند کے سپوت کے منہ سے نکلی ہے اس لئے کہنے والا مومن اور بات بالکل صحیح اگر یہی بات کوئی بریلوی کہدے تو پکا بدعتی مشرک اور کافر منکرِ بشریت مصطفٰے۔ اپنے چاہے کہیں یا طبع کرائیں مومن کے مومن یہ فتنہ وغارت گری کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے۔ سچ ہے بھئی ملّاں جی۔

خدا جب دین لیتا ہے عقل بھی چھین لیتا ہے

بھلا جس پر دیوبند کی مہر نہ ہو وہ بھی کوئی قرآن وحدیث ہے یا جس پر گنگوہ کی مہر نہ ہو وہ بھی کوئی فقہ وتفسیر ہے خواہ وہ مکہ مکرّمہ یا مدینہ منوّرہ ہی کی مطبوعہ کیوں نہ ہو اسکا زندہ ثبوت یہ ہے کہ ملّا قاسمی صاحب نے اسی حدیث میں علمِ خداوندی غیر متناہی کو صرف علومِ خمسہ میں محیط ومتناہی سمجھ لیا ہے حالانکہ خمسہ محدود لعدد پانچ ہے اور اسکا علم خمسہ وعشرہ سے پاک ومنزّہ ہے چونکہ جو علم اعدادی یعنی خمسہ یا عشرہ ہے وہ محدود ہے اور اللہ تعالٰے کا علم لامحدود ہے۔ قاسمی صاحب اگر آپ نے ملّاحسن کا خطبہ بھی پڑھا ہوتا تو آج ہر میدان میں تم اتنے ذلیل ورسوا نہ ہوتے اور کُل وجز کی بحث نہ چھیڑتے نیز خدا تبارک وتعالٰے کے علم لامحدود کو کلّی سے موصوف کر کے محدود نہ کرتے یہ دیکھئے صاحب مسلم علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کے خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جَعَلَ الْکُلِّیَاتَ وَالْجُزْئِیَّاتَ

Marfat.com

یعنی پروردگار عالم کلیات وجزئیات کا خالق ہے تو پھر کلی وجزی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوئی اور ہر مخلوق حادث ممکن التبدل وتغیر تو کیا علوم خمسہ کو جو کہ بحساب عدد کل کے مقابل جز ہیں اللہ تعالےٰ کا خاصہ قرار دینا دیگر اللہ تعالےٰ کے علم کو کل وجز سے تشبیہ دینا جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ قاسمی صاحب کل وجز مخلوق ہے اور مخلوق حادث وممکن التبدل والتغیر ہے تو کیا دیوبندیوں کے نزدیک اللہ تعالےٰ کا علم حادث ممکن التبدل والتغیر ہے۔

قاسمی صاحب آپ اللہ تعالےٰ کے علم لامحدود کو صرف علوم خمسہ میں محیط یا اس کی صفتِ علم کو کلی وجزئی سے متصف نہیں کر سکتے چونکہ کل وجز حادث ومخلوق ہیں۔ ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف عطائی کو صفت کلی سے موصوف کر سکتے ہیں۔ باقی رہا علم الٰہی ذاتی سے علم نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مساوات۔ ہم مساوات کے قائل نہیں۔ بھلا کہاں خالق کہاں مخلوق کہاں قدیم کہاں حادث کہاں واجب کہاں ممکن۔ مساوات ومماثلت کا تو ذکر ہی کیا علم الٰہی کے حضور تمام مخلوق کے علوم اقل قلیل ہیں۔ الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت نہ مساوات ومماثلت کے قائل ہیں اور نہ ہی عطائے الٰہی کے منکر ہیں ہاں فقیر تو بہ سورۃ الکافرون کی آیتِ مبارکہ سے علم ما فی غد کا ثبوت پیش کر رہا تھا اب ملاحظہ فرمایئے حدیث پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

Marfat.com

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَکَّلَنِیْ رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم بحفظ
زکوٰۃ رمضان فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ
وَقُلْتُ لَاَرفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ
مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَۃٌ شَدِیْدَۃٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْہُ
فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یا ابا هُرَیْرَةَ مَا
فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ شَکَا حَاجَۃً
شَدِیْدَۃً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اَنَّہٗ قَدْکَذَبَکَ
وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
انہٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہٗ فَجَاءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ
لَاَرفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ
مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ لَاَعُوْدُ فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ
فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا فَعَلَ
اَسِیْرُکَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شَکَا حَاجَۃً
شَدِیْدَۃً فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَقَالَ اَمَا اَنَّہٗ قَدْکَذَبَکَ
وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
انہ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہٗ فَجَاءَ یَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ
لَاَرفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ
مَرَّاتٍ اِنَّکَ تَزْعَمُ لَاتَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمْکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ
اللّٰہُ بِهَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ

Marfat.com

کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ ہمارا ایمان ہے اللہ کی عطا سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں کہ کل کیا معاملہ ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ حضور تین یوم تک متواتر حضرت ابو ہریرہ کے چور والا واقعہ ان کی گفتگو سے پہلے صاف صاف بیان فرما رہے ہیں اور پھر یہی کہ وہ پھر آئے گا اور پھر صحابہ کرام کے قربان کہ حضور پرنور کے ارشاد پر کیسا پکا سچا یقین تھا کہ جیسے جیسے ارشادِ نبوی ہوتا جاتا تھا ابو ہریرہ بھی اسکی تاک میں بیٹھے رہتے تھے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ عرض کرتے یا حبیب اللہ علم مافی غد تو علاوہ ذاتِ باری تعالٰی کے کوئی بھی نہیں جانتا تو آپ یہ کیسے فرما رہے ہیں کہ وہ آئے گا جن کو مخاطب کر کے کملی والے نے نسبتِ مفاتیح الغیب اللہ کریم سے فرمائی وہ مخاطب تو اعتراض نہیں کرتے بلکہ وہ آپ سے متواتر تین روز تک مفاتیح الغیب کی ایک جز یعنی علم مافی غد کی خبر سنتے اور یقین کے ساتھ چور پکڑنے کے ارادے سے بیٹھ جاتے ہیں لیکن ملاں جی ہیں کہ مسلسل انکار کئے جا رہے ہیں۔

ایک اور مزے کی بات ملاحظہ کیجئے کہ شیطان تک اس چیز کے قائل ہیں کہ کلامِ الٰہی میں اثر ہے اور اگر اسکا ایک حصہ آیتہ الکرسی پڑھ دیا جائے تو شیطان قریب نہیں پھٹکتا۔ ہم نے تو اسکا یہاں تک تجربہ کیا ہے کہ اگر قرآن کریم کی چند آیات کسی جگہ کسی کھانے پر تلاوت کر دی جائیں تو یہ اور اس کی (شیطان) کی اولاد متعلقین و متوسلین بھی نزدیک نہیں آتے۔ تیسرا یہ کہ اگر قرآن میں یہ اثر ہے تو پھر صاحبِ قرآن میں کیوں نہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ ان کے گنبد خضریٰ سے شیطان اور اسکی ذریت دور رہتے ہیں اور وہاں

Marfat.com

کی حاضری کو شرک و بدعت سمجھتے ہیں۔

بہر حال یہ ثابت ہو گیا کہ علوم خمسہ بھی اسی غیب مصطفیٰ عطائیہ میں شمار ہے کہ جو اللہ تبارک و تعالےٰ نے اپنے پیارے نبی کریم کو عطا فرمایا ہوا ہے۔ علم ما فی غدٍ کی مثال فقیر نے آپ کے سامنے پیش کر دی اسی سلسلہ کی کئی اور روایات بھی مختلف کتبِ احادیث میں موجود ہیں لیکن فقیر صرف علم ما فی غدٍ کے سلسلہ کی ایک اور حدیث پاک تحریر کر کے اسکے بعد علم ما فی الارحام اور پھر بقایا جزویاتِ ثلثہ کا علم برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ثابت کرے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ خیبر کے موقع پر جب کہ وہ فتح نہ ہوتا تھا تو صحابہ کرام نے دربار رسالت میں عرض پیش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فتح نہیں ہوتا تو نبیٔ غیب دان سید الانس والجان عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ کی شان والے محبوب دانائے غیوب نے فرمایا کہ لَاُعْطِیَنَّ ھٰذِہِ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ۔ فرمایا کہ کل میں جھنڈا اسکو عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ فتح نصیب فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۳، ترمذی شریف جلد دوم ص۲۱۴، مسلم شریف ص۲۷۹، بخاری شریف جلد دوم ص۵۲۵)

اور یہ سعادت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے حصہ میں آئی۔

کیوں قاسمی صاحب یہ حوالہ تو ایسا ہے کہ جس میں غداً کے الفاظ بھی موجود

Marfat.com

ہیں لہذا اب بھی شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ رب کریم نے حضور کو عطا فرمائی ہے ایمان لے آؤ ورنہ اس دن پچھتاؤ گے جس دن کوئی مُلّاں مولوی یا دھڑا کام نہیں آئے گا اسلیئے

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(اعلیحضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالٰے عنہ)

مالک عن ابن شهاب عن عروة ابن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت ان ابا بكر الصديق كان نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال والله يا بنية ما من احد احب الي غنى بعدي ولا اعز علي فقرا بعدي منك واني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا فلو كنت جددتيه واحترتيه كان ذلك وانما هو اليوم مال وارث وانما هما اخواك واختاك فاقتسموه على كتاب الله قالت عائشة يا ابت والله لو كان كذا وكذا لتركته انما هي اسماء فمن الاخرى قال ذو بطن ابنة خارجة اراها جارية۔

(صحابہ جلد ہشتم صـ۲۸۶، طحاوی شریف جلد دوم صـ۲۴۵، بیہقی شریف صـ۱۷۰ جلد ششم، مؤطا امام مالک صـ۳۱۴، جمال الاولیاء صـ۲۹)

حدیث مبارکہ کا ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب جمال الاولیاء سے ملاحظہ کیجئے جس کے متعلق ان کا یہ قول ہے کہ انہوں نے

Marfat.com

اس کتاب کی تصنیف میں چالیس۴۰ سے زیادہ کتابوں سے مدد لی ہے اس لئے بڑی معتبر کتاب ہے لہذا اس معتبر کتاب سے وہ ترجمہ جو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے کیا فقیر پیش کرتا ہے یہ دیکھئے لکھتے ہیں کہ

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عائشہ سے صحیح حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عائشہ کو اپنے غابہ مقام کے مال میں سے بیس۲۰ وسق تقریباً ساڑھے باون من کھجوریں عطا فرمائی تھیں۔ جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو حضرت عائشہ سے فرمایا کہ بیٹی نہ تو اپنے بعد تم سے زیادہ کسی کا مالدار ہونا میں چاہتا ہوں اور نہ اپنے بعد تم سے زیادہ کسی کی تنگدستی کا مجھے فکر ہے لیکن میں نے جو تمکو بیس۲۰ وسق کھجوریں دی تھیں اگر تم ان پر قبضہ (کیونکہ یہ ہبہ تھا اور ہبہ جب مکمل ہوتا ہے کہ جس شخص کو ہبہ کیا جائے اس پر قبضہ کرے) کر لیتیں تو وہ تمہاری ہو جاتیں مگر آج تو اس میں میراث جاری ہوگی اور وارث تمہارے دو بھائی اور دونوں بہنیں ہیں تو تم کتاب اللہ کے موافق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا آباجی (یہ تو ہے ہی کیا) اگر بہت سا مال بھی ہوتا میں تو جب بھی چھوڑ دیتی اور ہاں بہنوں میں ایک تو ہیں اسماءؓ اور دوسری کون ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا جو ابھی پیٹ میں ہے اور میں اسے لڑکی خیال کرتا ہوں پھر (جیسا انہوں نے فرمایا تھا) ایسا ہی واقع ہوا۔

Marfat.com

علامہ تاج الدین سُبکی فرماتے ہیں کہ اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو کرامتیں ہیں ایک تو یہ خبر دینا کہ وہ اس مرض میں وفات پا جائیں گے کیونکہ فرمایا ہے کہ آج تو اس میں میراث جاری ہوگی دوسری یہ خبر دینا کہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ لڑکی ہوگی۔

مندرجہ بالا حدیث شریف سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر کو بِاَیِّ اَرْضٍ تموت دوسرے علم مافی الارحام کہ پیٹ میں لڑکی ہے دونوں علم جو کہ علومِ خمسہ کا جزو ہیں حاصل ہیں۔ معلوم ہوا کہ معتزلہ بھی کاذب اور قاسمی صاحب بھی بمع غلام خاں اینڈ کمپنی کے کاذب چونکہ معتزلہ کا دعویٰ ہے کہ صحابہ یا اولیاء حضور کے وسیلہ سے علم غیب نہیں جانتے اور اربعین رسلیا کے مصنف نے یہ رونا رویا ہے کہ علومِ خمسہ خاص ذات باری سے مخصوص ہیں اور یہ اتنی پکی اور ٹھوس حدیث پاک کہ جسکو اصابہ۔ طحاوی۔ بیہقی مؤطا امام مالک کے علاوہ قاسمی صاحب کے حکیم الامت جی صاحب نے جمال الاولیاء میں نقل کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ علومِ خمسہ کہ جس کی ایک جز علمِ مافی الارحام بھی ہے جسے رسلیا اربعین میں ذات باری سے مختص تحریر کیا گیا ہے یہ ذاتِ باری نے اِن علومِ خمسہ میں سے نبیٔ مکرم رسولِ محتشم کے پیارے یاروں ہدایت و معرفت کے ستاروں۔ طریقت و شریعت کے شہسواروں کو بھی حصّہٗ وافرہ عطا فرمایا ہے۔ قاسمی صاحب تم نے حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق مؤرخہ

Marfat.com

۸ ۱۸اکے جمعۃ المبارک کے خطبہ میں وہی میراثیانہ ولغو انداز اختیار کیا ہے جو کہ آپ کو اپنے آباؤ اجداد سے گھٹی میں ملا ہے کہ لاؤ مولانا سردار احمد کو میں ان سے مناظرہ کروں گا ورنہ اگر تم انہیں نہ لائے تو میں ان کے مزار کی اینٹیں اکھیڑ کے رکھدوں گا۔ قاسمی صاحب یہ بات تو انشاء اللہ طے ہو چکی ہے جن معمولاتِ حسنہ پر آپ اہلسنت وجماعت کو کافر۔ بدعتی۔ مشرک۔ جہنمی قرار دیتے رہتے ہیں فقیر وہی معمولات آپ کے اکابر کی کتابوں سے پیش کر رہا ہے اب فقیر اور پاکستان بھر کے خصوصاً ٹلپور کے مسلمان دیکھیں گے کہ اگر حضور کے بے مثل بشر ماننے والے کافر۔ مشرک۔ جہنمی ہیں تو مولوی قاسم نانوتوی کیا ہیں اور اگر آپ کو اپنی طرح کا بشر اور بڑا بھائی کہنے والے دین ہی مشرک ہیں تو خلیل احمد انبیٹھوی مصنف براہین قاطعہ کیا ہیں چونکہ بوجہ بنی آدم بڑا بھائی خلیل احمد نے اور حقیقتِ محمدیہ پر بشریت کا پردہ ڈال کر ذاتِ محمدیہ کے تمام مخلوقات سے نہ جاننے پر مولوی قاسم صاحب نانوتوی نے قصائد قاسمی میں اپنے تخیلات تحریر کر دیئے ہیں۔

جہانتک ہمارے عقیدے کا تعلق ہے ہمارا عقیدہ حضور علیہ السلام کے بے مثل بشر وبے مثل نور ہونے کا ہے۔ اب قاسمی صاحب تحریر کریں کہ اگر اپنی مثل بشر یا صرف بشر کہنے والا کافر ہے تو انبیٹھوی کافر اور اگر بے مثل اور نوری بشر کہنے والا کافر ہے تو قاسم صاحب نانوتوی کافر فقیر قاسمی صاحب کی طرف سے جواب کا شدت سے انتظار کرے گا۔

Marfat.com

حضرت قبلہ شیخ المحدثین امام المفسرین برہان الکاملین سید الفاضلین حجۃ اللہ فی الارضین محبِ محبوب رب العالمین شیدائے رحمۃ اللعالمین استاذ الاساتذہ رازیٔ دوراں غزالیٔ زماں فرید العصر علامۃ الدہر صدر الافاضل فخر الاماثل محدثِ کامل عالم وعامل حجۃ الاسلام مرکزی الخواص والعوام الحاج حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی استاذی پیر ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب چشتی۔ صابری۔ قادری۔ رضوی۔ محدثِ[1] اعظم پاکستان کا نام لے کر چیلنج دینے والو اگر تمہارا ابّا مولوی منظور سنبھلی فی النار نہیں ہوا تو اُسے پوچھو اس شیرِ اسلام میں کتنی وسعتِ علمی وعملی تھی اور اُس نے دورانِ مناظرہ حواس باختہ ہونے کے علاوہ ایک ایک منٹ میں کتنے کتنے گلاس پانی نوشِ جاں کیا تھا۔ قاسمی صاحب تمہارے بڑے بڑے گرو گھنٹال جس کی تاب نہ لا سکے ارے تم کیا ہو کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ مقابلہ میں تمہارا منظور سنبھلی اشرف علی تھانوی کی رسوائے زمانہ عبارت جو کہ آج بھی حفظ الایمان میں موجود ہے پر مؤکل بن کر آیا پھر ایسا گیا کہ مناظرہ کا نام تک نہ لیا۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

(اعلیحضرت رضی اللہ تعالٰے عنہ)

---

[1] اب علم وعمل کے یہ درخشندہ آفتاب ماہتاب مُلکِ فنا سے راہیٔ ملکِ بقا ہو چکے ہیں (رضی اللہ تعالٰے عنہ)

Marfat.com

حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان کے آستانہ عالیہ پر تو تمہارے جیسے
گستاخ وبے ادب نے کب آنا اور معاذ اللہ کب اینٹیں اکھاڑنی ہیں تم جاؤ
اگر محض بشر اور بوجہ بنی آدم ہونے کے بڑا بھائی سمجھنے والا عقیدہ صحیح ہے تو
مولوی قاسم نانوتوی کے مزار کی اینٹیں اکھاڑو کہ اس نے براہین قاطعہ کی
عبارت کا بھی لحاظ نہ کیا اور بے مثل نہیں بلکہ یہانتک لکھدیا کہ

نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار

قاسمی صاحب جاؤ ہاں ہاں جاؤ قاسم صاحب سے یہ کہہ کر کہ تم نے
بوجہ بنی آدم ہونے کے بشر اور اپنا بڑا بھائی کیوں نہ لکھا پھر ان کی قبر کی خاک
اڑا دو اور اگر تمہارا عقیدہ قاسم نانوتوی سے ملتا ہے کہ حضور بے مثل بشر
ہی نہیں بلکہ بشریت کے پردے میں ایسے حقیقت الحقائق ہیں کہ جن کی
حقیقت کو علاوہ خدا کے کوئی نہیں جان سکتا۔ تو پھر انبیٹھے بھاگو اور مارو کلہاڑے
خلیل احمد انبیٹھوی کی قبر پر کہ تو نے مولوی قاسم صاحب نانوتوی کا ذرہ برابر
بھی لحاظ نہیں کیا اور بوجہ بنی آدم ہونے کے بشر اور بڑا بھائی کہنے والے کو
مطابق نص کے قرار دے دیا اور ان کی قبر کی خاک اڑا دو۔ قاسمی صاحب
لائلپور کی دنیا تمہیں اچھی طرح جانتی ہے کہ تم کیا ہو اور کیا نہیں ہو۔ کسی کے
بزرگ پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے کسی کے عقائد پر تنقید سے قبل اپنے
گھر کی تو خبر ہو یا شرک و بدعت کے جوش میں ایسی آنکھیں چندھیائی ہیں
کہ ہر طرف تمکو شرک و بدعت ہی نظر آرہا ہے۔

آپ کی طرف سے تو شاید ممکن ہے کہ کب جواب آئے یا نہ آئے فقیر

Marfat.com

ایک وضاحت کردینی ضروری سمجھتا ہے کہ ہمارے تمام علمائے اہلسنت کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ جس بات یا تحریر سے آدمی پر اطلاق کفر آتا ہو اسکی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ ہم پر فضول الزام ہے کہ یہ کافر کافر کہتے پھرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قاسمی دیوبندی رشیدی انبیٹھوی کفر بھی کرتے کراتے اور اس پر فتوائے کفر بھی خود ہی لگاتے ہیں۔ ہمارا تو فقط ایک ہی موضوع ہے وہ کیا ہے سنیئے وہ یہ ہے کہ ؂

دی زباں حق نے ثنائے مصطفٰے کیواسطے ؎ دل دیا حبِّ حبیبِ کبریا کے واسطے

منشا یہی ہے بس میرے اس قیل قال کی

ہوتی رہے ثنا تیرے حسن و جمال کی

قاسمی صاحب ہم پر نہ معلوم کہ آپ کیوں ناراض ہوتے رہتے ہیں ہم نے یا ہمارے اکابر نے علمائے عرب و عجم سے صرف ان عبارات کفریہ پر رائے طلب کی کہ آیا یہ عبارات کفریہ ہیں یا کہ نہیں بصورت حسام الحرمین شائع کیا چنانچہ علمائے عرب و عجم نے خوفِ خدا و رضائے مصطفٰے جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی مبارک رائے جو کہ حکمِ شریعت مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے مطابق تھی ہمیں اس سے آگاہ فرما دیا ہم یا ہمارے علماء نے کسی بھی مسلمان کو کافر نہیں کہا بلکہ جنہوں نے کفر بکا عوام کو ان کے کفر سے کہ جسطرح آج بھی ہمارے علماء مودودیوں۔ پرویزیوں۔ مرزائیوں وغیرہ کی کفریہ عبارات اور کفریہ عقائد سے عوام کو آگاہ کر رہے ہیں۔ آگاہ کیا اگر قاسمی صاحب اسوجہ سے ہم پر ناراض ہیں تو ہم ان کی

Marfat.com

یادداشت اور وسعتِ مطالعہ کے لیئے ان کے گھر سے کفریہ عبارات پر کفر کا فتویٰ لگا دکھائے دیتے ہیں شائد قاسمی صاحب کو توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔

یہ دیکھئے تقویۃ الایمان اس میں لکھا ہے کہ کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش۔ کوئی علی بخش۔ کوئی پیر بخش اور کوئی اپنے بیٹے کا نام رکھتا ہے عبدالنبی۔ کوئی حسین بخش۔ کوئی پیر بخش۔ کوئی مراد بخش۔ کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین۔ کوئی غلام معین الدین کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا کوئی کسی کے نام کی بدھی پہنتا ہے .... علی ہذا القیاس یہ تمام باتیں لکھنے کے بعد نتیجہ کیا نکالا ہے لیجئے پڑھیئے ''جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان انبیاء و اولیاء سے اماموں اور شہیدوں سے فرشتوں اور پریوں سے کر گزرتے ہیں۔ صٹ اور صۃ۹ پر ان ناموں کے بعد لکھا ہے کہ سو اللہ تو کچھ ان کی نذر و نیاز کی پرواہ نہیں رکھتا وہ تو بہت بڑا بے پرواہ ہے مگر وہ آپ مردود ہو جاتے ہیں۔

دیکھا قاسمی صاحب ان ناموں کی فہرست میں ایک نام ہے پیر بخش لکھا ہے کہ یہ نام رکھنے والے مردود ہیں۔ اب فرمائیے کیا خیال ہے آپکا رشید احمد گنگوہی کے دادا جان کے متعلق کہ جن کا نام ہے پیر بخش۔ اور گنگوہی جی کے نانا کے متعلق کہ جن کا نام ہے فرید بخش۔

اگر اہلسنت و جماعت یہ نام رکھیں تو قاسمی صاحب اور غلام خاں پنڈوی کے نزدیک مردود ہیں اب جناب تک نتیجے کا انتظار ہے فقیر قاسمی صاحب

Marfat.com

ہی کی طرف سے منتظر رہے گا چونکہ نام رکھنے والے بھی اس دھڑے کے ہیں
اور مردود کہنے والے بھی اس دھڑے کے ہیں ہم اہلسنت مداخلت نہیں
کرتے۔ قاسمی صاحب خود ہی فیصلہ صادر کریں کہ ان دونوں میں سے کون
مردود ہے اور کون مؤمن۔

قارئین آپ کتاب ہذا کے اول صفحات پر شرک جو کہ توحید کی ضد
اسکے معنی و مفہوم اچھی طرح ذہن نشین فرما چکے ہیں اب ذرا دیکھئے کہ
تفویۃ الایمان والا کیا لکھتا ہے۔ کہتا ہے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ
کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں
کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ
نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے
کرنا اور اسکے نام کا جانور کرنا اور اس کی منت ماننی اور مشکل کے وقت
اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں
سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اس کا
مخلوق اور اسی کا بندہ اور اس بات میں اولیاء انبیاء میں جن و شیطان
میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے
وہ شرک ہو جائے گا خواہ انبیاء و اولیاء سے ہو خواہ پیروں شہیدوں سے
خواہ بھوت و پری سے۔

(تفویۃ الایمان ص۱۱ مطبوعہ جاوید پریس مطبع سعیدی مقابل
مسافر خانہ کراچی۔ مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی)

Marfat.com

جہانتک سجدہ اور اللہ کے نام پر جانور یا منت ماننے کا تعلق ہے بیشک یہ افعال اللہ تعالیٰ کے لیئے مختص ہیں ہاں م ت بایں معنی کہ مولاۃ اگر میرا یہ نیک کام ہوجائے یا مجھے بیماری سے شفا ہوجائے یا کسی اور نیک کام کے لئے یوں منت مانے کہ میرے اس نیک کام کے پورا ہو جانے پر میں تیرے نام کا بکرا ذبح کرکے تقسیم کروں گا یا کچھ بصورت نقد یا بصورتِ جنس تیرے نام پر تقسیم کردوں گا تو اسکو یہ سمجھ کر کہ چلو اولیائے کاملین کے آستانوں پر کچھ درویش و مساکین ہونگے یا وہاں ہر روز لنگر جاری رہتا ہے اس میں میرا بھی یہ حصہ شامل ہو کر مساکین تک پہنچ جائے گا یا دینی مدارس ہیکے طلباء کہ جن کو اللہ ورسول کے مہمان کہنا چاہیئے تمام مشاغل دنیویہ سے منہ موڑ کر قال اللہ وقال الرسول میں شاغل ہیں پہنچا دینا اس میں کوئی مضائقہ نہیں باقی رہا نامزد کرنا جیسے کہ محبوب بارگاہِ الٰہیہ کی طرف کسی جانور وغیرہ کی نسبت کر دینا یہ شرعاً جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ عقیقے کا بکرا یا قربانی کی گائے لیکن بوقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ہی ذبح کیا جاتا ہے البتہ اگر کسی نے بوقت ذبح کسی پیر پیغمبر کا نام لیا تو ذبیحہ حرام ہے لیکن حیات جانور کا کسی بزرگ نبی یا ولی کے نام منسوب کردینا حرمت قائم نہیں کرتا اسکو حرام کہنے والا جاہل مطلق خدا و رسول کا باغی اور ملتِ اسلامیہ کا دشمن ہے۔ قرآن و حدیث میں اسکی کئی مثالیں ملتی ہیں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ قرآن کریم میں مساجد جو کہ خالص عبادت گاہیں ہیں ان کی نسبت خالق و مالک نے صرف اپنے نام سے

Marfat.com

کی ہے کہ ارشاد باری ہے کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ۔ اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو مساجد اللہ میں اللہ کے ذکر سے روکتا ہے۔

دوسری جگہ بھی مساجد جیسی خالص عبادت گاہوں کو اللہ تعالےٰ نے صرف اپنے ہی نام سے منسوب فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ یعنی اللہ کی مسجدوں کو وہی تعمیر کرتے ہیں لیکن آج آپ جہاں بھی جائینگے تو دیکھیں گے کہ یہ کونسی مسجد ہے۔ جی یہ مفتی زین العابدین صاحب والی مسجد۔ اچھا اور یہ گول سی مسجد کس کی ہے جی یہ قاسمی صاحب والی مسجد ہے اور یہ کس کی مسجد ہے جی یہ مولوی تاج محمود والی مسجد ہے بلکہ اسطرح بھی کہا جاتا ہے کہ شِڈ والی مسجد، کچہری بازار والی مسجد، غلام محمد آباد والی مسجد، راجہ بازار کی مسجد اور یہ نیلے گنبد والی مسجد۔ علیٰ ہذالقیاس وہ عبادت گاہیں جن کی نسبتیں خود خالقِ باری نے اپنے مبارک نام کے ساتھ منسوب کی ہیں ان کی بہت کم مثالیں ایسی ملیں گی کہ جہاں کسی مسجد کو صرف اللہ تعالےٰ کے نام سے منسوب کرکے صرف اللہ والی مسجد کہا گیا ہو۔ جسطرح ان تمام اللہ والی مساجد جنکو کہ خود قرآن اللہ والی قرار دیتا ہے اپنے یا اپنے محلوں اور بازاروں اور گنبدوں سے منسوب کردینے سے ان کا استعمال ناجائز اور منسوب کرنے والا کافر، مشرک یا بدعتی نہیں ہوجاتا اسی طرح بکرے دل مرغوں نقد جنس یا پکے ہوئے کھانے کو کسی نبی یا ولی یا پیر پیغمبر کی طرف نسبت کر دینے سے وہ کھانا بکرا یا مرغا بشرطیکہ ذبح کے وقت کسی غیر اللہ کا نام نہ لیا

Marfat.com

گیا ہو جائز قابل استعمال اور منسوب کرنے والا مومن اور مسلم ہی رہتا ہے۔
جہانتک پکار کا تعلق ہے تو مولوی اسمٰعیل صاحب نے بایں نوع کہ مشکل کے وقت پکارنا اسکو بھی مطلق شرک اور پکارنے والے کو مشرک قرار دیا ہے فقیر چونکہ تقویۃ الایمان کا رد نہیں لکھ رہا بلکہ صرف یہ عرض کر رہا ہے کہ قاسمی صاحب معمولات بھی آپکے اور ان معمولات پر مشرک وکافر کہنے والے بھی آپکے ورنہ پکار پر مکمل بحث کرتا یہاں صرف اتنی بات عرض کئے دیتا ہوں کہ اگر مولوی اسمٰعیل صاحب کی اس عبارت کو مطلق قرار دیکر پکارنے والے کو مشرک قرار دے دیا جائے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو کیا کہو گے کہ جنہوں نے تخت بلقیس لانے کے لئے اپنے درباریوں کو پکارا اور اس پکار کو قرآن کریم نے بایں الفاظ بیان کیا کہ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ (پ ۱۹ سورۃ نمل) اور پھر ان صحابہ کرام تابعین تبع تابعین۔ اہلبیت اطہار تمام اغواث واقطاب۔ ابدال واوتاد اولیائے کرام علمائے عظام۔ مومنین ومومنات مسلمین ومسلمات کو کہ جو نفلی نماز کے علاوہ شب وروز اپنی پانچوقتہ نمازوں میں کئی مرتبہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کہہ کر نبی کریم کو پکارتے ہیں پھر تو اسمٰعیل جی کے فتوے سے تمام امت مسلمہ ہی مشرک ہو گئی اور مزے کی بات یہ کہ خود قاسمی جی بھی اس فتوے سے مشرک وبے ایمان ہو گئے۔ دیکھا قاسمی جی کیا گل کھلائے آپکے شہید نازنے کہ بیک قلم تمام دنیا کے تمام نمازیوں کو مشرک بنا دیا نہیں نہیں بلکہ خود بھی مشرک بنے اور تمکو بھی مشرک بنا دیا۔ والعیاذ

Marfat.com

بِاللّٰہِ مَعَاذَ اللّٰہ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰہ)

اور سنیئے قاسمی صاحب اس فتوے سے کہ دور و نزدیک سے پکارنا شرک ہے دیکھئے آپ کے اکابر بھی کس طرح اس فتوے کی زد میں دھڑا دھڑ آتے ہیں۔ مشرک اسمٰعیل صاحب قرار دے گئے ہیں اور غصہ حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان یا دیگر علمائے اہلسنت پر نکال رہے ہو۔ ہاں تو آؤ دیکھو کہ قاسم نانوتوی کیسے حضور کو پکار رہے ہیں تو لیجئے دیکھئے کیسے پکارا جا رہا ہے پڑھیئے اور فتویٰ دیجئے کہتے ہیں کہ

مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا ؎ نہیں ہے قاسمِ بیکس کا کوئی حامی کار

(قصائدِ قاسمی ص۸)

دیکھئے یہاں مولوی قاسم صاحب نانوتوی نے حضور کو برائے مدد پکارا ہے لہٰذا اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے سب سے پہلے قاسم نانوتوی صاحب مشرک ہو گئے۔

اور آئیے ملاحظہ دیکھئے نشر الطیب الی الذکر الحبیب اللبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی قصیدہ عربیہ جس کا کہ ترجمہ بھی خود انہی نے تحریر کیا ہے اس میں یوں پکار رہے ہیں کہ۔

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِيْ ؎ اَنْتَ فِي الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمِدِيْ

دستگیری کیجئے میرے نبی کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی

لَيْسَ لِيْ مَلْجَأٌ سِوَاكَ اَغِثْ ؎ مَسَّنِي الضُّرُّ سَيِّدِيْ سَنَدِيْ

جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

Marfat.com

غَشَّنِیَ الدَّھرُ یَا ابنَ عَبدِاللّٰہِ ⁂ کُن مُغِیثًا فَاَنتَ لِی مَدَدِی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف ⁂ اے مرے مولا خبر لیجئے میری
لَیسَ لِی طَاعَۃٌ وَلَا عَمَلٌ ⁂ بَید حُبّیکَ فَھُوَ لِی عَدَدِی
کچھ عمل ہے نہ طاعت میرے پاس ⁂ ہے مگر دل میں محبت آپ کی
یَا رَسُولَ الْاِلٰہِ بَابُکَ لِی ⁂ مِن غَمَامِ الْغُمُومِ مُلتَحِدِی
میرے ہوں بس اور آپکا در یا رسول اللہ ⁂ ابر غم گھیرے نہ پھر مجھکو کبھی

(نشر الطیب مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ص۱۴۶)

قاسمی صاحب نشر الطیب بھی آپ کی۔ تفویۃ الایمان بھی آپ کی اشرفعلی بھی آپ کے۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی بھی آپ کے۔ شرک کرنے والے بھی آپ کے فتویٰ دینے والے بھی آپ کے۔ آپ بتلائیں کہ اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ صحیح اور اشرف علی مشرک یا اشرف علی کی پکار نبوی صحیح اور اسمٰعیل مُشرک اور اگر اشرفعلی مؤمن تو اسمٰعیل مؤمن کو کافر کہنے کی وجہ سے کافر۔ ہم کچھ نہیں کہتے ہم تو سائل ہیں اور وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ سائل کو جھڑکنا بحکمِ قرآن منع ہے دیکھتے ہیں کہ اب قاسمی صاحب جیسا توحید کا بیباک ترجمان مولوی اسمٰعیل دہلوی کے فتوے اور اشرف علی کی پکار کہ ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف میرے مولا جلد خبر لیجئے میری۔ پر کیا فتویٰ دیتا ہے۔ قاسمی جی اب پتہ چلے گا کہ آپ اپنے مسلک پر کتنے ایک پختہ ہیں اور یہ تو پتہ چل ہی گیا کہ

ہم آہ بھی کرتے ہیں ہو جاتے ہیں بدنام ⁂ تم قتل بھی کرتے ہو تو چرچا نہیں ہوتا

Marfat.com

شاید آپ یہ فرمادیں کہ تم تو سے

بگرداب بلا افتاد کشتی ⁂ مدد کن یا معین الدین چشتی

کہہ کر اور سے

امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا

کہہ کر اولیاء اللہ سے مدد مانگتے اور انہیں پکارتے ہو ثبوت اسکا ہونا چاہیئے لیکن تم حوالے دربار نبوت میں استغاثوں کے دے رہے ہو ثابت یہ کیجئے کہ کہیں ہمارے کسی دیوبندی بزرگ نے کسی ولی اللہ کو پکارا ہے اسکا ثبوت دیجئے تو لو جناب یہ حوالے بھی فقیر تمہاری کتابوں میں سے پیش کرتا ہے قاسمی صاحب تم آج اسمٰعیل صاحب دہلوی کے فتوے کی جکڑ سے بچ کر نہیں نکل سکتے کہ یہ نبی کو پکارا ہے علیہ السلام کسی ولی کو تو نہیں پکارا حالانکہ یہ کہنا غلط ہے چونکہ اسمٰعیل دہلوی نے مشکل میں پکار کو مطلقاً اللہ کے علاوہ جسکو بھی پکارو شرک قرار دیا ہے لہذا آپ بچ کر کسطرح نکل سکتے ہیں لیکن چلو آؤ فقیر آپ کے کہنے پر آپ ہی کے گھر سے پیروں کے پکارنے کے حوالے بھی پیش کرتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ آپ پکارنے والوں کو مشرک و بے ایمان کہتے ہیں یا اسمٰعیل جی صاحب دہلوی کے فتوے کو نظر آتش کرتے ہیں۔ یہ دیکھئے کراماتِ امدادیہ اس میں مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے یوں ملتجی ہیں کہ

Marfat.com

یَا مُرْشِدِیْ یَا مَوْئِلِیْ یَا مَفْزَعِیْ ❊ یَا مَلْجَائِیْ فِیْ مَبْدَئِیْ وَمَعَادِیْ

اے میرے مرشد اے میری پناہ اے میری گھبراہٹ کے سہارے
اور اے جائے پناہ دنیا و آخرت میں

اِرْحَمْ عَلَیَّ اَیَا غِیَاثَ فَلَیْسَ لِیْ ❊ کَهْفٌ سِوٰی حُبِّکُمْ مِنْ زَادِیْ

رحم کیجئے مجھ پر اے میرے فریادرس کیونکہ نہیں ہے میرے لئے اے میرے
جائے پناہ آپ کی محبت کے کوئی توشہ

یَا سَیِّدِیْ لِلّٰہِ شَیْئًا اِنَّہٗ ❊ اَنْتُمْ لِیَ الْمُجْدِیْ وَاِنِّیْ جَادِیْ

اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو بیشک آپ میرے لئے جود کرنے والے ہیں اور میں سائل ہوں۔

(کرامات امدادیہ مطبوعہ کتب خانہ ہادی دیوبند ص۳۰)

بتلائیے قاسمی صاحب شعر ۲ میں تو پیر کو رحیم جانتے ہوئے رحم کی درخواست اور شعر ۳ میں بعینہٖ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للّٰہ سے حرف بحرف ملتا ہوا وظیفہ ہے جس پر تمام قاسمی دیوبندی غلام خانی رشیدی انبیٹھوی فتوائے شرک دے کر پڑھنے والے کو مشرک قرار دیتے ہیں اب فرمائیے کہ مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی شیخ کو راحم سمجھ کر مصائب ذاتیہ میں رحم کی درخواست کرکے اور یا سیدی للّٰہ شیئاً انہٗ کہہ کر حامل شرک ہو کر مشرک ہوئے یا نہیں فیصلہ خود کیجئے کہ اسمٰعیل دہلوی صاحب کا فتویٰ غلط ہے یا ذوالفقار علی صاحب دیوبندی مشرک ہیں۔

Marfat.com

۲ آیئے اور یہ دیکھئے کتاب امداد المشتاق اس میں حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ حضرت شاہ نور محمد علیہ الرحمۃ سے یایں الفاظ امداد طلب کی ہے کہ

اے شہ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

تم ہوائے نورِ محمد خاص محبوبِ خدا ⁂ ہند میں ہو نائبِ حضرت محمد مصطفیٰ
تم مددگارِ مدد امداد کو پھر خوف کیا ⁂ عشق کی پرسُن کے بائیں کانپتے دست و پا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

جامِ الفت سے پیے ہیں ہی نہیں اِک جرعہ نوش ⁂ سیکڑوں در پر ترے مدہوش ہیں اے مے فروش
دِل میں ہے انکے بھرا اک بادۂ وحدت کا جوش ⁂ پڑے ہی کہہ کر اٹھے ہیں جب ہے آیا ان کو ہوش

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا ⁂ تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جسوقت قاضی ہو خدا ⁂ آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا

اے شہ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

(امداد المشتاق ص۱۱۶ مطبوعہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ہندوستان
مصنفہ اشرف علی تھانوی)

لیجئے قاسمی صاحب اب تو فیصلہ ہی کر دیا کہہ رہے ہیں کہ دنیا میں کیا محشر میں بھی ہر دو جگہ مجھے کسی سے غرض نہیں بس پیر جی آپ کا آسرا ہے۔ آپ مددگار ہیں تو امداد اللہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو کیا خوف ہے کہ جناب قاسمی صاحب یہاں اسمٰعیل صاحب کے فتوے کے مطابق حضرت

Marfat.com

قبلہ حاجی صاحب مشرک ہوئے یا کہ نہیں یا تو کہیے کہ اسمٰعیل دہلوی جاہل اسکا فتویٰ مبنی بر جہالت اور تقویۃ الایمان نری ضلالت اور غلط یا پھر کہیے کہ اشرف علی صاحب تھانوی۔ ذوالفقار علی صاحب دیوبندی۔ حاجی صاحب قبلہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ یہ سب مشرک اور تقویۃ الایمان عمدہ اور اسکے مسائل بالکل صحیح۔

۳ا۔ اور یہ دیکھئے مرثیہ اس میں مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات پر اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کو بھلا کر کیا تحریر کر رہے ہیں۔

حوائج دین و دنیا کے کہاں لیجائیں ہم یا رب
گیا دنیا سے قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

(ص۶ مرثیہ مکتبہ تجلی دیوبند کتب خانہ اعزازیہ مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی)

میرے خیال میں اسمٰعیل دہلوی کے فتوے کے سب سے بڑے مستحق یہ مولوی محمود الحسن صاحب ہی ہیں کہ جو اللہ تعالےٰ کو حاجت روا مشکل کشا ماننا تو ایک طرف بلکہ جسطرح خاوند یا بیٹے و رشتہ داروں کے مرجانے پر بعض جاہل عورتیں بین کرتی ہیں کہ یا اللہ یہ تو نے کیا کیا اسی طرح معاذ اللہ مولوی محمود الحسن صاحب رشید احمد گنگوہی کے مرنے پر بین کر رہے ہیں کہ مولا یہ کیا کیا اب ہم اپنے دین و دنیا کی حاجتیں کس سے پوری کرائیں گے کون ہمارا فریاد رس ہوگا جب کہ گیا دنیا سے وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی جبکہ

Marfat.com

ہمارے روحانی وجسمانی ۔ حاجت رواکوتونے اٹھالیا معاذاللہ
کہیئے جناب مولوی بھی آپ کے حوالے اور کتابیں بھی آپ کی اب کیا
فتویٰ ہے آپ کا اسمٰعیل دہلوی یہ یاتو اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ صحیح اور یہ تمام
قبیلے کا قبیلہ کافر یا یہ تمام مومن اور ان مومنوں پر کفر کے فتوے لگانیوالے
پر اس کفر کے لوٹنے سے وہ مفتی خود کافر ہم کچھ نہیں کہتے آپ خود ہی غور کریں
چونکہ یہ آپ کے گھر کا مسئلہ ہے۔

گر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور قاسمی صاحب پھر آپ کہیں گے کہ دیکھو قصبہ سمندری سے ہمارا علاقہ
یعنی چک ۴۷۷ بالکل قریب ہے لہٰذا آپ نے ہم علاقہ ہونے کا بھی خیال نہیں
کیا تو جناب ہمعلاقہ ہونے کا خیال تو ایک طرف ہمیں تو آپ کے چشمہ ورومال
کا بھی پورا پورا احترام وخیال ہے چونکہ یہ جناب قاسمی صاحب کا مبارک
رومال وچشمہ ہے۔

قاسمی صاحب سے آخری بات اس سلسلہ میں یہ ہے کہ خدارا غور
فرمائیں زندگی کا کوئی پتہ نہیں۔

موت ہے وہ آنے والی آئے گی ٭ جان تیری جانے والی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائیگی ٭ خاک تجھ پر اک روز ڈالی جائے گی

قاسمی صاحب مملکت خداداد پاکستان کے اس صنعتی شہر کو کہ جس کو
صنعت کے لحاظ سے پاکستان کی شہ رگ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا فسا
کی آماجگاہ نہ بنائیے اور دیو بندی بریلوی نزاع میں بریلوی علماء پر خواہ مخواہ

Marfat.com

الزام تراشی سے قبل اپنے گھر کی خبر لیجئے کہ آپ کے اپنے گھر میں کیا ہو رہا ہے کہ ایک کہہ رہا ہے کہ یا رسول اللہ کہنے والا مشرک ہے اس کا نکاح فاسد (جواہر القرآن) ، دوسری طرف مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ہیں کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ کہہ رہے ہیں ایک طرف حضور کو محض بشر اور بوجہ بشر ہونے کے بڑا بھائی کہا جا رہا ہے دوسری طرف بشریت کو پردہ اور حقیقت کو نامعلوم مقام اور نامعلوم بھی ایسا کہ جسکو خدا ہی جانے کہا جا رہا ہے۔ ایک طرف نبیوں ولیوں کو پکارنے والوں کو مشرک کہا جا رہا ہے اور دوسری طرف خود پکارا بھی جا رہا ہے اور یہ دورخی پالیسی والے ایک ہی مکتبۂ فکر کے مولوی ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں اب مسلمانانِ پاکستان اور بالخصوص مسلمانان شہر لائلپور اس مکتبۂ فکر کے ان کرتے دھرتوں سے کہ جو قاسمی صاحب کے پسِ پشت بیٹھ کر ان کی فرقہ وارانہ تقاریر سے مسلمانوں میں انتشار و افتراق پھیلا رہے ہیں یہ گذارش کرنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ دیوبندی بریلوی نزاع پیدا کرنے سے قبل اور اہلسنت وجماعت جن میں کہ یہ معمولاتِ حسنہ رائج ہیں کہ وہ دور و نزدیک سے مقبولانِ بارگاہِ الٰہیہ کو اللہ کی مخلوق سمجھ کر ان کو پکارتے ہیں ان کے نعرے لگاتے ہیں اور یہ نعرے کہ جن پر قاسمی صاحب اور ان کی کمپنی کے تمام صغیر و کبیر شرک شرک کے فتوے دیتے نہیں تھکتے ان کے نعروں کی برکت افواجِ پاکستان سے پوچھیئے کہ انہوں نے ستمبر ۶۵ء کی جنگ میں ان نعروں میں کتنی برکت و رحمت دیکھی جن جن ناموں کے نعرے لگائے وہ سامنے ہی نظر آئے جس

Marfat.com

سے متاثر ہوکر قاسمی صاحب کے دھڑے کے پرانے کانگرسی احراری دشمنِ پاکستان چھوٹے چھلائے اور منڈے منڈائے رگڑے رگڑائے مسٹر (بزعم خود مولانا مولوی) شورش کاشمیری صاحب نے اپنی ان دنوں کی چٹان کی اشاعتوں میں یہ تمام واقعات تحریر کئے ہیں۔

پھر نیچے امام الانبیاء علیہ السلام وامام الاولیاء علی المرتضیٰ وحسن مجتبیٰ وامام حسین سید الشہداء وداتا علی ہجویری ومیاں شیر محمد صاحب شرقپوری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مختلف محاذوں پر آمد فضائے آسمانی سے آتے ہوئے دشمنوں کے کئی کئی من وزنی بموں کو دبوچ کر اپنی حیات وعلم واستمداد کا ثبوت دینا جوکہ مسٹر شورش نے اُن دنوں کے چٹان کی اشاعتوں میں شائع کیا ہے اس کی فائلیں آج بھی دفتر چٹان سے میسّر آسکتی ہیں۔

فقیر دیوبندی دھڑے کے ان کرتے دھرتوں سے جو قاسمی صاحب کے پسِ پشت بیٹھ کر یہ شرک وبدعت کی مشین چلا رہے ہیں گزارش کر رہا تھا کہ چونکہ آپ ہم اہلسنت وجماعت کو اگر بے مثل بشر ماننے اور انبیاء واولیاء کے پکارنے پر مشرک کی رٹ لگاتے اور لگوا رہے ہو تو پہلے اپنے گھر کی خبر لو فقیر نے تو یہ پہلے ہی تحریر کر دیا ہے کہ ہم اہلسنت کسی مسلمان کو اسوقت تک کہ جب تک اسکے قول وفعل یا تحریر وتقریر سے کفر ثابت نہ ہو کافر نہیں کہتے اور جب کفر وشرک ثابت ہو جائے تو پہلے اس شخص کو آگاہ کرتے ہیں اگر وہ توبہ کرے تو ہم حسبِ سابق اس شخص

Marfat.com

سے اسی طرح شیر و شکر رہتے ہیں ورنہ بصورت دیگر فوراً ایسے شخص سے بیزاری کا اظہار کر دیتے ہیں اب ہم دیکھیں گے کہ قاسمی صاحب بمع غلام خاں اینڈ کمپنی کے جناب قاسم نانوتوی ۔ اشرف علی تھانوی ذوالفقار علی دیوبندی ہرسہ صاحبان کو بوجہ انکو دور سے پکارنے اور ان سے امداد چاہنے کے مشرک قرار دینے پر تقویۃ الایمان کو ضال اور اسکے مصنف کو مضل قرار دیتے ہیں یا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں مولوی رشید احمد کے فتوے کے مطابق کہ تقویۃ الایمان عمدہ کتاب اور مسائل اسکے سب صحیح پر ایمان لاکر مندرجہ بالا مولویوں کو بے ایمان قرار دیتے ہیں ۔

چونکہ معاملہ قاسمی صاحب وغلام خاں ، رشیدی ۔ انبیٹھوی اشرفی مولویوں کے مابین ہے لہذا ہم تبصرہ کا حق ان کے فیصلہ کے بعد کے لئے محفوظ رکھتے ہیں کیا قاسمی صاحب ۔ ذوالفقار علی دیوبندی قاسم صاحب نانوتوی اشرفعلی تھانوی ۔ حاجی صاحب مہاجر مکی کی پکار پر مشرک ہونے کے فتوے کو غلط اور ان کو صحیح یا ان کو غلط اور فتوے کو صحیح ہونے کا جواب دیں گے ۔

(طالب جواب ابوالمقبول غلام رسول گل غفرلہ خطیب مجددی جامع مسجد غلام محمد آباد لائلپور)

ہاں تو جناب قاسمی صاحب فقیر نے حدیث شریف کی مستند کتابوں دیگر آپکے حکیم الامت صاحب کی مستند کتاب جمال الاولیاء سے علم فی الارحام برائے حضرت سیدنا صدیق اکبر جو کہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار صحابی پُر انوار حضور کے حامل اسرار ہیں ان کے لئے ثابت کر دیا معلوم ہوا کہ مفاتیح الغیب

Marfat.com

یعنی علوم خمسہ کی نسبت قاسمی صاحب کی طرف سے پیش کردہ تمام احادیث کہ جن میں علوم خمسہ کی نسبت ذاتِ باری کی طرف کی گئی ہے ذاتی ہے اگر ذاتی وعطائی کا فرق تسلیم نہ کیا جائے تو ان احادیث طیبہ کا جو علم مَاذَا تَکْسِبُ غَدٍ وعلم ما فی الارحام کے سلسلہ میں حدیث پاک کی معتبر کتابوں سے پیش کی جا چکی ہیں یا پیش کی جائیں گی انکار لازم آئے گا جو کہ گمراہی دبے دینی وانکار حدیث پر مبنی وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ کہ اطاعتِ رسول ہی اطاعتِ خدا ہے کے بھی خلاف ہو گا جو کہ کفر ہے۔ اللہ تعالٰی تمام ارشاداتِ نبوی پر ایمان لا کر پکے اور سچے مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

فقیر نے جسطرح علم ما فی غدٍ وعلم ما فی الارحام پر جملہ احادیث کے علاوہ سیدنا صدیق اکبر رضی تعالٰے عنہ والی حدیث مبارک پیش کی ہے اسی طرح بقایا جزویاتِ ثلاثہ یعنی علم بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔ علم نزولِ غیث وعلم قیامت پر بھی احادیث طیبات پیش کرتا ہے۔

اس سے قبل کہ فقیر جزویاتِ ثلاثہ پر احادیث پیش کرے علم ما فی الارحام پر مزید دو اور حدیثیں پیش کرتا ہے ملاحظہ فرماویں اللہ کریم منکرانِ علوم خمسہ برائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام احادیث پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم امین۔

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ الْفَضْلِ قَالَتْ مَرَرْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكِ حَامِلٌ

Marfat.com

لِغُلَامٍ فَإِذَا وَلَدْتِ فَأْتِيْنِي بِهِ قَالَتْ فَلَمَّا وَلَدْتُهُ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَأَقَامَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرٰى وَأَلْبَأَهُ مِنْ رِيْقِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَقَالَ اذْهَبِي بِأَبِي الْخُلَفَاءِ فَأَخْبَرْتُ الْعَبَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا لَبَّاسًا فَلَبِسَ ثِيَابَهُ ثُمَّ أَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ قَامَ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَيْءٌ أَخْبَرَتْنِي بِهِ أُمُّ الْفَضْلِ قَالَ هُوَ مَا أَخْبَرَتْكَ هٰذَا أَبُو الْخُلَفَاءِ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُمُ السَّفَّاحُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُمْ مَنْ يُصَلِّي بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

(تاریخ الخلفاء ص۱۵۱، دلائل النبوۃ ط۲۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہم سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی ام فضل نے فرمایا انہوں نے کہ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس سے گذری تو (سرکار دو عالم نور مجسم کاشف اسرار لوح وقلم) فرمایا آپ نے کہ تیرا حمل لڑکے کا ہے۔ جب تم جنے تو اسکو میرے پاس لے آنا تو ام فضل رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں نے جب اسکو جنا تو اس نومولود کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب مبارک اس بچے کو چسایا اور اسکا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا کہ ابوالخلفاء کو لے جا تو میں نے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو مطلع کیا (یعنی اس تمام واقعہ سے) آپ یعنی حضرت عباس ستھرا لباس

Marfat.com

رکھنے والے تھے آپ نے فوراً لباس بدلا پھر دربار رسالت میں حاضر ہوئے جب حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو کھڑے ہو گئے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

قاسمی صاحب دیکھا سجدہ سے منع کرنے والے آقا حضرت عباس کے لئے اٹھ کران کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دے رہے ہیں اگر یہ سجدہ ہوتا تو آپ قطعاً نہ اٹھتے اور نہ بوسہ دیتے (معلوم ہوا کہ سجدہ اور ہے بوسہ و تعظیم و تکریم اور ہے) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کس غیبی شئے کی حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر دی۔ فرمایا نبی کریم علیہ السلام نے وہی ہے جو تجھ کو بھی خبر دیتا ہوں (چونکہ میں نبی یعنی غیب کی خبریں رکھنے والا دینے والا ہوں) یہ نو مولود لڑکا خلفاء کا باپ ہے حتیٰ کہ ان سے سفاح پیدا ہوگا حتیٰ کہ سیدنا امام مہدی بھی اسی کی نسل سے پیدا ہونگے یہانتک کہ جو شخص عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ نماز پڑھے گا وہ بھی انہی سے ہوگا۔

کیوں جی قاسمی صاحب حدیثِ مذکورہ بالا سے نبیؐ کریم علیہ السلام نے قبل از وقت لڑکے کی ولادت کی خوشخبری دے کر اپنے علم مافی الارحام کا ثبوت دیا یا نہیں اور پھر اُس کی نسل میں امام مہدی کا ہونا یہ قیامت تک کے عِلم مافی غد و علم مافِی الارحام کا بیّن ثبوت ہے یا نہیں پھر اور سنیئے۔

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَبْعَثُوْنَ عَشْرَ فَوَارِسَ طَلِیْعَۃً

Marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَھُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِھِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِھِمْ ھُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ۔ (مسلم شریف ص۳۹۲)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت دس گھوڑے سوار نکلیں گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ان کے نام بمع انکے آباء کے ناموں کے جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو بھی جانتا ہوں وہ اسدن کہ جس دن نکلیں گے تمام گھوڑ سواروں سے بہتر ہونگے۔

دراصل نبی غیب دان کو علم تھا کہ میرے علم مافی الارحام پر اعتراض ہونگے آپ نے ساڑھے تیرہ سو سال قبل جسطرح علم مافی الارحام بیان فرمایا اسی طرح ہزاروں سال بعد امام مہدی جن کی نسل سے ہونگے ان کو بھی فرمادیا کہ تم میں امام مہدی ہونگے اور پھر قیامت کے قریب کا علم مافی الارحام ان دس سواروں والی حدیث پاک سے بھی ظاہر ہے۔ صرف یہی نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ سواروں کے نام ان کے والدین کے نام ان کی سواریوں کے رنگ ہر چیز میرے علم میں ہے۔ قاسمی صاحب کچھ تو خدا کا خوف کرو اپنی اکابر پرستی کی آڑ میں معاذاللہ ان حدیثوں کو غلط اور اکابرین کو صحیح قرار نہ دو خدارا ان فاضلانِ دیوبند کو اس پیارے نبی علیہ السلام سے اعلیٰ و بالا تو نہ سمجھو کہ جس نے رحمٰن سے درسِ عرفان لیا ہو اور اسکے اس درسِ عرفان پر خود قرآن شاہد ہو کر یوں گواہی پیش کرے کہ

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ہ رحمٰن نے سکھایا قرآن خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ

Marfat.com

الْبَیَان ۔ پیدا کیا انسان کو سکھایا بیان ۔

قاسمی صاحب کچھ عربی تفاسیر بھی پڑھی ہیں یا صرف اشرفعلی صاحب کی اردو تفسیر بیان القرآن پر ہی اکتفا کر گئے ہوا رلعین کی طرز تحریر سے تو یہی ثابت ہو رہا ہے کہ تفویۃ الایمان وغیرہ اردو کتابوں سے حدیثیں کھینچ تان کر اوران کے مفہوم سالقہ کو جیسا کہ پہلے تمہارے مولوی تحریر کرتے رہے ہیں بیان کر کرا رہے ہو ۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ بخاری و مسلم ۔ ابوداؤد و ترمذی اور موطا امام مالک و بیہقی میں سے لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ ۔ مِثْلِیْ و سے بے مثلیت ثابت کرنے والی حدیثیں کیوں نہ ملیں ۔ علم غیب ذاتی والی حدیثیں مل گئیں مگر عطائی والی نہ ملیں ۔ حُرمتِ سجدہ والی حدیثیں تو مل گئیں مگر تعظیم و توقیر والی حدیثیں نہ ملیں ۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آپ ان پڑھ جاہل و اجہل ہیں یا پھر تمہارے دل میں اپنے دیوبندی قاسمی انبیٹھوی اشرفی گنگوہی مولویوں کا اتنا احترام ہے کہ تمہیں یہ حدیثیں نظر ہی نہیں آتیں یا پھر نظر تو آتی ہیں مگر ان حدیثوں کو اسلئے معتبر نہیں سمجھتے کہ ان کو تمہارے گنگوہی انبیٹھوی اشرفی مولویوں نے معتبر نہیں سمجھا گویا تمہارے نزدیک منکرانِ حدیث کی طرح حدیث وہی معتبر ہے جسے اشرف علی تھانوی ۔ خلیل احمد انبیٹھوی ۔ قاسم نانوتوی ۔ رشید احمد گنگوہی ۔ اسمٰعیل دہلوی نے نقل کیا ہو باقی احادیث چاہے امام بخاری کی نقل کردہ کیوں نہ ہوں اور چاہے صحاح ستہ سے ہی کیوں نہ ہوں خواہ خیر القرون سے لے کر آجتک تمام علمائے ملت اور محدثین امت نے ہٰذَا صَحِیْحٌ کیوں نہ فرمایا ہو غلط غلط اور حرفِ غلط ہیں

Marfat.com

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

قاسمی صاحب اگر یہ بات نہ ہوتی تو جہاں آپ نے حرمتِ سجدہ پر قلم اٹھایا تھا اور حدیثیں تحریر کی تھیں ساتھ ہی تعظیم و تکریم عزت و عظمت پر قلم اٹھا کر وہ احادیث بھی نقل کی ہوتیں اور جہاں آپ نے بشریت کی طرف قلم چلایا تھا بے مثلیت کی طرف بھی چلاتے۔ جہاں آپ نے علمِ غیب کی نفی میں قلم اٹھایا تھا وہاں اثبات کی حدیثیں بھی تحریر کر کے ان میں مطابقت دیگر دو ار لعینیں شائع کر کے پھر دوہرے ثواب کے مستحق ہوتے مگر یہ تو تب ہی ہو سکتا تھا کہ جب حضور علیہ السلام کو نبی اللہ، حبیب اللہ، قاسم رزق اللہ، عروس مملکت اللہ جانتے مانتے وہاں تو نبی کو محض بشر بلکہ اس سے بھی مختصر اور بڑا بھائی تصور کیا جاتا ہے تو جب تصور ہی بڑے بھائی کا کیا جائے گا تو معاملات بھی بڑے بھائی کے سے ہونگے۔

قاسمی صاحب کچھ تو خوفِ خدا اور شرمِ مصطفٰے سے کام لو اپنی آنکھوں پر سے اس پٹی کو اتار کر جو دیو نے تمہاری آنکھوں پر باندھ رکھی ہے۔ اس شاگردِ رحمٰن سید الانس والجان کی وسعتِ علمی پر محدثین و مفسرین اسلام کے عقائد دیکھئے اور پھر علومِ خمسہ میں علمِ الٰہی کو محیط سمجھتے ہوئے سرکار دو عالم کے علومِ خمسہ عطایہ کے انکار سے باز آیئے ورنہ یاد رکھو کہ آج تو اس فانی زندگی میں چار دن واہ واہ کے علاوہ کو جھوٹی شہرت بھی حاصل ہو جائے گی لیکن کل بروزِ محشر جب نفسی نفسی کا عالم ہوگا اور حسبِ ارشاد رحمٰن کذا فی القرآن یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ کسی نے اس آیت کے مفہوم کو کیا

Marfat.com

خوب منظوم کیا ہے کہ

نہ ہمشیرہ برادر کی نہ زوجہ اپنے شوہر کی
وہ ایسا وقت ہوگا بھائی بھائی سے جدا ہوگا

وہ ایسا دن ہے جس دن باپ بیٹے سے ماں بیٹی سے بھائی بھائی سے دوست دوست سے بھاگے گا اور پھر حال یہ ہوگا کہ منہ پر مہر لگ جائے گی اور ہاتھ پیر گواہیاں دیں گے جو جو بھی دنیا میں کام کئے اسوقت کوئی قاسمی۔ انبیٹھوی۔ نانوتوی۔ گنگوہی کام نہیں آئے گا حتیٰ کہ تمام انبیاء بھی پکاریں گے اِذْهَبُوْا اِلٰی غیری کہ اے گستاخانِ عزت وعظمتِ نبوت تم نے دنیا میں ہمیں بتوں کی طرح غیراللہ قرار دے رکھا تھا۔ ہر ہر نبی جھڑکے گا بالآخر ان کے پاس آؤ گے جو مقامِ محمود پر جلوہ فگن ہونگے اسدن ان کے شفیع المذنبیں ہونے کا ظہور ہوگا اور پھر ؎

جب وہ پوچھیں گے سرِ محشر بلا کے سامنے
تو کیا جوابِ کفر دوگے تم خدا کے سامنے

پھر جب آپ کے سامنے تمہاری مجرمانہ حیثیت ہوگی پھر معلوم ہوگا کہ آپ محض بشر بلکہ اس سے بھی مختصر تھے یا کہ شفیع المذنبین ورحمۃ للعالمین بھی تھے۔ تمہارے بڑے بھائی تھے یا کہ محبوب رب العالمین تاجدار بطحیٰ یا تمہارے روحانی والد تھے پھر اس دن کوئی حیل وحجت وگنگوہیت وانبیٹھویت و نانوتویت ودیوبندیت کام نہیں بلکہ محمدیت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کام آئے گی اور اس گستاخی وبے ادبی کا تب پتہ چلے گا گو آج تمہاری یہ حالت ہے کہ

Marfat.com

قدر گھٹا دیں نہ شرماویں شرماں ہین گنوایاں
دن محشر دے قاسمیا اوتے ملسن سخت سزایاں

اب ذرا مفسرین ومحدثین اسلام کے عقائد سنیئے جو کہ ان کی تصنیفات میں موجود ہیں۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ۔ اور نہیں وہ غیب پر بخیل۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں معالم التنزیل وتفسیر خازن میں موجود ہے کہ اَیْ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاتِیْہِ عِلْمُ الْغَیْبِ فَلَا یَبْخَلُ بِہٖ عَلَیْکُمْ بَلْ یُعَلِّمُکُمْ وَیُخْبِرُکُمْ بِہٖ وَلَا یَکْتُمُہٗ۔

(معالم التنزیل جلد دوم۔ خازن جلد چہارم۔ مطبوعات مصر زیر آیت وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ)

یعنی نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کو علم غیب حاصل ہے وہ تمکو غیب بتانے سے بخل نہیں فرماتے بلکہ تمکو خبر دیتے اور چھپاتے نہیں چنانچہ جب جب بھی جو بھی پوچھا بخل نہیں کیا صحابہ نے پوچھا وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ حضور آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی فرمایا کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ میں اسوقت بھی نبی تھا جب کہ آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ دیکھیئے یہاں بھی بخل سے کام نہیں لیا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بچپنے میں چاند کے جھکنے۔ اشارے پر رقص کرنے والا واقعہ پوچھا تو بخل نہ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے قیامت میں آپ کا ٹھکانہ پوچھا تو بتلا دیا بخل سے کام نہ لیا۔

Marfat.com

عیبِ بینی نے قلبی کیفیات۔ ابوجہل نے مٹھی والی چیز۔ جنابِ عائشہ نے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنی نیکیاں پوچھیں سب کچھ بیان فرمایا بخل نہ کیا۔ علماء نے فرمایا ھُوَ کا مرجع یا اللہ تعالٰے ہے یا قرآن کریم یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر شانِ مصطفٰے کے قربان جائیں ان تینوں صورتوں میں مدعا ہمارا ہی ثابت ہے۔ دیکھئے جب ضمیر ھُوَ کا مرجع اللہ تعالٰے کو فرمائیں گے تو معنی یہ ہونگے وَمَا اللّٰہُ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ط اور نہیں ہے اللہ غیب پر بخیل۔ اسی طرح اگر ضمیر کو قرآن کی طرف پھیرا جائے تو معنی ہونگے مَا الْقُرْاٰنُ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ط اور اگر ضمیر ھُوَ کا مرجع نبی غیب دان کو مانا جائے تو تقدیر عبارت یہ ہوگی وَمَا مُحَمَّدٌ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ط اور نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر بخیل۔ (چشم ما روشن دلِ ماشاد) پہلی صورت میں جو معنی ہونگے وہ اسطرح ہونگے کہ اللہ غیب پر بخیل نہیں یعنی خبر دیتا ہے غیب کی۔ کسکو فرمایا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ لیکن اللہ چن لیتا ہے رسولوں میں سے جسے چاہے۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہونگے کہ قرآن غیب پر بخیل نہیں تو پھر صاحبِ قرآن غیب پر کیسے بخیل ہونگے۔ تیسری صورت میں معنی بالکل بیّن ہیں کہ اور نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر بخیل۔ کسکو بتاتے ہیں صحابہ کرام اولیاءِ عظام کو (جیسا کہ سیدنا صدیق اکبر کا واقعہ گذرا ہے کہ پیٹ کا حمل بتلا دیا کہ یہ لڑکی کا ہے یہ سب فیضِ نبوت ہی کا اثر ہے)

ما قبل آپ نے پڑھا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ رحمٰن نے سکھایا

Marfat.com

قرآن۔ سکھانے والا رحمان ہے۔ سیکھنے والے حضور۔ سکھایا کیا قرآن۔ قرآن میں کیا ہے جو سیکھا اور سکھایا۔ قرآن خود فرماتا ہے کہ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ اس میں ہر چھوٹی بڑی چیز درج ہے وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ط کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب ہر خشک وتر اور خواہ وہ اندھیروں میں ہو یا اجالوں میں وہ کتاب مبین میں تحریر ہے تو جس کی کتاب کی یہ شان ہے اور پڑھانے والے بھی عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ط وَعَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ط بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ط جیسی شان والے اور جو پڑھ رہے ہیں وہ معاذ اللہ ظرفِ ناقص نہیں بلکہ ظرفِ قابل اور کامل واکمل۔ نہیں نہیں بلکہ تمام کمالات انبیاء و اولیاء بھی انہی کا صدقہ اور وہ جس ظرف کے مالک ہیں وہ فقط ظرفِ نبوت ہی نہیں بلکہ اسے ظرفِ محبوبیت کہیئے تو بجا ہے تو جب پڑھنے والا کامل ہی نہیں بلکہ مصدرِ کمالات ہو اور پڑھانے والا ہو خالقِ کمالات اور جو پڑھایا گیا ہو وہ ہو تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ۔ پھر ان کو کہا جائے کہ انکو پیٹھ پیچھے کا بھی علم نہیں

بریں عقل ودانش بباید گریست

خدا جب دین لیتا ہے عقل بھی چھین لیتا ہے

قرآن کریم کی ان دو آیات سے یہ ثابت ہوا کہ ہر صغیر وکبیر بری واسیر ذرہ وقطمیر برنا وپیر کا تفصیلی علم سمیع وبصیر۔ بشیر ونذیر سراج منیر کو بفیض قدیر

حاصل ہے۔

بحث علم قیامت

حضرت علامہ شیخ صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر صاوی میں آیت کریمہ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا کے تحت حضور علیہ السلام کے علم غیب شریف برائے قیامت کا یوں ذکر فرماتے ہیں کہ وَهٰذَا اَقْبَلُ اَعْلَامِهٖ بِوَقْتِهَا فَلَا يُنَافِيْ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى اَعْلَمَهُ اللّٰهُ بِجَمِيْعِ مغيبات الدنيا وَالْاٰخِرَةِ

(تفسیر صاوی جلد چہارم ص ۲۴۵ مطبوعہ مصر)

یعنی یہ آیت مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت قیامت کا علم دینے سے پہلے ہے لہذا آیت کا مضمون اس مسلک کے ہرگز خلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت تک دنیا سے تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو دنیا و آخرت کے تمام مغیبات نہ بتا دیئے چنانچہ علم قیامت کے متعلق حضور کی کئی احادیث طیبات میں یہ صراحت ملتی ہے۔ دیکھئے ابن ماجہ شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْئَلُ اللّٰهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْئَلْ حَرَامًا

Marfat.com

وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔

(ابن ماجہ ص۷۷ مطبوعہ اصح المطابع کراچی)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام دنوں کا سردار دن جمعۃ المبارک ہے اور اللہ کے نزدیک بڑا ہی بزرگی والا ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک عیدالاضحیٰ و عیدالفطر سے بھی زیادہ محترم ہے اس میں بڑی بڑی پانچ چیزیں ہیں اللہ تعالےٰ نے اس میں سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن زمین پر اتارا اور اسی میں اللہ تعالےٰ نے ان کا وصال کیا اور اسی دن میں ایک وقت ایسا ہے جس میں بندہ اللہ سے کوئی بھی سوال کرے اللہ تعالےٰ اسکو عطا کرتے ہیں جب تک کہ حرام کا سوال نہ کرے اور اسی میں قیامت قائم ہوگی ۔ کوئی مقرب فرشتہ آسمان و زمین ۔ ہوائیں و پہاڑ اور سمندر نہیں ڈرتے مگر جمعہ کے دن سے ۔

قاسمی صاحب یہ حدیث پاک تو نبی کریم کے علوم غیبیہ ماضیہ و استقبالیہ و خصوصاً علم قیامت کی وضاحت کر رہی ہے جسکو قیامت والے دن تک کا علم ہے اس سے دیگر جزئیاتِ قیامت کیسے پوشیدہ رہی ہونگی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی پیش کردہ حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے کہ علوم خمسہ مختص ہیں ساتھ ذاتِ باری کے کیا خود حدیث پاک میں یہ فرمانے والے آقا کہ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ اللهُ ۔ کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی مگر اللہ ۔ تو کیا آپ یہاں یہ بھول گئے کہ میں نے

Marfat.com

خود ہی تو اسکو مختص قرار دیا ہے خود ہی بیان کر رہا ہوں یا معاذ اللہ آپ نے خود ہی مختص قرار دیا اور خود ہی بیان فرما کر گویا کذب بیانی سے کام لیا معاذ اللہ معاذ اللہ۔ قاسمی صاحب یہاں تمہاری اور تمہارے جگادھری ملاؤں کی مرضی نہیں چلے گی بلکہ یہاں منشائے خداؤ مصطفٰے جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم ہی چلے گی۔ جب تک آپ ان دونوں حدیثوں میں تطبیق نہ دیں گے کہ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ اِلَّا اللّٰہُ میں علم ذاتی اور وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ میں عطائی قوت علیہ کا اظہار ہے اس طرح تطبیق دئے بغیر احادیث مصطفٰے علیہ السلام کو جو درحقیقت معرفت رسول سے ارشادات الٰہیہ کی شان رکھتی ہیں ان میں تضاد پیدا ہو جائے گا اور اسطرح احادیث طیبات سے عیسائی۔ شیعہ۔ مرزائی تو ایک طرف خود مسلمانوں کا اعتبار اٹھ جائے گا۔ اور یہ دیکھئے دوسری جگہ تو حضور نے دوسری نشانی قرن پھونکنے کا بھی بیان فرما دیا۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ عَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ۔ (ابو داؤد شریف صفحہ ۱۵۷)

حضرت اوس بن عوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام دنوں سے افضل دن جمعۃ المبارک ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں قبض کئے گئے اور اسی میں جناب اسرافیل قرن پھونکیں گے اور اسی

Marfat.com

میں قیامت ہو گی۔

معلوم ہوا کہ ابتدائے دنیا سے لے کر تخلیقِ آدم اور تخلیق آدم سے لے کر قرن پھونکنے کے وقت اور اس سے بعد دخولِ جنت و نار تک کا حضور پر نور کو علم حاصل ہے۔

قاسمی جی دیکھ لیا آپ نے کہ آپ کی تردید میں کہ حضور کو علم قیامت نہیں شارع علیہ السلام نے ایک اور بیان عطا فرما دیا کہ جمعۃ المبارک کو اسرافیل قرن پھونکیں گے پھر اسی دن قیامت بھی آئے گی۔ قاسمی صاحب علم قیامت کے سلسلہ میں مزید احادیث پیش کی جا سکتی ہیں مگر فقیر یہاں علامہ صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فیصلہ کہ جو آپ نے ایسی احادیث و آیات کے سلسلہ میں کہ جن میں یہ آیا ہے کہ علوم خمسہ علاوہ ذات باری کے کوئی نہیں جانتا پر فرمایا ہے پیش کرتا ہے پڑھیئے اور دیوبند کا عطا کردہ چشمہ آنکھوں سے اتار کر پڑھیئے فرماتے ہیں کہ بیشک باعتبار ذات کے علومِ خمسہ کے جزیا تمام کا علم کسی کو نہیں مگر وَاَمَّا بِاَعْلَامِ اللّٰہِ تعالٰی لِلْعَبْدِ فَلَا مَانِعَ مِنْہُ۔ لیکن اللہ تعالٰی کے اپنے مخصوص بندوں کو عطا فرمانے سے کوئی چیز مانع بھی نہیں کہ اس ذات نے کسی نبی یا ولی کو یہ علوم خمسہ کلیتہً یا جزاً بھی عطا نہ کیئے ہوں چنانچہ فقیر اس سلسلہ کی کافی احادیث پیش کر چکا ہے دیگر اور بھی چند حدیثیں پیش کرے گا قاسمی صاحب۔ ایمان لانا یا نہ لانا یہ آپ کی مرضی ہے کل بروز قیامت یوں تو نہ کہہ سکو گے کہ اے اللہ میں نے جو کچھ سمجھا تھا وہ شائع کر دیا تھا اگر وہ

Marfat.com

غلط تھا تو تیرے کسی بندے کو اسکے جواب میں قلم اٹھا کر میری اصلاح کرنی چاہیے تھی۔ الحمد للہ فقیر نے صرف بنیت ثواب و اصلاح یہ کتاب لکھی ہے تعصب کی پٹی اتار کر تحریر کردہ احادیث کا مطالعہ فرمائیں تو آپ کو خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ علوم خمسہ کو خاصۂ ذات باری سمجھتے ہوئے علم خداوندی کو علوم خمسہ میں محیط سمجھ لینا اور پھر وہ احادیث یا آیات قرآنیہ کہ جن میں دوسرے انبیاء، صحابہ وامام الانبیاء کے لیئے کلیتہً یا جزویتہً علوم خمسہ ثابت ہیں ان کا انکار قرآن وحدیث کا انکار ہے یا نہیں اور قرآن وحدیث کا منکر جو کچھ ہے وہ آپ سے مجھ سے قارئین سے پوشیدہ نہیں۔ اللہ کریم حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

الحمد للہ کہ علم ما فی غد وعلم ما فی الارحام وعلم قیامت احادیث طیبات کی روشنی میں سرکار دوعالم نور مجسم کے لیئے خصوصاً علم ما فی غد وعلم ما فی الارحام قرآن پاک کی روشنی میں دوسرے انبیاء کے لیئے بھی ثابت ہوگیا اب فقیر قاسمی صاحب کو وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی یَاْتِی الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰہُ۔ اللہ تعالٰی کے سواء کسی کو خبر نہیں کہ بارش کب ہوگی کا مطلب بمطابق حسب سابق احادیث مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کی روشنی میں واضح کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق والصواب)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّسْقِیَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا

Marfat.com

فَمَا كِدْنَا اَنْ نَصِلَ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَهٗ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔ (بخاری جلد اوّل صفحہ ۱۳۸، مشکوٰۃ ص ۵۳۲)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان اللہ کے رسول جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک آدمی آیا اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بارش کا قحط پڑ گیا ہے۔ اللہ کریم سے آپ دعا فرمائیں۔ حضور نے دعا فرمائی تو بارش شروع ہو گئی ہمیں اپنے مکانوں تک جانا بھی مشکل ہو گیا اور پھر آنیوالے جمعۃ المبارک تک بارش ہوتی رہی۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہما نے فرمایا کہ وہ آدمی یا کوئی اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کریم سے دعا فرمائیے کہ ہم سے بارش ہٹالے تو رسول پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے گرد و نواح میں بارش برسا نہ کہ ہم پہ۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بادل دائیں بائیں پھٹ گیا۔ دائیں بائیں بارش ہوتی رہی لیکن اہل مدینہ پہ بند ہو گئی۔

سبحان اللہ کیا شان مصطفٰے ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اندازہ تو کیجئے کہ خشک سالی ہے۔ صحابہ دربار رسالت میں شکایت لے کر آتے ہیں اور عرض پیش کرتے ہیں کہ حضور بوجہ خشک سالی کے مال و اسباب ختم اور جانور بوجہ

Marfat.com

چارہ نہ ملنے کے قریب المرگ ہو چکے ہیں۔ حضور نہیں فرماتے کہ اچھا آؤ چلو نمازِ استسقاء پڑھیں اور بعد از نماز دعا کریں بلکہ آپ اسی وقت پیارے پیارے نورانی دستِ کرم اٹھا کر دعا فرما دیتے ہیں۔ ابھی یداللہ والے دستِ کرم اٹھے ہی تھے کہ رم جھم رم جھم بارش آگئی گویا کہ بارش کو یہ علم ہے کہ یہ دستِ کرم حبیبِ ربِ باری علیہ السلام کے ہیں اور پھر وہ ان کا بوسہ لینے کے لئے ایسی آئی کہ جیسے جنم کے بچھڑے گلے ملتے ہیں اور پھر قطراتِ بارانِ رحمت ایک گھڑی دو گھڑی نہیں پورے سات یوم ذراتِ مدینہ منورہ کے بوسے لیتے رہے حتیٰ کہ پھر وہی شخص یا کوئی اور شخص (حضرت انس کو یاد نہ رہا) اٹھ کر عرض کرتا ہے کہ حضور اب ہم پر نہ برسے حضور فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔ یا اللہ اب ہم پر نہیں بلکہ گرد و نواح پر برسے۔ تو جس طرح دستِ کرم رخِ منورہ پر پھیرنے سے قبل نزولِ غیث ہو گیا تھا اسی طرح اشارۂ منشائے محبوب پاتے ہی بادل مدینہ منورہ کے ارد گرد برسا لیکن مدینہ منورہ پر نہ برسا۔ قاسمی صاحب بنظرِ ایمان غور کرو کہ بارانِ رحمت تو اشارے کو سمجھے گویا کہ اسے رحمتِ عالم کے اشارے کا علم ہو لیکن رحمتِ عالم کو بارانِ رحمت کا علم نہ ہو۔

حضرت مناظرِ اسلام علامہ محمد عمر صاحب اچھروی[۱] اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ ایک بات یہ ہے کہ کسی چیز کا علم ہونا اور اس پر طرہ یہ

---

[۱]۔ اب کہیئے رحمۃ اللہ علیہ اس لئے کہ اب حضرت وصال فرما چکے ہیں بوقت تالیف رسالہ ہذا سابقہ دو ایڈیشنوں کے وقت حضرت مناظرِ اسلام حیات تھے۔

Marfat.com

کہ چیز کا منگا لینا اگر شے معلوم نہیں تو آ کیسے سکتی ہے جیساکہ آصف بن برخیہ نے بلقیس کا تخت سلیمان علیہ السلام کے سامنے ایک آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کر دیا۔ آصف کو کوئی ذی شعور یوں کہہ سکتا ہے کہ آصف کو تخت کا علم نہ تھا بلکہ بغیر علم کے ہی تخت کو اٹھا لائے۔ معلوم ہوا کہ بغیر علم کے اور یقین کے کوئی شخص ایسے نہیں کر سکتا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بادل اور بارش کا علم اور یقین تھا اور ہے جب بنا بریں آپ کے فرمان سے بادل پیش کیا گیا اور آپ کے اشارے سے پھاڑ دیا گیا۔

آگے فرماتے ہیں فَیَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم شریف کے صفحہ ۴۰۱ میں فرمایا کہ دجّال آسمان کو حکم کرے گا تو بارش شروع ہو جائے گی۔ ذرا انصاف فرمائیے کہ دجال کافر کے حکم سے بارش برسے تو دجّال کی اس طاقت پر تم ایمان بلا دلیل لے آؤ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کا فرمان چاند۔ سورج۔ بارش تسلیم کریں۔ بلکہ بارش والا آپ کا وظیفہ پڑھے تو تم آپ کی قوت علمی کا آپ کے متبعین سے بے خبر ہونے کا انکار کرو آخر مر کر آپ کے حضور پیش ہونا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس عقیدے سے منہ دکھاؤ گے۔

(مقیاس حنفیت از حضرت مناظر اسلام علامہ مولانا محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص۲۴۶ و ص۲۴۷۔)

معلوم ہوا کہ خداوند کریم کا بارش کے متعلق علم دینا تو ایک طرف بارش کو آپکے تابع فرمان بنایا ہوا ہے کہ اُدھر اس کملی والے آقا کا اشارہ ہوا اِدھر

Marfat.com

نزول بارانِ رحمت شروع ہوگیا یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام بعد از وصالِ نبوی بھی آپ کے یا آپکے گنبد خضریٰ یا آپ کی نسبت والے احباب کے وسیلے سے بارش طلب کیا کرتے تھے اور بارش بھی فوراً ہو جایا کرتی تھی چنانچہ بعد از وصال نبوی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا روضۂ نبوی گنبد خضریٰ پر نزولِ غیث کے لئے آنا اور سرکار مدینہ سرور سینہ نے انکو امیر المومنین امام المسلمین مراد سید الاولین والآخرین ۔ اسلام کا گوہر آبدار شیدائے احمد مختار اشداء علی الکفار خلافت مآب حضرت سیدنا و مولانا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف بھیجا اور پھر جو کچھ ہوا وہ تمام کا تمام واقعہ مندرجہ ذیل حدیث پاک سے ملاحظہ کیجئے اور ایک ہی حدیث پاک سے علم نزول غیث و شانِ عمر فاروق کا مطالعہ کیجئے ۔

عَنْ مَالِكِ الدَّارِ وَكَانَ خَازِنُ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ ائْتِ عُمَرَ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُ اَنَّهُمْ يُسْقَوْنَ وَقُلْ لَهٗ عَلَيْكَ الْكَيْسُ الْكَيْسُ فَاَتَی الرَّجُلُ عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ فَبَكٰى عُمَرُ قَالَ یَا رَبِّ مَا اٰلُوْا اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ ۔

(فتح الباری جلد چہارم ص۴۹۵ ، شواہد الحق ص۱۲۰)

حضرت امیر المومنین و امام المتقین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وزیر خزانہ مالک دار فرماتے ہیں کہ زمانہ عمر بن الخطاب میں قحط پڑا تو ایک

Marfat.com

آدمی (بلال بن حارث صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ منورہ پر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنی امت کے لیے پانی طلب فرمایئے وہ ہلاک ہوئی جاتی ہے۔ تو رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے خواب میں فرمایا کہ عمر فاروق کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کہو (سبحان اللہ جس پر خدا اور اسکے فرشتے سلام پڑھیں وہ ذات فاروق اعظم پر سلام بھیجے کیا شان ہے فاروق اعظم کی) اور اسکو خبر دو کہ مینہ برسے گا اور اسے کہو کہ زیرکی کا التزام کرو وہ شخص (یعنی بلال بن حارث رضی اللہ تعالےٰ عنہ) عمر فاروق کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ روئے اور عرض کی کہ اے پروردگارِ عالم میں کوتاہی نہیں کرتا مگر اس چیز میں کہ میں عاجز ہوں (شواہد الحق میں اسی حدیث کو ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح روایت کیا ہے اور صراحت فرمائی ہے کہ قبر شریف پر آکر عرض کرنے والے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ صحابی رسول تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔ حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جب صحابہ پر مشکل و مصیبت آتی تھی تو وہ دربارِ رسالت میں عرض پیش کرتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو دافع البلاء والوباء بھی سمجھتے تھے اور یہی حدیثِ مبارک درود تاج کہ جسکو ماضی قریب کے دیوبندی پڑھتے پڑھاتے رہے لیکن زمانۂ حال کے دیوبندی قاسمی، انبیٹھوی، گنگوہی شرک و بدعت قرار دے رہے ہیں اس میں خصوصاً دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ کو مشرکانہ عبارت کہتے ہیں چونکہ ان کے نزدیک دافع البلاء والوباء اور قحط کے

Marfat.com

ٹلنے وکلٹنے والی ذات فقط اللہ کی ہے اور بقول انکے اس نے کسی نبی یا ولی میں یہ قوت وطاقت نہیں رکھی کہ وہ قحط کو کاٹے یا ٹالے۔ یہ جاہل الکاذنی ملاں یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ ہم کم از کم دعویٰ تو با دلیل پیش کریں۔ دعویٰ تو موجود ہے مگر ہے بلا دلیل و خلاف قرآن۔ ان کی اس تحریف قرآنی اور تفسیر بالرائے پر قرآن بھی آہ وفغاں کناں ہے۔ یہ دیکھئے قرآن کریم پہلا پارہ خالق کائنات نے فرمایا کہ

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ)

اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا۔ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے۔ وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو تو اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ (یعنی معبود واجب الوجود)

آیت مذکورہ میں اللہ کریم کا یہ ارشاد کہ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ اور نازل کیا آسمان سے پانی یعنی بارش پس خارج کئے اس سے پھل تمہارے رزق کے لیئے ــــ

Marfat.com

دیکھئے یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ اللہ تعالے نے رزاق ہے وہی رزاق یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ ذرا میری قدرت کا کرشمہ تو دیکھو کہ میں آسمان سے بارش نازل کرتا ہوں جس میں دیگر فائدوں کے علاوہ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں تمہارے لئے رزق ہے تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ اگر خالقِ کائنات کی طرف سے نزولِ بارانِ رحمت نہ ہو تو قحط کے سے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ یہ فقیر اپنے ایک عزیز ترین دوست فاضل جلیل عالم نبیل مقرر و مناظر حضرت علامہ مولانا محمد شفیع صاحب مخدومی فاضل مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ اور دو چار اور عزیز پہاڑی علاقہ کی سیر و تفریح کے لئے نکلے اور لائلپور سے براستہ سرگودھا ہوتے ہوئے خوشاب پہنچے۔ رات خوشاب رہ کر علی الصبح خوشاب سے متصل ہی اس کے دامن میں پہاڑیوں کا ایک وسیع و عریض سلسلہ جو شروع ہو جاتا ہے ہم نے اس علاقے کو اپنی سیر و تفریح کے لئے منتخب کیا اور میلوں پہاڑی سفر کرتے کراتے رات کو ہم نوشہرہ نامی ایک قصبے میں پہنچے یہاں کے لوگوں کو نہایت خلیق، ملنسار، خدمت گذار اور یہاں کے ماحول کو نہایت ہی مذہبی ماحول پا کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔

یہاں کے اکثر لوگ حضرت اعلیٰ قبلہ و کعبہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و قبلۂ عالم حضور بابو جی صاحب سے ارادت رکھتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں میں سے اکثر کو فنا فی الشیخ دیکھا اور محبت شیخ میں وارفتہ پایا اور جب کبھی گولڑہ یا ساقیٔ گولڑہ کی کوئی بات آئی تو ان دوستوں کو جھومتے مست ہوتے پایا۔ سبحان اللہ کیا خوب کہا ہے جناب شاعر اہلسنت حضرت

Marfat.com

ظہوری نے کہ

خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانہ کی

اس واقعہ کو تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان دوستوں سے دریافت کیا کہ آپ کے جانوروں کے چارے کا کہاں سے اور کیسے بندوبست ہوتا ہے جب کہ چاروں طرف وسیع و عریض پہاڑوں کے علاوہ کہیں بھی قابل کاشت زمین نظر نہیں آتی۔ اور اس پر نوشہری دوستوں نے فرمایا کہ پہاڑوں میں کہیں کہیں صاف زمین موجود ہے جس پر ہم چارہ وغیرہ کاشت کرتے ہیں اور وہ آپ کے علاقوں سے بھی اعلیٰ ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ وہاں پانی وغیرہ کا کیا بندوبست ہے تو وہ کہنے لگے کہ بارش وغیرہ ہو جاتی ہے ان احباب میں ایک ضعیف سے بابا صاحب وہ ٹھیٹ پنجابی زبان میں بولے دجی سائیں ایں سال تے بہوں خشک سالی تھئی اے ایس وجہ توں ساں کو پریشانی تھئی گئی اے ورنہ اللہ کریم نا کروڑ کروڑ شکر اے کہ سانکوں ہٹھیاں شٹھیاں ناں کدے وی فکر نائیں تھیا، فقیر کی زبان سے بے ساختہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نکلا اور میرے برادرِ محترم مولانا محمد شفیع صاحب قبلہ نے کہا کہ مولانا یوں کہیئے صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ۔ میں نے کہا کہ بھائی اسکا کیا محل ہے۔ کہنے لگے اسکا محل رب کریم کا یہ فرمان ہے کہ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ کہ ہم نے آسمان سے بارش نازل کی کہ جس میں سے تمہارے لئے پھل نکلے جو کہ تمہارے واسطے رزق ہے میں نے تصدیق کی کہ مولانا بالکل صحیح ہے اور پھر اسی

Marfat.com

رات فقیر نے اس آیت مبارکہ پہ پونے دو گھنٹے بیان بھی کیا۔

تو نیز فقیر یہ تحریر کر رہا تھا کہ بارش میں ہمارے لئے رزق ہے اس رزاق نے بارش کو ہمارے رزق کا سبب اور قحط کا دفعیہ بنایا ہے اور یہ بارش دافع القحط ہے

ایک نکتہ بارش میں ہمارے لئے رزق ہے جس طرح بارش ہمارے رزق کا سبب ہے اسی طرح اللہ کے نیک بندے کہ جنکی عمریں یاد خدا و مصطفےٰ میں گذر رہی ہیں انکا وجود بھی سببِ رزق و فتح و نصرت ہے (مشکوٰۃ باب فضل الفقراء ص۴۴۶)

اور کتبِ احادیث میں یہ صراحت بھی موجود ہے کہ مچھلیاں علماء کی طوالت عمری کے لئے محوِ دعا رہتی ہیں چونکہ انکے وجودِ مبارکہ کے صدقے سے نزولِ غیث ہوتا ہے۔ جن کے صدقے سے نزولِ غیث کہ جو دافع القحط ہے ہو وہ خود دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَ الْاَلَمْ کیوں نہ ہوں۔

معلوم ہوا کہ اس رزاقِ کائنات نے بارش میں بھی ہمارے لئے رزق رکھا ہے اور ہمارا اس پہ مکمل ایمان ہے۔ مگر ایسے شیخ القرآن و شیخ الاسلام کہ جنہوں نے حسد و بغضِ انبیاء کی آگ میں جل کر ان اسباب کا کہ جنکا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے انکار کر کے کونسی اسلام کی خدمت سرانجام دی ہے۔

آمدم بر سرِ مطلب بلال بن حارث والی حدیثِ پاک جو کہ مع ترجمہ ماقبل آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام بھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت روا اور دافع البلاء جانتے تھے ان کا ایمان تھا کہ رسولِ پاک سے امداد طلب کی جائے تو حضور علیہ السلام اپنے غلاموں کی عرضوں کو شرفِ

Marfat.com

قبولیت سے نوازتے اور امداد فرماتے ہیں خصوصاً نزولِ غیث کے سلسلہ میں جب بھی کبھی قبل از وصال یا بعد از وصال اس کی ضرورت محسوس ہوئی صحابہ نے حضور علیہ السلام سے ہی رجوع کیا اور پھر حضور کے صدقے سے نزولِ غیث بھی ہوا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فاروقِ اعظم مومن ہی نہیں بلکہ مومنوں کے سردار ہیں کہ ان کو وہ ذاتِ مقدس سلام بھیج رہی ہے کہ جس ذاتِ مقدس پر اللہ اور اسکے فرشتے سلام بھیجتے ہیں۔

دیگر یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی پاک کو نزولِ غیث کا علم یقینی حاصل ہے جو فرما رہے ہیں کہ جاؤ فاروقِ اعظم سے میرا سلام فرماؤ اور ان سے کہو کہ زیرکی کا التزام کریں پھر بارش ہوگی۔

قاسمی جی کا سیدہ عائشہ صدیقہ پر الزام اور اسکا تحقیقی جواب

قاسمی صاحب نے حدیث شہابیہ ص۲۲ کی عربی عبارت پر اپنی طرف سے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ جناب عائشہ کا یہی عقیدہ ہے کہ کل کی بات علاوہ خدا کے کوئی نہیں جانتا اور پھر جو عربی عبارت مع ترجمے کے تحریر کی ہے وہ یہ ہے کہ وَمَنْ قَالَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ مَا فِىْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى الْفِرْيَةِ ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے واقعات

Marfat.com

کو (بلا اطلاع[۱] خداوندی کے) جانتے ہیں تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرماتا ہے کہ فرما دیجئے کہ آسمان و زمین کی کوئی مخلوق (بغیر اطلاع[۲] خداوندی کے) غیب نہیں جانتی بجز اللہ تعالیٰ کے

قاسمی صاحب آپ کے عطائی و ذاتی جیسے متفقہ قانون کے فرار سے جو کہ تمام علمائے امت نے وضع فرمایا ہے اور جس کی مدد سے کہ اُن صدہا آیات و احادیث کہ جن میں بظاہر تضاد نظر آتا ہے تطبیق دی جاتی ہے تو اگر ذاتی و عطائی کا فرق ملحوظ نہ رہے تو صدہا آیات و احادیث ہی نہیں بلکہ تمام قرآن و احادیث کا انکار لازم آتا ہے جو کہ کفر ہے اس لئے جب تک آپ ذاتی و عطائی کے فرق کو ملحوظ نہ رکھیں گے اسوقت تک قرآن و حدیث پر آپ کا ایمان کامل و مکمل نہ ہو سکے گا۔

حدیث شریف ۲۱ میں آپ نے علم الٰہی کو علوم خمسہ میں محیط قرار دیکر اُن کئی آیات و احادیث کا کہ جو فقیر نے ماقبل پیش کیں یا آگے پیش کرے گا کا انکار کر کے صریحًا ارتکاب کفر کیا ہے۔

الحمدللہ فقیر نے قرآن و حدیث۔ اقوالِ محدثین و مفسرین کی روشنی میں دیگر ذاتی و عطائی اور خالق و مخلوق کے فرق سے علوم خمسہ کہ جن کو قاسمی صاحب نے خاصہ ذاتِ خداوندی قرار دے کر انبیاء و اولیائے کرام سے اس کی نفی کی نفی ثابت کر دیا دیگر علومِ خمسہ میں سے علم ماذا تکسب غدٍ علم

---

۱ و ۲ کے بریکٹ فقیر نے خود دیئے ہیں ورنہ قاسمی صاحب نے علم غیب کی نفی کو مطلق رکھ کے اپنی جہالت کا ماتم کیا ہے۔ (فقیر قادری ابوالمقبول غلام رسول غفرلہ)

Marfat.com

مافی الارحام۔ علم بایِّ ارضٍ تموت وعلم نزولِ غیث پر کافی دلائل عرض کر دیئے جن سے اچھی طرح واضح ہوگیا کہ اللہ کریم نے اپنے پیارے نبی کریم کو علومِ خمسہ میں سے حصۂ وافرہ عطا فرمایا ہے اور اسکا انکار دراصل قرآن و حدیث کا انکار ہے۔ اب قاسمی صاحب پر منحصر ہے کہ چاہے تو اپنے اکابر کی پوجا و پرستش میں لگے رہیں چاہے قرآن و حدیث پر ایمان لاکر خوشنودیٔ خدا و رسول حاصل کریں۔

قاسمی صاحب آپ شاید کہیں کہ میری طرف سے پیش کردہ حدیث شریف ۲۱ کا جواب ابھی مکمل نہیں ہوا کہ حدیث شریف ۲۲ کی طرف آگئے جناب بیشک یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی پیش کردہ حدیث شریف ۲۱ پر قائم کردہ عنوان بحثِ علومِ خمسہ جو کہ آپ نے اپنے وہم میں ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے مخصوص سمجھ رکھے ہیں فقیر نے حسبِ دعویٰ کہ آپ کی طرف سے پیش کردہ حدیث پاک پر ہمارا ایمان ہے لیکن جہانتک ترجمہ کا سوال ہے وہ ترجمہ نہیں بلکہ تفسیر بالرائے کی بدترین مثال ہے کہ دیوبندی۔ قاسمی۔ غلام خانی۔ گنگوہی انبیٹھوی مولویوں کے علاوہ حدیث مذکورہ سے کسی نے بھی یہ ثابت نہیں کیا کہ یہ علومِ خمسہ اللہ کریم جانتا تو ضرور ہے مگر عطا کر کے کسی کو بھی نہیں فرماتا۔ آپ کا اپنی رسلیا میں علومِ خمسہ کو صرف ذاتِ باری کے لئے محدود سمجھنا یہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے خلاف محض ایک مخصوص نظریہ ہے جو سراسر خیانت وضلالت وانکارِ عظمتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مترادف ہے۔

Marfat.com

فقیر نے ماقبل مختلف کتب احادیث سے علوم خمسہ کی جزویات اربعہ یعنی علم ماذا تکسب غدٍ ۔ علم ما فی الارحام ۔ علم قیامت پر کچھ احادیث پیش کر کے علم نزول غیث پر بحث شروع کی تھی کہ مشکوٰۃ شریف کے باب الکرامات میں سے یہ حدیث پاک نظر آئی کہ حضرت ابی الجواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا اور فرماتے ہیں کہ قحط بھی ایسا کہ قحطاً شدیداً تو پھر کیا ہو فشکوا الیٰ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شکایت پہنچی سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف آپ کی نگاہ گئی طرف مقبرہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ، ضرورت ہے بارش کی قحط و خشک سالی ہے ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ لوگ نماز استسقاء کے لئے جنگل کی طرف دوڑتے مگر آتاں سیدہ عائشہ کی طرف آئے ۔ معلوم ہوا ان کا ایمان تھا کہ یہ زوجہ سید المرسلین ہیں بارش کے سلسلہ میں ان کا وسیلہ کیوں نہ اختیار کریں چنانچہ وہ مائی صاحبہ سے عرض معروض کرتے ہیں ۔ مائی صاحبہ کو یہ فرمانا چاہیئے تھا کہ یہ علوم خمسہ کی ہی ایک جز ہے جو کہ مختص ہے ساتھ ذات باری کے لہذا مجھے کیا پتہ کہ بارش کب ہوگی اور مجھے ہونے نہ ہونے میں کیا اختیار مگر مائی صاحبہ نے عوام کی شکایت پر جو صورت اختیار کی اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اربعین کی حدیث شریف ۲۲ میں قاسمی صاحب کی ذاتی رائے کو بہت بڑا دخل حاصل ہے قاسمی صاحب کا و من قال ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ما فی غدٍ فقد اعظم علی اللہ الفریۃ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے

Marfat.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے واقعات جانتے ہیں تو بیشک اس نے اللہ پر بہتان باندھا ہے کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ کہ فرمادیں آپ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ زمین و آسمان کی کوئی مخلوق غیب نہیں جانتی مگر اللہ۔ اس میں یہ کہاں ہے کہ میرے جتلانے اور بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا۔ حدیث کا مطلب بالکل ظاہر ہے کہ اے میری امت خبردار بڑے بڑے نجومی اور میری شریعت کے مخالف غیب دانی کا دعویٰ کریں گے یاد رکھو غیب اللہ جانتا ہے اور ایسے بے شرع نجومی جھوٹے ہیں ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے انبیاء و اولیاء کو یہ علم مغیبات یقیناً حاصل ہے۔

حدیث مذکورہ میں کس لفظ سے یہ ثابت ہے کہ میں ان کو یعنی نبیوں ولیوں کو علم غیب عطا نہیں کرتا اگر آپ یہ کہیں کہ اگر یہ ثابت نہیں کہ میں عطا نہیں کرتا تو بتلاؤ کہ اس حدیث پاک کے کسی لفظ سے پھر یہ بھی کہاں ثابت ہے کہ میں علم غیب نبیوں ولیوں کو عطا فرماتا ہوں تو فقیر کہتا ہے کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ جب اس حدیث شریف میں علم غیب دینے یا نہ دینے کا ذکر تک نہیں تو آپ کا اس حدیث شریف پر یہ عنوان قائم کرنا کہ دعائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہ تھے)، پھر نفس عبارت و ترجمہ شائع کرنا کہاں کی دیانت ہے جب کہ یہ حوالہ علم ما فی الارحام کی بحث میں اصابہ جلد ہشتم صفحہ ۲۸۶، طحاوی جلد دوم صفحہ ۲۴۵، بیہقی صفحہ ۱۷۰، موطا امام مالک صفحہ ۳۱۴، جمال الاولیاء ۷۹

سے ماقبل گذر چکا ہے کہ انہی سیدہ عائشہ صدیقہ کے والد محترم نے صرف علم غیب ہی نہیں بلکہ بقول قاسمی صاحب علوم خمسہ جو کہ خاص ہیں اللہ سے ان کی ایک جز علم مافی الارحام کو بیان بھی فرمادیا کہ عائشہ بیٹی یہ بیس وسق کھجوریں جو تمہارے پاس ہیں ان میں میراث جاری ہوگی اپنے دونوں بھائی اور دونوں بہنوں کو بھی حصہ دینا۔ سیدہ عائشہ نے پوچھا کہ ابا جان بہن تو ایک ہی ہیں اسماء دوسری کون ہے آپ نے فرمایا کہ بیٹی وہ ابھی تیری والدہ کے پیٹ میں ہے قاسمی صاحب اگر آپ کی طرح مخلوق میں سے انبیاء و اولیاء کے لئے عقیدہ علم غیب کے مقر کو مفتری قرار دیدیا جائے اور ذاتی و عطائی کی قید ختم کر دی جائے جیسا کہ آپ نے اپنے ترجمہ میں تاثر دیا اور دیا ہے تو تسلا کہ سیدہ عائشہ کے نزدیک ان کے والد محترم رسول پاک کے پیارے خسر اور تاقیامت تمام امت رسول کے ناناجان اور وہ صحابی رسول کہ جن کی صحابیت نص صریح قطعی قرآنی اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ سے ثابت ہے۔

معاذ اللہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ پھر کیا ہوئے جب کہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا عقیدہ یہ ہو کہ حضور کو یہ سمجھنے والا کہ حضور کل کی بات جانتے ہیں مفتری ہے۔ پھر حضور تو نبی الانبیاء ہیں حضور کے صحابی اور عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے والد کل کی خبر دے رہے ہیں کہ میرے وصال کے بعد کل تم تین بہنیں ہو جاؤ گی اور روایت بھی حضرت عائشہ سے ہے تو اگر تمہارا عقیدہ کہ جو تم نے مذکورہ بالا حدیث پاک سے سمجھا ہے کہ جو کہے کہ حضور کو کل کا پتہ ہے مفتری ہے تو معاذ اللہ بتاؤ کہ اسلام کے اس مایہ ناز سپوت خلافت راشدہ کے نقش اول کے متعلق کیا فتویٰ لگاؤ گے کہ جو نبی کریم کے متعلق نہیں بلکہ اپنے

Marfat.com

متعلق علم ماذا تکسب غدٍ و علم مافی الارحام کا دعویٰ کر رہا ہے معلوم ہوا کہ قاسمی صاحب آپ نے حدیث کو اپنے عقیدہ پر ڈھالنے کی سعی ناپاک تو کی ہے لیکن اپنے عقیدے کو حدیث پاک کے معانی و مفہوم کے مطابق نہیں ڈھال سکے چلیئے آپ کسی صحیح نہیں ضعیف سے ضعیف حدیث پاک میں سے سیدہ عائشہ صدیقہ کا یہ فتویٰ دکھا دو کہ ابا جان جب رسول پاک کل کے واقعات اور پیٹ کے حال یعنی کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اس سے واقف نہیں تو آپ کون ہیں یہ دعویٰ کرنے والے ہم تو دونوں بھائیوں اور ہمشیرہ اسماء کو میراث میں شامل کر لیتے ہیں یعنی اب بانٹ لیتے ہیں یا ابا جان چلو جب اللہ کریم ہمارے گھر بھائی یا ہمشیرہ جو کچھ دیگا ہم میراث بانٹ لیں گے لیکن یہ آپ علم ماذا تکسب غدٍ و علم مافی الارحام کا دعویٰ کیسے کرتے ہیں جب کہ ہمارا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ ایمان نہیں تو آپ کے متعلق پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ط۔

لہذا قاسمی صاحب کہیئے کہ آپ کا ذاتی اور عطائی کے قانون سے فرار کیا کام کھلائے گا جب تک آپ مذکورہ حدیث پاک میں ذاتی کی قید نہ لگائیں گے اسوقت تک سیدہ عائشہ صدیقہ صدیقہ ہی نہیں بنیں گی کیونکہ سچے کے کلام میں تضاد کا ہونا محال ہے اور اگر سچے کی کلام میں تضاد ہو تو سچے کو معاشرہ کبھی سچا تصور نہیں کرے گا بلکہ ایسے شخص کو یوں

Marfat.com

کہہ کر کہ جی چھوڑو ان کا کیا اعتبار ہے کبھی کچھ کبھی کچھ کہتے پھرتے ہیں۔ پیچھے کا ذ نار ختم کر دے گا۔ لہٰذا جب تک آپ حدیث پاک وَمَنْ قَالَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ کا ترجمہ یوں نہ کریں کہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے واقعات کو (خود) جانتے ہیں تو بیشک اس نے اللہ تعالےٰ پر افتراء باندھا ہاں البتہ عطائے الٰہی سے حضور نبی کریم حضور کے صحابہ۔ اولیاء اللہ بھی کل کے واقعات سے مطلع ہیں جیسا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ جنہوں نے وصال باکمال کے وقت سیدہ عائشہ کو کل ہونے والے واقعہ یعنی آپ کی تیسری ہمشیرہ جو کہ ابھی آپ کی زوجہ اور سیدہ عائشہ کی والدہ کے شکم اقدس میں تھیں ان کی خبر دیدی۔

قاسمی صاحب یہ ہے مطلب سیدہ عائشہ کا کہ ذاتی طور پر کوئی نبی صحابی، غوث یا کوئی قطب ولی کل کی خبر یا کوئی اور زمین و آسمان کا علم غیب نہیں جانتا ہاں جو بھی اس میں یعنی ارض و سماء کے غیب میں سے کچھ جانتا ہے وہ باعلام اللہ جانتا ہے۔ جب تک آپ ان مختلف المعنی روایات میں ذاتی و عطائی سے تطبیق نہ دیں گے اسوقت تک ان تمام روایات میں جو بظاہر تضاد نظر آ رہا ہے وہ ختم نہیں ہوگا اور جب تک یہ تضاد ختم نہ ہوگا معاشرہ صدیقہ کو معاذ اللہ صدیقہ تسلیم ہی نہیں کرے گا اور اس سے صدیقہ کا دامن معاذ اللہ کذب صریح جیسے مذموم

Marfat.com

فعل سے آلودہ متصور ہو گا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

الحمد للہ حدیث شریف ۲۲ کا مفہوم بھی بخوبی واضح ہو گیا اب سنئے کہ خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی نزول غیث کا علم تھا کہ بارش کب اور کیسے ہو گی چنانچہ جب آپ کو قحط کی شکایت کی تو آپ کے حکم سے روضۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھت مبارک میں سے ایک اینٹ یا کچھ اینٹیں نکالدی گئیں چنانچہ پھر باران رحمت کا نزول ہوا اور ایسا نزول ہوا کہ جل تھل ایک ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ آپ جانتی تھیں کہ بارش اسوقت تک نہ ہو گی جب تک گنبد خضریٰ میں سے کچھ اینٹیں نکال کر آسمان اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں سے یہ حجاب دور نہ کیا جائے گا چنانچہ ادھر اینٹیں نکلیں اُدھر باران رحمت نے آکر گنبد خضریٰ کے در و بام کے بوسے لینے شروع کر دیئے۔

(حصہ اوّل تمام شد)

Marfat.com

تعارف وتبصرہ

ملک کے سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کے بہترین خطیب اور شعلہ بیان مقرر حضرت مولانا ابوالمقبول غلام رسول صاحب گل قادری نقشبندی مجددی دالمعروف سمندری والے، کی کتاب "الدرّ الثمین فی توضیح الاربعین" کہ جس میں گستاخِ رسول دیوبندی قاسمی ملّاں المعروف ضیاء القاسمی کی رسلیا "اربعین" کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اسکو اہلسنت وجماعت کے تمام حلقوں مثلاً خطیب وادیب مقرر ومناظر معلم ومتعلم علماء ومشائخ ودیگر اہلسنت وجماعت کے پریس نے نہایت قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا اور علماء ومشائخ نے مختلف اجلاسوں اور اہلسنت وجماعت کے جرائد نے مختلف اشاعتوں میں اسکا تعارف اور اس پر جامع تبصرے شائع کئے اور مولانا موصوف کے علم وعمل زہد واتقاء کے لئے دعائیں فرمائیں وہ اگر تمام تعارف وتبصرے شائع کئے جائیں تو ایک دفتر بن جائے گا۔

یہاں فقط اہلسنت وجماعت کے مقتدر رسالہ جریدہ حمیدہ ماہنامہ رضائے مصطفٰی میں شائع شدہ تبصرہ پیش کیا جاتا ہے وھو ہذا۔

اَلدُّرُّ الثَّمِیْن } فی توضیح الاربعین۔ فاضل نوجوان مولانا غلام رسول صاحب قاسمی سمندری کی تالیف ہے جو دیوبندی مولوی ضیاء القاسمی کے رسالہ اربعین کے جواب میں شائع ہوئی ہے اس کتاب میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا بیان اور شانِ رسالت کے خلاف دیوبندیوں کے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

در رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ۱۹ ار رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

مصنف کتاب ہذا مجاہد ملت قاطع نجدیت و قاسمیت خطیب اہلسنت حضرت مولانا ابوالمقبول محمد غلام رسول صاحب قادری نقشبندی مجددی المعروف سمندری والے کی دیگر ایمان افروز تحقیقی تصنیفات و تالیفات۔

الدر الثمین فی توضیح الاربعین حصہ اول (تیسرا ایڈیشن زیر طبع)

یہ وہ کتاب ہے جسکو طبع ہوئے مسلسل سات سال گذر چکے ہیں اور جسکے دو ایڈیشن طبع ہو کر ختم ہو جانے کے بعد اب تیسرا ایڈیشن بھی انشاء اللہ منظر عام پر آنیوالا ہے اس میں نجدی قاسمی ملاں المعروف ضیاء القاسمی کے رسالہ اربعین کا مدلل و مفصل جواب ہے جس میں مسئلہ توحید مسئلہ شرک فرق توحید و شرک۔ مسئلہ سجدہ لغیر اللہ سجدہ تعظیم میں فرق۔ مومن و مشرک کا فرق مسئلہ بشریت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء و مسئلہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسئلہ علم غیب مصطفیٰ عطائی اور اس کی نفیس بحث قرآن و سنت کے مفصل دلائل کے علاوہ حسب واقعہ اردو پنجابی فارسی اشعار سے مزین کتاب اثبات کے مکمل حوالے و صفحات۔ حسین ٹائیٹل نفیس کتابت پرنٹنگ پیپر ان تمام خوبیوں کے ساتھ تقریباً سوا دو صد صفحات پر مشتمل کتاب۔ ہدیہ نہایت مناسب

اربعین فی شان سید المرسلین (زیر طبع)

لائلپور کے محلہ غلام محمد آباد کے نجدی دیوبندی قاسمی ملاں نے اربعین نامی رسالہ شائع کیا لیکن اسمیں ملاں قاسمی جی نے اسی رفتار بے ڈھنگی کا کہ جسکا مظاہرہ انکے

Marfat.com

مولانا ابو المقبول محمد غلام رسول صاحب قادری نقشبندی مجددی (المعروف
سمندری والے) نے اس چالیس صفحے کی رسلیا کا مدلل دندان شکن جواب
پورے ساڑھے چار صد صفحات میں ایسا پیش کیا ہے کہ جس نے قاسمی دھڑے
کے صغیر و کبیر برنا و پیر غرضیکہ اس دھڑے کے ہر فرد پر سکتہ طاری کر دیا ہے اور
اور باوجود اسکے کہ اس رسلیا کے جواب کے پہلے حصّہ کو طبع ہوئے ساتواں سال ہو رہا ہے
ملاں قاسمی جی نے اسکا جواب تو کیا دینا تھا کوچۂ تصنیف و تالیف سے ایسی راہِ
فرار اختیار کی کہ جیسے کہ دنیا ہی سے رخصت ہو گئے ہوں بہر حال اب اس
جواب کا دوسرا حصہ بھی کہ جس میں سرکار کے معجزۂ حاضر و ناظر باذن اللہ اور سرکار
کے مالک و مختار بعطائے غفار ہونے کے بیان کے علاوہ قاسمی جی کی طرف
سے تحریر کردہ آخری باب تردید بدعت میں ان کی ایسی گرفت شرعی موجود
ہے کہ جس سے ان کے دھڑے کے تمام صغیر و کبیر علماء و عوام انہی کے قلم
سے اہلسنت نہیں بلکہ اہل بدعت ثابت ہو رہے ہیں بہر حال اس جواب مدلل
مفصل کے بعد حضرت خطیب اہلسنت اپنی طرف سے رسالہ اربعین فی شان
سید المرسلین اسطرح پر کہ جس میں حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات
طیبات کا باذن اللہ تعالیٰ بیان ہے مثلاً علم غیب مصطفیٰ بعطائے رب الارض
والسماء۔ اختیارات خداداد برائے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔ معجزۂ
حاضر و ناظر بعطائے رب قادر۔ مسئلہ نور بعطائے رب غفور جل جلالہ بشریت
بے مثل و بے مثال بعطائے خالق ذو الجلال۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد
طبع ہو کر منصۂ شہود میں آرہا ہے۔ صفحات تقریباً ۲، کتابت و طباعت

Marfat.com

رسالہ دعا بعد از نماز جنازہ

اس رسالہ کی افادیت اسکے نام ہی سے ظاہر ہے یہ رسالہ حضرت موصوف کے اس دور کی یادگار ہے جبکہ شیخ الحدیث والتفسیر الحاج علامہ ابو الفضل مولانا مولوی مفتی پیر محمد سردار احمد رضی اللہ تعالٰے عنہ کے دست حق پرست پر دیوبندی عقائد سے توبہ کر کے حضرت علیہ الرحمۃ کے ہی ارشاد پر سمندری کی جامع مسجد میں برائے خطابت حاضر ہونے لگے تو وہاں کے دیوبندی نجدی ملاں محمد حسین نامی جو کہ آجکل آنجہانی ہو چکے ہیں نے چیلنج دیا کہ جنازہ کے بعد دعا کا قطعًا کوئی ثبوت نہیں ہے جو دعا بعد نماز جنازہ ثابت کرے پانچسو روپیہ انعام جس پر مولانا حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے دربار میں برائے دعا حاضر ہوئے اور حضور کے دار العلوم کے کتب خانہ سے تفسیر خازن شریف و مدارک، جلالین و ابن ماجہ لے کر سمندری واپس ہوئے دیابنہ نے یہ چیلنج بروز بدھ کیا تھا مولانا نے اسی روز رسالہ شروع کیا اور جمعرات کو طبع کرا کے بروز جمعۃ المبارک اہلسنت وجماعت کے کثیر اجتماع میں یہ رسالہ پیش کر کے دیابنہ سے مبلغ پانچسو روپیہ طلب کرنے کا مطالبہ کیا لیکن ملاں جی مرتے مرگئے انعام تو کیا پیش کرتے رسالہ کا جواب تک نہ دے سکے اور مر کر بغیر دعا ہی دفن ہو گئے یہ رسالہ بڑا جامع و نافع ہے رسالہ میں سرکار دو عالم سے دعا بعد نماز جنازہ کے بعد صحابہ کرام کا اس پر عمل اور تابعین و تبع تابعین کا مسلک بھی پیش کیا گیا مختصر سے رسالہ میں وہ تمام خوبیاں جو کہ ایک ضخیم کتاب میں ہوتی ہیں موجود ہیں صفحات ۵۱ ہدیہ نہایت مناسب

Marfat.com

ایک عظیم خوشخبری

مسلک حق مذہب اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی کے ائمہ وخطباء کے علاوہ منتہی طلباء کو یہ پڑھ کر قلبی مسرت وشادمانی حاصل ہوگی کہ ملک کے اکثر بیشتر علماء ومشائخ واحباب اہل سنت کے مسلسل تقاضوں سے مجبور ہو کر آنیوالے ماہ شعبان المعظم سے جوکہ ۱۳۹۹ھ میں آرہا ہے۔ رئیس التحریر وتقریر خطیب ادیب مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا ابوالمقبول پیر محمد غلام رسول صاحب گل قادری نقشبندی المعروف سمندری والے تلمیذ خاص ابوالحقائق پاکستان علامۂ زماں شیخ القرآن حضرت العلامہ مولینا مولوی مفتی پیر محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے دورۃ التبلیغ پڑھانے کا وعدہ فرمالیا ہے۔

مملکت خداداد پاکستان میں اس سے قبل اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی مسلک کا کوئی بھی ادارہ یہ دورۃ التبلیغ نہیں پڑھا رہا ہے نوٹ یہ دورۃ التبلیغ اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی مسلک کا پہلا اور منفردانہ دورۃ التبلیغ ہوگا۔ اس دورۃ التبلیغ کی چند خصوصیات کچھ اس طرح ہوں گی کہ!

ا۔ اسمیں تفسیر کا طریق بیہقی دوراں شیخ القرآن حضرت علامہ ہزاروی کے وزیرآبادی علیہ الرحمۃ سے حاصل کردہ استفادہ سے اور درس حدیث کا طریقہ نائب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی حضرت قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمۃ فیصل آبادی کی

Marfat.com

سے اخذ کردہ ہوگا۔

مناظرانہ تعلیم مناظر اعظم حضرت علامہ اچھروی علیہ الرحمۃ کے وضع فرمودہ اصولوں پر ہو گی۔

طریقہ وعظ و تقریر اکابر مقررین مثلاً حضرت مبلغ اعظم علامہ غلام دین لاہوری علیہ الرحمۃ و حضرت العلام مولانا قاری احمد حسن صاحب رہتکی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے انداز کے علاوہ خود حضرت العلامہ شیخ المبلغین مناظر اسلام مولانا غلام رسول صاحب سمندری والوں کے اخذ کردہ ربع صدی کے سفری حضری تجربات پر مبنی ہوگا۔

زیر تعلیم مبلغین کے لئے مندرجہ بالا خصوصیات کے علاوہ پاک و ہند کے موافق و مخالف علماء کی تصانیف سے مستند حوالہ جات کے لئے عظیم کتب خانہ سے مستفید و مستفیض ہونے کا پورا پورا موقع فراہم کیا جائے گا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں علامہ موصوف سمندری والوں کے ذاتی کتب خانہ کے علاوہ مبلغ دس ہزار روپیہ کی مستند کتب حاصل کرنیکا عظیم پروگرام بھی ترتیب دیا گیا ہے اور اس کی ابتداء بھی مجاہد ملت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا ابو المقبول محمد غلام رسول صاحب گل سمندری والوں نے خود اسطرح شروع فرمائی ہے کہ اس سال رمضان المبارک کے جمعۃ الوداع کے عظیم موقع پر عظیم الشان اجتماع سے جو کہ حضرت موصوف ہی کے مریدوں شاگردوں، مقتدیوں و احباب پر مشتمل ہوتا ہے آپ نے کتب خریدنے کے لئے اس دل سوزی کیساتھ اپیل فرمائی کہ چند منٹوں سیکنڈوں میں مبلغ دو ہزار روپیہ جمع ہو گیا جس سے کچھ تراجم و تفاسیر اور ضروری ضروری کتب خرید لی گئیں چنانچہ حضرت نے تقاریر کا بالکل مختصر پروگرام

Marfat.com

ترتیب دیکر اس دورۃ التبلیغ کے لئے کام شروع فرما دیا ہے۔ مبلغ بنکر ملک و بیرون ملک تبلیغی خدمات انجام دینے والے شائقین آئمہ و خطباء کے ساتھ منتہی طلباء کیلئے بھی یہ ایک عظیم موقعہ میسّر آ رہا ہے لہٰذا اس دورۃ التبلیغ میں شامل ہونے والے طلباء کو چاہیئے کہ وہ صرف تیس روپے داخلہ فیس کے ساتھ سادے کاغذ پر درخواست ماہِ شعبان ۱۳۹۹ھ کی یکم تاریخ تک مہتمم دارالمبلغین جامعہ مجددیہ لاثانیہ شیر النوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد کے نام روانہ فرما دیں۔ چونکہ اس دفعہ بوجہ اوّل سال ہونے کے داخلہ بالکل محدود ہوگا۔ اس لئے متعلمین کو چاہیئے کہ بذریعہ خط و کتابت اپنی آمد کی اطلاع آنے والے مبارک مہینوں میں دے دیں۔ اور پھر داخلہ کے زمانے کے قریب آنے پر فیس داخلہ کے ساتھ ساتھ درخواست پر اپنے مشاہیر علماء و مشائخ کی تصدیق جو کہ ان کے ذاتی قلم سے ہو ضرور تحریر کریں ورنہ فیس داخلہ ساتھ آجانے کے باوجود بھی درخواست قابلِ قبول نہ ہوگی۔

دردمندانہ اپیل

حضراتِ علماء و مشائخین اہلِ سنت و دیگر احباب اہلِ سنت السلام علیکم

جیسا کہ آپ نے حضرت علامہ صاحب سمندری والوں کو مجبور فرما کر دورۂ تبلیغ پڑھانے کے لئے آمادہ فرمالیا ہے تو اب آپ کا میرا سب احباب کا یہ دینی مذہبی و ملّی فریضہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ دامے درمے سخنے ہر طرح تعاون فرمائیں تاکہ ہمارے دوسرے علوم و فنون کے شعبوں کے ساتھ ساتھ یہ نیا شعبہ دکہ جس کی ضرورت پورے ملک میں بڑی شدت سے محسوس کیجا رہی ہے)

بھی پھلے اور پھولے اور ہمارے مہمان آئمہ و خطباء جو کہ دراصل قال اللہ و قال الرسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کے تبلیغی امور پر عبور کے حصول کیلئے دور دراز کا سفر طے کر کے پہنچیں تو ان کو انکے قیام و طعام یا اپنے لئے دینی کتب و دیگر ضروری امور کے لئے ان کو ایسی مشکلات نہ پیش آئیں کہ ان کو آئندہ آنیوالے

Marfat.com

زمانے میں یہ سلسلہ منقطع کرنا پڑے۔ بزرگانِ دین وملت و محبین اہلسنت یہ یاد رکھیے
بزم اپنے مہمانوں کی خواطر تواضع پر سینکڑوں نہیں ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہیں
اس دنیا میں ہماری عزت رہ جائے تو یہ یاد رکھیے کہ دین تبلیغ دینے کیلئے آنے والے آمدہ
طلباء بھی مہمان ہیں مگر کس کے حسین رضی اللہ عنہ کے نانا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ابا، صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے غمخوار صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں ان کی خواطر تواضع ضائع
نہیں جائیگی بلکہ روز قیامت اور قبل از قیامت بھی یہ رنگ لائے گی۔ لہذا آپ سے
گذارش ہے کہ آپ فوری عطیات صدقات، خیرات کے علاوہ اپنے مال زکوٰۃ،
چرم ہائے قربانی دیتے وقت اپنے اس نئے ادارے کو جو توجہ اپنے مشن کے واحد
منفرد ادارہ ہے۔ یاد رکھیے اور ہر طرح اس ادارے سے تعاون کیجئے۔ **شکریہ**
اس سلسلہ میں ملکی معاونین کے ساتھ ساتھ ہمارے غیر ممالک میں موجود احبہ
اہلسنت وجماعت میں سے خصوصاً اوسلو ناروے کی بزم حنفیہ اور اس کے سرگرم
رکن حضرت علامہ عبداللطیف صاحب دوحہ، قطر کے مولانا حاجی محمد یوسف عازم
اور مہمان دوبئی کے مرزا نیاز احمد صاحبان بہت بہت شکریہ کے مستحق ہیں کہ
جنھوں نے باوجود پردیس میں ہونے کے اپنے اس مسلکی ادارے کے ساتھ خصوصی
تعاون فرمایا۔ امید ہے وہ آئندہ بھی اس ادارے کو ہمیشہ ہمیشہ
یاد رکھیں گے۔ والسلام۔ المبشر

خادم اھلسنت فقیر قادری صاحبزادہ محمد مقبول احمد سرور گل سمندری والے
ناظم اعلیٰ دارالمبلغین جامعہ مجددیہ رضویہ شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

تراجم وتفاسیر وجملہ درسی کتب کے علاوہ ہمارے اہل سنت کی مبارک تصنیفات
خریدتے وقت مکتبہ مجددیہ لاثانیہ شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد
کو ضرور خدمت کا موقع دیں۔

پتہ:۔ مکتبہ مجددیہ لاثانیہ شیر انوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد
ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد مقبول احمد غفرلہٗ سمندری والے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com